فن یا صنعت یا حرفت سیکھتا ہے مسلمان کے لئے عمدہ حرفہ کسب علم ہے یہ علم بالاتفاق جملہ اہل علم وہ علم
ہے جو اللہ پاک کی طرف سے زبان انبیاء علیہم السلام پر اوترا ہے یا وہ علوم جو اس علم کے خدم و حشم ہین کیونکہ
وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے بے معرفت علم نافع و عمل صالح کے ممکن نہین ہے کہ صلاح ظاہر و فلاح
باطن میسر آئے اکثر لوگ جو علوم زمانہ مین مشغول ہین وہ تمیز نافع کا ضار سے اور مہم کا غیر مہم سے نہین
رکھتے ہین اسیلئے نزدیک اللہ کے مبغوض ہوتے ہین گو نزدیک اہل دنیا کے عالم عارف مشہور ہین اور
معا بر کتب و جامع یابس و رطب کیون نہون اہتمام ہمارے سلف کا تحصیل علم و تکمیل عمل مین تھا
اب نام و نشان اوسکا کسی جگہ عرباً و عجماً دیکھا سنا نہین جاتا زہق الحق وجاء الباطل و فقد العالم
و وجد الجاھل اب تو ساری ہمت ابناء عہد کی تحصیل عیش و نشاط و جمع مال و متاع انبساط مین منحصر
ہے پہر نہین اگر نادراً کوئی فرد بشر علم سیکھتا ہے تو وہ دنیا کمانے کو نہ اسلئے کہ نجات دارین حاصل ہو
یہ حال اونکا ہے جو متعلم علم دین ہین اونکا تو کچھہ ذکر ہی نہین ہے جو علم شرع سے معرض اور علوم
دنیا مین منہمک ہین اور اگر ہزار مین ایک نے یہ علم بہ نیت عمل سیکھا تو اوسکو یہ خبر نہین ہوتی ہے کہ کس
علم مین کون کتاب معتمد لائق العمل ہے اور کون نا معتبر مثلاً وہ نہین جانتا کہ اصول دین مین کون سی
کتاب ایسی ہے جسکے مطابق اپنے عقائد کو درست کرے یا کتب فقہ مین کونسی کتاب ایسی ہے
جسکے سارے مسائل مطابق نصوص کتاب و سنت ہین یا کتب حدیث مین کون کون سی کتابین مستند
ہین اور کون غیر مستند بلکہ وہ ساری کتب اسلام کو یکسان خیال کرتا ہے راجح مرجوح کا فرق نہین جانتا
حالانکہ واسطے عمل کرنے اور علم سیکھنے کے معلوم کرنا اس امر کا بہت ضرور ہے کہ کون حکم و روایت صحیح
ہے اور کون اصح اور کون ضعیف اور کون اضعف تاکہ ایسی حالت مین کہ یہ شخص ضعیف الہمۃ فاقد المنہمۃ
قلیل العلم کثیر الجہل قصیر الفہم ہے اعلی سے اعلی علم کو افضل سے افضل عمل کو اپنے لئے اختیار کرے یہ نہو
کہ فرائض کو چھوڑے اور نوافل پر گرے اور واجب کو ترک کرے اور مباح و مستحب پر جھک پڑے
کیونکہ اکثر بیوقوف ایسا ہی کیا کرتے ہین اور اپنے خیال مین بڑے سمجھدار ہین بہت سے عابد ہین
کہ اونکو علم نہین اور چاہین تو حاصل کر سکتے ہین معہذا آپ کو عارف باللہ خدا کا ولی صاحب نسبت

خیال کرکے شغل علم و تکمیل علم سے علمی محبت میں حالانکہ آدم سے تا این دم کوئی جاہل بارِ مشید د
اللہ کا ولی نہیں ہوا ہے اور بہت سے عالم ہیں کہ اونکو سعد سلیقہ فرق کا درمیان خطا و صواب قوی
و ضعیف احادیث و مسائل کے نہیں ہے اور نہ کچھ بہرہ علم باطن سے رکھتے ہیں مصداق آپ کو مصرعہ ترجمہ
فاضل بر حق گمان کرتے ہیں ؎

	ہم چنین مالک بیت سحر خوانی		ہمدان عمل جد تو ہست نادانی	

یہ لوگ اگر چاہیں تو بہت جلد سوم حصہ سے مستفید ہو سکتے ہیں اسلئے کہ کتب علوم ظاہر و باطنہ
تالیف ائمہ سلف و اولیاء امت جنکے ہم اور دو نون معتقد ہیں کثرت سے میسر آتی ہیں خصوصاً اس
دور آخر میں اہل دین نے اونکے سہل الحصول کرنے میں سعی فرمائی عربی سے فارسی میں فارسی سے اردو
میں ترجمہ کیا ہے اور طرح طرح سے قالب تیسیر میں لاکر اوسکی اشاعت کی ہے جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء مگر یہ
دین ہمیشہ سے میسر تیسیر رہا لیکن اہل زمان و آحاد است کو کسی وقت میں بھی اہل حرص سے استغنا
حاصل نہ تھا و نہ ہو سکتا ہے شاذ و نادر ابواد جس سے یہ استغنا حاصل ہو جائے جبکہ یہ حال ہو تو ان
فی الحال مرید اہل زمان کے سامنے کترہ ہیں تو کیا ایک ساعت حقیقی بھی جلوہ گر ہو جائیگی غرضکہ اس رسالہ
میں کچھ احوال علوم کا لکھا گیا ہے پہر ہر علم دین کے حدود و تعریفات بیان کر کے نشان کتب مؤلفہ
اون علوم کا ذکر کیا ہے یہ وہ کتب ہیں جو عدل کی ترازو میں تولی گئی ہیں اور اپنے باب میں بے مثل
و مثال ہیں اور اوس باب میں ابواب علوم شرعیہ سے گویا نظیر اونکا تحقیقاً و تنقیحاً و تسدیداً و تشییداً
عزیز الوجود ہے طالب علم راغب فی العمل اگر بوجہ قلت ہمت بکام جو لکھا دو ان ناشمین چند کتب
سنجیدہ و حمیدہ کو جمع کر لے اور اونکے پڑھنے پڑھانے رواج دینے پر قناعت و کفایت کرے اور ساتھ
عقائد و حال الحوال تو قالب کو میزان مین امن کتابون کے وزن کرے تو ہم اس بات کے اوسکے
لئے ضامن ہوتے ہیں کہ وہ سیدہا بہشت میں جائیگا اور فرضاً اگر بسبب ابتلا و تو بیک کبائر و صغائر
اول وہلہ میں داخل جنت نہوا بلکہ جہنم میں گیا تو بھی ایک نہ ایک دن بعوت مرنے کے توحید خالص
مخلد فی النار نہوگا یہ بات جسنے اسلئے کہی ہے کہ حالت زمانہ دیکھکر یہ یقین آتا ہے کہ شاید اسوقت کے

نماز و روزہ و حج و زکوۃ والون مین ایسے لوگ کم ہین جنکے لئے توقع مغفرت و نجات کی بنیاد و قوا عد
دین مبین پر کیجائے کیونکہ جب ظواہر حالات صحیح نہین ہین اور طریق اسلام و سبل سلام سے ایک
مسافت بعید پر واقع ہین تو پھر ویرانی باطن کا کیا ذکر ہے کہ دل مین ایک ذرہ برابر ایمان بھی وقعت
استحقاق کے ثابت نہین ہوتا ہے کاش عالم علیہ اللہ و رحمہ آگے القد جاکے کہ حقائق واجبات
اور سکے امار و عبیدہ کے کیا ہین اللہ علیم بذات الصدور ہم خود جب اپنے حال و مآل پر نظر کرتے
ہین تو بجز اسم کے کوئی رسم اور سوا اسکے کوئی عین مراتب اسلام مین سے نہین پاتے ہین اگرچہ ہماری
لن ترانی و بالا خوانی نے ایک جہان کو دھوکا دے رکھا ہے ع

بہت شور سنتے تھے سینہ مین دل کا	جو دیکھا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

حدیث مین آیا ہے ایک ایسا وقت آئیگا کہ آدمی صبح کو مومن شام کو کافر شام کو مومن صبح کو کافر
ہو جایا کریگا وہ زمانہ شاید یہی ہمارا زمانہ پر آشوب ہے یہ وہ وقت ہے کہ آدمی مومن خدا پرست کے
لئے کوئی رستہ نجات کا اور راہ مفت بچاؤ کا آگ دوزخ سے سوا اسکے کہ لحد مین جا کر سو رہے باقی نہین ہے
نہ امن ایمان کا ہے نہ سلامتی اسلام کی نہ آرام جان کا نہ اطمینان حفظ آبرو کا نہ بقا مال کا نہ صلاحیت
اولاد کی ہے نہ موافقت احباب کی نہ انسانیت ازواج مین ہے نہ آدمیت اقارب مین ہر شخص بجائے
خود آزاد ہے نہ قید دین کی ہے نہ پابندی شرع کی نہ پروا رسم داری کی نہ شرم کسی بڑے چھوٹے کی
نہ حیا کسی دیندار سے بلکہ اہل علم و دین تو جنبۂ سگ و خوک سے بھی بدتر ہو گئے ہین اللہ بندگان درہم
و دینار اشرف خلق ٹھیرے ہین ع

بیاید بہم زدن تا بہ بینی عالم دیگر	بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

یہ ذکر ان علماء کا ہے جنکے فضائل و فواضل کتاب و سنت مین آ گئے ہین نہ ان علما کا جو اس عصر
پُر شور و شغب مین محفل ناموری و صاحب جنگ زرگری ہین اور بنا سعن و کلی کو جسمین مجادلہ
مکابرہ و خلط گوئی و بالا خوانی و دعوی ہمہ دانی پر ناز ان و شادان پڑے پھرتے ہین اور اس عمل کو
موجب فضیلت دنیا و مغفرت آخرت بلکہ باعث رضوان الٰہی سمجھکر بیچے مسلمانون و عالمون سمائی

پر زبان طعن و دشنام کو کھول کر نظر حقارت سے سب کو دیکھتا اور اونکی غیبت زبان سے کرتے
اور کان سے سنتے ہین اور اپنے مخالفین کو جاہل بیوقوف و ابلہ و بے شعور سمجھتے ہین سو ہم انکے
لئے بھی اس بات کے ذمہ دار ہوتے ہین کہ یہ کھڑے جہنم مین چلے جاوینگے انکو جنت کی ہوا بھی
نہ لگیگی دلیل ہماری اس دعوی پر وہ احادیث صحیحہ ہین جو بقدر تواتر کے آئی ہین حضرت نے
بعض اہل ایمان کے لئے ضمانت جنت کی اور بعض اصحاب عصیان کے لئے ضمانت جہنم کی قبول
فرمائی ہے سو اوسکا مصداق ہر زمانہ مین موجود ہوتا ہے اسمین جگہ استبعاد کی کیا ہے ہم وارث
پیغمبر بھی اوسی طرح ضامن و کفیل جنت و نار کا ہو سکتا ہے جسطرح کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہوئے تھے ہم کہان تھے کہان تک پہنچے اس رسالہ مین ایک مقدمہ ہے بیان مین علم کے اور ذکر ہے
علوم شرع کا ترتیب حروف معجمہ پر خاتمہ مین فہرس ہے اچھی کتب مؤلفات کی جنکو ہمنے بغرض
استفادہ جمع و تالیف کیا ہے نہ بغرض افادہ اور اگر افادہ بھی کسی جگہ منظور ہے تو اپنی اولاد و احفاد
کا یا پھر اون لوگون کا جو تعصب دین اور محبت دنیا سے کسی قدر فارغ البال ہین نہ اونکا جو اسم جامعیت
یا اسلامیت مین محض بالفظ اور نام شرکت رکھتے ہین اور کام اونکا عداوت مسلمین اور ضرر رسانی
اہل ایمان ہے اور اپنے نفس پر قیاس کر کے سب کو اپنا ہی سا مفسد و بد دین خیال کرتے ہین
بہر حال ہرچند اس رسالہ مین ذکر علوم و کتب ملت اسلام کا کیا گیا ہے لیکن اس جگہ اجمالاً یہ کہا
جاتا ہے کہ انفس کتب دین اور اعلی اسفار مسلمین کتاب عزیز ہے پھر صحائف سنن سید المرسلین
پھر مؤلفات ائمہ دین پھر ان ائمہ کی تالیفات سب ایک رتبہ مساوی مین نہین ہے بلکہ جملہ تالیفات
مین ہر کسی امام یا عالم باتقوی یا عارف باللہ کی ایک یا دو کتاب یا زیادہ وایسی ہین کہ وہ اپنے باب مین بے مثل
و مثال ہوتی ہین یا کسی علم خاص مین کوئی ایسی کتاب بنگئی ہے جسکا جواب نہوا اور وہ اپنے
باب مین مغنی و شہیری جیسے علم تفسیر مین تفسیر ابن کثیر فتح القدیر فتح البیان و نحوہا یا علم حدیث مین
صحاح ستہ یا علم احکام مین منتقی و بلوغ المرام یا علم فقہ مین نیل الاوطار سیل جرار ذیل الغمام
ندیہ بہیہ و مسک الختام و روضہ ندیہ یا علم طبقات علما مین بدر طالع و تاج مکلل یا علم اسمار و

صفات مین جوائز و صلات یا علم ادعیہ مین نزل الابرار یا علم لغت مین صحاح و قاموس یا علم تاریخ مین
کتاب العبر و نحوہا یا علم توحید و صفات مین تالیفات شیخ الاسلام ابن تیمیہ و ابن القیم و امثالہما یا علم تاریخ
مین تالیفات سیوطی یا علم ترغیب و ترہیب مین کتاب منذری یا علم آخرت مین کتاب احیاء العلوم
یا سلوک مین کتاب عوارف و رسالہ قشیری و مدارج السالکین و ریاض مرتاض یا طبقات اولیاء
مین طبقات شعرانی و غیرہ الخیرہ و نفحات یا شرح حدیث مین فتح الباری و عون الباری و سراج
وہاج یا علم مکاشفہ مین فتوحات مکیہ و نحوہا یا علم تطبیق مین کتاب حجۃ اللہ البالغہ یا علم معاصی مین
کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر غرضکہ میدان اس بیان کا نہایت وسیع ہے ساری کتب منتقاۃ کا
اس جگہہ بیان کرنا نہایت مشکل ہے مرد ہوشمند حق پسند طالب صادق راغب واثق ادنی فکر و رویہ
سے یا اخبار عالم عابر احوال تذکرہ و اسفار مسطور کو بخوبی دریافت و معلوم کرسکتا ہے اور یہ بھی
جان سکتا ہے کہ جتنے علوم کا ذکر اس رسالہ مین مرقوم ہے ان مین کون سا علم اصل ہے اور کون سا
فرع اور واسطے اصلاح ظاہر و باطن کے کس علم کا حاصل کرنا مقدم و اہم ہے کیونکہ ع

عمر قصیر آمد و علمت کثیر	آنچہ ضروریست ہمان پیش گیر

پھر ہر علم و کتاب سے خواہ وہ تالیف حنفی ہو یا شافعی یا غیرہما بقدر حصہ کافی و نفع وافی
اوٹھالے یہ نکرے کہ کسی ایک عالم یا ایک کتاب پر جامد ہو جائے اسلئے کہ فیض مبدء فیاض کا منحصر
کسی ایک موضع خاص و مقام مختص مین نہین ہوتا ہے ہر امتی کو نصیب اوسکا علم نافع و عمل
صالح سے دیا گیا ہے ع

چہ خوش گفت دانا کہ دانش بسیست	ولکن پراگندہ با ہر کسیست

جب کوئی آدمی ایک محل پر قصر کرتا ہے تو فیض عام ظاہر و باطن سے محروم رہجاتا ہے گو وہ اپنے
جی مین یہ سمجھے کہ مین درجہ کمال کو پہنچگیا ہون اور مجکو واسطے رجاء مغفرت کے اتنا ہی کافی ہے
لکن نفس الامر مین یہ فہم خطا ہے اور صواب سے بہت دور اسی طرح کسی ایک نوع خاص علم یا علوم
دین سے قصر کرنا سو جب حرمان کا بقیہ فضائل سے ہوتا ہے مثلاً کہ ادمی علم حدیث ہو یا ناقل تفسیر یا مجرد فقہ

یا نزا بد سنیہ لائق ہر مسلمان خدا طلب مغفرت جو کی ہے کہ ہر علم سے اصول دین کے اگر بہرۂ
وافی ہاتھ نہ آئے تو بقدر ضرورت کے علوم سے تو ضرور ہی حاصل کرے تا کہ علم میں کامل اور عمل میں
صالح ہو جائے ادنیٰ درجہ اس منصب کا یہ ہے کہ قرآن کریم کو ہمراہ دو ایک تفاسیر جامعہ کے اتقان
کے ساتھ حاصل کرے پھر مزاولت صحاح ستہ کی رکھے پھر کتب فقہ سنت کی پھر کتب ادعیہ و اذکار
کی پھر کتب علم باطن کی اس طرح کہ ان والا فضل ع عمرت در ادبار کہ این ہم غنیمت است۔
اگر کسی کو اتنا علم بھی نہیں ہے اور وہ مدعی علم ہے تو وہ اپنے دعوی میں کاذب ٹھیریگا صحیح راستہ یہ
ہے کہ کتب علوم مذکورہ کو ہمراہ کتب تخریج حدیث و فقہ سنت کے حاصل کرے اور ہمیشہ اونکی
مزاولت و دراست رکھے خواہ مولف سے یا نہ سے اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ جسقدر علوم اسلام اس رسالہ
میں لکھے گئے ہیں ان سب پر اطلاع و معرفت حاصل ہو پھر بھی آگاہی معانی و عبارات پر قانع نہو بلکہ
حال معانی و اشارات بھی ہو علم و عمل کا غلبہ جان و تن پر وہاں تک پہنچ جائے کہ دنیا نظر سے گر جائے
اور سوا اللہ کے کوئی معبود و مطلوب و مقصود و محبوب باقی نرہے الغرض علم سے معلوم کو پہنچے اور عمل سے
معمول لہ تک عروج کرے کیونکہ اصل مقصود ان سارے علوم و معمولات سے یہی تقرب الی اللہ تعالیٰ
و حضور حضیرۃ القدس ہے بس بس یہ سب اس عالم اسباب میں وسائل وصول الی المراد ہیں دگر ہیچ
الدنیا مزرعۃ الآخرۃ پھر اگر کسی کو یہ منظور ہو کہ ساری کتب علوم مذکورہ کی نام و نشان سے مع
اسامی مؤلفین اطلاع حاصل ہو تو وہ اولا کتاب کشف الظنون کو دیکھے پھر ابجد العلوم کو پھر خاص واسطے
دریافت کتب علم تفسیر کے رسالہ اکسیر کو اور واسطے معرفت کتب علم حدیث کے اتحاف النبلاء کو
مطالعہ کرے یہ کتابیں بحمدہ تعالیٰ میسر آ گئی ہیں نتیجہ ان سب فن و محن کا حسن خاتمہ ہوگا انشاء اللہ
تعالیٰ فمن زحزح عن النار و ادخل الجنۃ فقد فاز و ما الحیاۃ الدنیا الا متاع الغرور
وقال تعالیٰ تلک الدار الآخرۃ نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا
فسادا والعاقبۃ للمتقین وقال تعالیٰ ایاک نعبد و ایاک نستعین ہذا
آخر الخطاب فی عنوان ہذا الکتاب والحمد للہ رب الارباب والصلوۃ والسلام علی

سیدنا محمد و علی آله و الاصحاب الی یوم الحساب ۵

مقدمہ بیان مین علوم کے

علم کا تصور کرنا ضروری ہے یا نظری جسکی تعریف بیان کرنا مشکل ہے یا مشکل نہین ہے پہلی بات مذہب ہے امام رازی کا دوسری بات مذہب ہے امام الحرمین و غزالی کا تیسری بات مذہب ہے جمہور کا یہی راجح بھی ہے سو جب یہ تصور نظری سہل التعریف ٹھیرا تو اسکی تعریف مین چند قول ہین ہر قول پر ایراد آتا ہے وہ قول جسکو علامہ شریف نے احسن الاقوال کہا ہے یہ ہے هو صفة یتجلی بها المذکور لمن قامت هی به [illegible] بحال من قامت به ما من شانه ان یذکر انکشافا تاما لا اشتباه فیه انتهی ف ١ علم بالشیء مستلزم ہے وجود کو اوس شی کے ذہن مین یا ایک علاقہ ہے درمیان عالم و معلوم کے ذہن مین اول مذہب ہے فلسفہ و بعض متکلمین کا اور ثانی مذہب ہے جمہور اہل کلام کا پہلے قول پر یہ امر بلا نزاع ثابت ہے کہ جب کوئی شے معلوم ہوتی ہے تو دو امر متحقق ہوتے ہین ایک صورت حاصلہ ذہن مین دوسرے ارتسام اوس صورت کا ذہن مین تیسرے قبول کرنا نفس کا اوس صورت کو یہی یہ بات کہ علم انہین سے کون شی ہے سو ہر طرف ایک گروہ گیا ہے پھر اسمین اختلاف ہے کہ علم مقولہ کیف ہے یا انفعال یا اضافت اصح یہ ہے کہ مقولہ کیف ہے رہا معلوم سو وہ مقولہ جوہر ہے یا کوئی اور مقولہ ف ٢ معنی حقیقی لفظ علم کے ادراک ہین گرچہ اطلاق علم کا کبھی نام علم پر آتا ہے جیسے علم تفسیر و علم حدیث اور کبھی مسئلہ خاص پر جسطرح کہ فلان شخص علم حدیث یا قرآن جانتا ہے اور کبھی تصدیق پر اوس مسئلہ کی دلیل سے اور کبھی اوس ملکہ پر جو کہ سے اوس تصدیق کے حاصل ہوتا ہے ف ٣ تمائز علوم کا اکثر انفسہا موضوعات سے ہوتا ہے اگرچہ کبھی کسی دوسری شے سے بھی یہ امتیاز حاصل ہونا جائز ہے جیسے غایت و محمول بہر موضوع علم کا وہ شی ہے جسکی طرف موضوعات مسائل منتقل ہون یہی مطلب ہے اس قول کا ما یبحث فیه عن عوارضه الذاتیة مبادی وہ معلومات ہین جنکا استعمال علوم مین واسطے بنا مطالب کے

ہوتا ہے مسائل علوم وہ قضایا ہین کہ ہر علم مین نسبت اونکے محمولات کے ہمراہ دلیل بطرف موضوعات
مطلوب ہوتی ہے غایت علم وہ ہے جسکے لئے علم طلب کیا جاتا ہے جیسے غایت علم کتاب وسنت
کی یہ ہے کہ اوسپر عمل کیا جائے ف تقسیمات معتبرہ واسطے علم کے پانچ ہین ہر عالم نے قسمت علوم
کی اعتبارات مختلفہ سے کی ہے سب سے بہتر وہ تقسیم ہے جو صاحب مفتاح السعادہ نے لکھی ہے یعنے
ہر شے کا وجود چار طرح پر ہوتا ہے کتابت عبارت اذہان اعیان مین اور ہر سابق وسیلہ ہے طرف لاحق کے
خط دلیل ہے لفظ پر لفظ دلیل ہے مافی الذہن پر مافی الذہن دلیل ہے مافی الاعیان پر وجود عینی ہر
کا اصل وجود حقیقی ہوتا ہے اور وجود ذہنی مین اختلاف ہے کہ حقیقی ہے یا مجازی ہے دونون نوع اول
قطعاً مجازی ہین اور جو علم متعلق ہر سہ قسم کے ہے وہ البتہ آلی ہے اور جو علم متعلق باعیان ہے وہ عملی ہے
یا نظری پھر ہر ایک مین انہین سے اگر بحث اس راہ سے ہے کہ وہ ماخوذ ہے شرع سے تو وہ علم شرعی
ہے اور اگر اس راہ سے ہے کہ مقتضای عقل ہے تو علم حکمی ہے یہ سب پچیس اصول ہوئے ہر اصل کی
انواع ہین اور ہر نوع کے فروع ہین جنکی گنتی ڈیڑھ سو فروع تک پہنچتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تک
اصل ششم مین سارے علوم شرعیہ داخل ہین اور سب اصول کے اعتبار سے تین سو پانچ علم ہوتے
ہین ہمنے ذکر ان علوم کا کتاب ابجد العلوم مین کیا ہے ف تعقیب کرنا کسی کتاب پر خصوصاً ایسی
کتاب پر جو طول طویل ہو بہ نسبت تالیف ووضع وترصیف کے بہت سہل بات ہوتی ہے ابنیہ
علیہ وہیاکل قدسیہ کو دیکھو کہ جو شخص قوت وقدرت نہین رکھتا ہے وہ اون کے بانی پر طعن
کرتا ہے اور اگر اوس معترض سے کہا جائے کہ تو ایک خشت یا سنگ دوسری خشت یا سنگ پر
اسی طرح رکھدے جسطرح کہ بانی نے رکھا ہے تو ہرگز وہ نرکھ سکیگا [illegible]
انصاف حکایت استاذ البلغاء قاضی عبد الرحیم بیسانی نے عماد اصفہانی کو جبکہ انہون نے انکے کلام
پر استدراک کیا تھا بطور معذرت یہ لکھا تھا انہ قد وقع لی شیء وما ادری اوقع لک ام لا وہا
انا اخبرک بہ وذلک انی رأیت انہ لا یکتب انسان کتابا فی یومہ الا قال فی غدہ لو غیر
ہذا لکان احسن ولو زید لکان یستحسن ولو قدم ہذا لکان افضل ولو ترک ہذا لکان اجمل

ہر دو عادت جس سے تو امر دنیا و قوانین شریعت میں بے نیازی حاصل نہیں ہو سکتی ہے جیسے
فہم کتب و سنت اور حفظان قوانین کا تحریفات غالین و انتحال مبطلین و تاویل جاہلین سے
اور معرفت عقائد کے ساتھ اقامت برہان حدیث و قرآن کے اور ازالہ شبہات کا اور شناخت کرنا
اوقات عبادات کا اور معرفت فرائض و احکام شرعیہ کے و حفظ ابدان و اخلاق و سیاسات کا اور
جو علوم انکے وسائل ہیں اونکا بھی یہی حکم ہے جیسے علم صرف و نحو و لغت و معانی و بیان و اصول
فقہ و تفسیر و حدیث و اسماء رجال وغیرہا اور تفاوت انکے درجات کا تاکید میں بحسب حاجت کے ہوتا ہے
ف ۱۱ امر واسطے بشر کے ایک امر طبیعی ہے بشر اوسکی طرف محتاج ہوتا ہے امتیاز انسان کا سائر
حیوانات سے اسی نطق و ادراک کلیات سے ہے جنکے سبب سے تحصیل معاش کرتا ہے اور راستہ
و رسول کی بات کو مانکر مصالح آخرت میں مشغول ہوتا ہے ورنہ حس و حرکت و غذا و اعضا
و دل وغیرہ امور لوازم حیوانیت میں سارے بہائم شریک انسان کے ہیں یہ علم و کتابت لوازم
تمدن سے ہے حکمت الٰہیہ کی اقتضا سے انسان کو نطق بالحروف ملفوظہ مرحمت ہوئے پھر ترکیبات
حروف سے مختلف زبانیں نکلیں علوم متنوعہ حادث ہوئے پھر جنکی ہمتیں بلند تھیں اونھوں نے
نیسے محاورہ پر اکتفا نکیا [illegible] استنباط معارف کا فرمایا لواحق افکار سے اندیشہ موصوم کا ہوا ف ۱۲
اول ظہور علم و کتاب کا یون ہوا کہ آدم علیہ السلام عالم جمیع لغات تھے لقولہ تعالیٰ
وعلم آدم الاسماء کلہا امام رازی نے کہا ہے المراد اسماء کل ما خلق اللہ تعالیٰ
من اجناس المخلوقات بجمیع اللغات التی یتکلم بہا ولدہ الیوم پھر سب سے پہلے جنے
قلم سے لکھا ادریس علیہ السلام ہیں یہ پوتے تھے شیث بن آدم کے انکا لقب ہرمس الہرامسہ
مثلث بالنعمۃ تھا یہ پیغمبر بادشاہ حکیم تھے طوفان سے پہلے جتنے علم دنیا میں ظاہر ہوئے وہ انہیں
سے ہوئے علم طب بھی انہیں سے نکلا ف ۱۳ یہ بحث کہ منشا انزال کتب کا کیا ہے اور لوگ
بحسب مذاہب و دیانات کے کتنی قسم پر ہیں اور بحسب علوم کے کتنے اقسام پر ہیں اس جگہ ضرور
نہیں ہے اسکا ذکر ابجد العلوم و کشف الغمہ میں ہم نے تفصیلاً کیا ہے یہی بس ہے کہ سب علوم اسلام

سواد کی صورت یہ ہے کہ عرب کا ملک آخر عصر جاہلیت میں متفرق و پریشان ہو گیا تھا اللہ نے ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا قبائل عرب ایمان لا کر ملتزم شریعت اسلام ہو گئے اعتقاداً
و عملاً بعد حضرت کے زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ میں مشارق و مغارب بلاد مفتوح ہو گئے دولت
فرس و روم سب ہاتھ میں اسلام کے آئی عرب کو صدر اسلام میں کچھ توجہ طرف علوم کے نہ تھی
بسبب لغت عرب تھے اور معرفت احکام شریعت کے اور قدر یہ سے عارف طلب تھے آخر عصر تابعین
تک اتحاد کلمہ کا اور اجتماع اعتقاد و عمل کتاب و سنت پر رہا پھر اختلاف آرا و انتشار مذاہب کا ہوا
نوبت تدوین و تحسین کی آئی ف ۱۴ حاجت تدوین کی یوں ہوئی کہ صحابہ و تابعین کا عقیدہ
بسبب برکت صحبت نبوی و قرب عہد مصطفوی و قلت اختلاف و ندرت واقعات کی خالص مخلص
تھا وقت حاجت و ضرورت کے طرف ثقات کے رجوع کرتے تھے تدوین علم شرائع و احکام سے
مستغنی تھے بلکہ بعض سلف کتابت علم کو مکروہ رکھتے تھے کہتے تھے کتابت میں زیادت و نقصان
ممکن ہے اور حفظ میں تغیر ناممکن حافظ اکمل لعلم کرتا ہے اور مخبر من الکتابۃ مخبر بالظن ہوتا ہے لیکن
ٹھیک بات یہی ہے کہ کتاب و سنت دونوں سے ثابت ہے اور حفظ میں بھی تغیر بتطرق
نسیان و سہو وغیرہ آ سکتا ہے بہر حال جب اسلام منتشر ہوا اور امصار میں وسعت ہوئی اور صحابہ
اقطار زمین میں پھیل گئے اور فتنے برپا ہوئے اور اختلاف آرا کا ہوا اور کثرت فتاوی کی ہوئی
اور لوگ طرف کبرا و اکابر کے آنے لگے تب اہل علم و دین ملتفت تدوین حدیث و فقہ میں ہاتھ ڈالا
اور علوم قرآن و سنت کو جمع کیا اور نظر و استدلال و اجتہاد و استنباط و تمہید قواعد و اصول و ترتیب
ابواب و فصول و تکثیر مسائل مع الدلائل و ایراد شبہات مع الاجوبہ و تعیین اوضاع و اصطلاحات و
تبیین مذاہب و اختلافات کرنے لگے یہ ایک مصلحت عظیمہ و فکرت مستقیمہ تھی جس کو مستحسن سمجھا بلکہ
واجب ف ۱۵ سب سے پہلے تالیف اسلام میں جنہوں نے کی وہ امام عبد الملک بن جریج بصری ہیں متوفی ۱۵۵ھ
یا سعید بن ابی عروبہ متوفی ۱۵۶ھ یا ربیع بن صبیح متوفی ۱۶۰ھ پھر سفیان بن عیینہ و مالک بن
انس نے مدینہ میں اور عبد اللہ بن وہب نے مصر میں و معمر و عبد الرزاق نے یمن میں و سفیان

وسفیان ثوری و محمد بن فضیل بن غزوان نے کوفہ میں و حماد بن سلمہ و روح بن عبادہ نے بصرہ میں
و ہشیم نے واسط میں و عبد اللہ بن مبارک نے خراسان میں تالیفات کیں مطمح نظر ان سب علما کا اون
تدوین سے نقد صحیح معاقد قرآن و مقاصد حدیث و ربط معانی قرآن و سنت تھا پھر اون علوم
میں تالیف ہونے لگی جو شرح و مسائل کی طرف ان علوم کے تھی ف ۱۶ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
تبع تابعی یا تابعی ہیں علی الاختلاف امام مالک تبع تابعی ہیں امام شافعی شاگرد امام مالک ہیں امام
احمد شاگرد شافعی ہیں ان چار امام نے کوئی تالیف نہیں کی یعنی فقہ مصطلح میں ورنہ
موطا امام مالک کے اور مسند امام احمد کا مشہور ہے انکے زمانہ سے متصل زمانہ اصحاب صحاح ستہ
کا تھا انکی تالیفات علم حدیث و جمع سنن و تمیز صحیح و ضعیف سنت میں ہوئے یہ دو قرن انکا
علم فقہ و حدیث کے اہل زمانہ مشہود لہا بالخیر میں گذرے ہیں سو جیسا اوس حدیث کے بیچ میں
چار قرن کا ذکر آیا ہے اور مسلم نے اوسکو اپنے صحیح میں روایت کیا ہے ایسے ہی یہ کتب ہشتگانہ
یعنی موطا و مسند احمد و صحاح ستہ افضل کتب روی زمین میں بعد کتاب اللہ کے ہیں تفاوت اگر
مابین کا بسبب صحت و شہرت و قبول کے ایک تمدہ بات ہے محل اوسکے ذکر کا کتب اصول حدیث
ہیں خلاصہ مدار سارے اسلام و احکام دین کا انہیں کتب ہشتگانہ پر ہے اگر کسیکو علم ان کتب کا
بوجہ اتقان و سماع صحیح ہمراہ شروح کے حاصل ہو تو غنیمت کبری ہے اور وہ شخص لائق
غبطہ سمجھا جائیگا اور ایسے شخص کو ہرگز حاجت طرف کسی اور کتاب کے نہوگی ان کتب
ستہ کے سنن واسطے حوادث آئندہ کے تا قیام ساعت بعمومات و کلیات و جزئیات
جو کفایت کرتی ہیں اشتہار [illegible] عالم انکا زمرہ مستغنین سے ہے یہی حکم اور یہی علما اور جو لوگ
کہ مثل انکے یا انکے روش پر ہیں یا انسے قریب تر ہیں قول و فعل و حال میں مصداق اون
فضائل علم و نتائج علم کے ہیں جو آیات و اخبار میں آئے ہیں شرہ علما دنیا طلب ریا کار
ناقل محرر جو پہلے و غلام حکما یونان کے ہیں اور اوس جون نے فنون حکما یونان اور انکے
اتباع کو علوم حدیث و قرآن پر اختیار کیا ہے یا اختیار نہیں کیا مگر واقف علم دین میں فقیہ نہیں

یا محدث یا عابد یا عارف مگر محبت دنیا نے اونکے دل پر اپنی حکومت جمالی ہے اور سب کاروبار اونکا ریا
و سمعہ پر چلتا ہے کیونکہ ایسے لوگ غرض خدا و رسول مین نصوص دین ہوتے مین نہ مقصد ہی نصوص
شرع مبین کاش اگر بدعمل و بدقول تھے تو اعتقاد ہی صحیح ہوتا آفت تو یہ ہے کہ محبت دنیا کی راس
ہر خطیہ ہے جب یہ محبت اپنا تسلط کسی شخص کے دل پر کرلیتی ہے تو ممکن نہین ہے کہ پھر اعتقاد اوسکا
سلامت رہے الا من رحمہ اللہ و عصمہ بمنہ و کرمہ و قلیل ما ہو و قلیل من عبادی الشکور

ف اختلاط علوم اوائل اور علوم اسلام کا یون ہوا کہ عصر دولت امویہ مین علوم اوائل بالکل مہجور تھے
جب آل عباس نے غلبہ پایا اونکی سلطنت ہوئی تو سب سے پہلے خلیفہ ثانی ابو جعفر منصور نے طرف
اون علوم کے توجہ کی یہ باوجود بارع و فائق ہونیکے فقہ مین علم فلسفہ خصوصاً علم نجوم مین بھی متقدم
تھے ان علم والون کو دوست رکھتے تھے جب نوبت خلافت کی طرف خلیفہ ہفتم مامون بن رشید
کی پہنچی مامون نے بدایت جد کو نہایت تک پہنچایا ع پدر اگر نتواند پسر تمام کند * طلب علم اوائل
پر چپکے پڑے جتا جہان وہ علوم تھے وہان سے اونکو بقوت نفس و علو ہمت برآمد کیا لوگ سب روم مین
سے راہ و رسم پیدا کرکے جو کتابین فلاسفہ کی نزدیک اونکے تھین طلب کین اونھون نے کتب افلاطون
و ارسطو و بقراط و جالینوس و اقلیدس و بطلیموس وغیرہم بھیجے مامون نے اہل مہارت کو جمع کرکے
اون کتابون کا ترجمہ کرایا اونسے جہانتک ممکن تہا ترجمہ کیا پھر مامون نے لوگون کو حکم دیا کہ ان کتابو
کو پڑھو اور ان علوم کو سیکھو کیونکہ وجہ مخالفت کی ان علوم سے یہ تھی کہ قواعد اسلام مضبوط و محکم
ہو جاتین اور عقائد انام کو رسوخ حاصل ہو سو یہ بات حاصل ہوگئی اور جم گئی حالانکہ اکثر یہ علوم
ایسے ہین جنکا کچھ تعلق دیانات سے نہیں ہے چنانچہ ان علوم کی خوب گرم بازاری زمانہ مذکور مین
ہوئی اور عصر مامون مین دولت حکمت قائم ہوگئی یہی حال باقی فنون کا ہوا ایک جماعت اصحاب
فہم نے ایام مامون مین فلسفہ کو خوب ہی اتقان کے ساتھ حاصل کیا اور تمہید اصول و ادب اور
منہاج طلب کو واضح کر دکھایا پھر بعد چندے بسبب تزاحم فتن کے لوگ علم مین بے رغبت ہو گئے
یہانتک نوبت پہنچی کہ قریب تھا کہ بالکل علم اوٹھ جائے سو یہی حال سائر صنائع و دول کا بھی

ہوتا ہے کہ رفتہ رفتہ آغاز ہو کر بڑھتا رہتا ہے جب اپنی نہایت کو پہنچ جاتا ہے جو اوسکی انتہا ہے تو
پھر کم ہونے لگتا ہے یہانتک کہ انجام امر کا طرف غیبت کے بوادی نسیان مین ہوتا ہے ۞

یاد تھین جتنی ہمکو بھی رنگا رنگ بزم آرائیان
لیکن اب نقش و نگار طاق نسیان ہو گئیں

والحق ان اعظم الاسباب فی سواد العلوم وکساد ہو غضبۃ الملوک فی کل عصر و عدم
رغبتہم فانا للہ وانا الیہ راجعون یہ رابسین دولت حکمت عملی کا ہے اس عصر مین سارے
علوم اسلام مضمحل ہو کر نقش و نگار طاق نسیان ہو گئے ہین وکان امر اللہ قدرا مقدورا ۞
(۱۵) اہل علم نے اقسام تدوین کے اور انواع مدونات کے ذکر کئے ہین ہم بھی اوسکے ذکر مین کچھ
فائدہ نہیں ہے کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ کتب علوم بہت کثرت سے ہین یہانتک کہ بعض خزائن
ملوک مین چھ لاکھ بلکہ زیادہ کتابین غیر کسر علوم مقنورہ کی تھین اغراض مصنفین کے مختلف ہوتے
ہین ہر کتاب کی وضع و تالیف مطابق غرض واضع و مولف کے ہوتی ہے پھر ہر ایک علم مین کتب
بیشمار ما بین المطول والمختصر تالیف ہوئی ہین پھر اون کتب کی شروح و حواشی مین پھر اون شروح کے شروح
اور اون حواشی پر حواشی لکھے گئے ہین دھلم جرا لیکن تالیف سات طرح ہوتی ہے مولف عالم
عاقل لوازمین کی رعایت رکھتا ہے وہی اما بشی لم یسبق الیہ فیخترعہ او شی ناقص فیتممہ
او شی مختلط فیرتبہ او شی اخطا فیہ مصنفہ فیصلحہ او شی مغلق فیشرحہ او شی
طویل فیختصرہ دون ان یخل بشی من معانیہ او شی متفرق فیجمعہ تالیف مین یہی مزہ
ہے کہ سبب اوسکے اہل زمان و داعیہ حاجت کے ہوتی وجہ ہے کہ جتنا علم کم ہو گیا ویسا ہی
اہل علم نے بھی بدل کھایا بعد دولت عباسیہ کے علم عربیت مین فتور آنے لگا علما نے کتب علوم
کو زبان فارسی مین کرنا شروع کیا یہانتک کہ یہ زبان نظماً ونثراً اپنی غایت کو پہنچ گئی اور سلاست فصاحت
وبلاغت کا تو ٹھکانا نہ رہا اور بڑے بڑے منشی و ناظم پیدا ہوئے ایک مدت تک یہی ہنگامہ رہا
جب دولت اسلام بالکل مضمحل پڑ گئی اور رسوم اکاسرہ وقیاصرہ کا سلاطین مین رواج ہوا تو انشا
اہل عساکر سے زبان ریختہ اردو حادث ہوئی اس زبان نے بھی خوب ہی تراش خراش پائی اور

ترجمہ علوم دین وغیرہ فنون کا اس لغت ہندی و فارسی مین ہونے لگا اور نظم و نثر مین خوب خوب
جولانی طبیعت کی یارون نے دکھائی جب وہ لوگ جنکی بدولت یہ زبان مروج ہوئی تھی منقرض
ہو گئی اور دولت ملکہ فرنگ کی آئی یہ زبان بھی پایۂ اعتبار سے گر گئی اور مختلط بزبان فرنگ ہو کر ایک
اور ہی چیز بنگئی ہے اب ہمارے علوم کا دار مدار اسی زبان مختلط پر آرہا ہے معلوم نہین کہ اب نوبت اسکے
کیا رنگ زبان اور اہل زبان کا ہوگا اور اونٹ کس کل بیٹھیگا اور قلت علم اور کثرت جہل و فساد زمان
سے نوبت ابنا زبان کی کہانتک پہنچیگی واللہ یعلم وانتم لا تعلمون ف ۱۹ مولف
دو طرح کے ہوتے ہین ایک وہ جسکو علم مین ملکۂ تامہ و درایت کاملہ و تجربۂ وثیقہ و مدس صائب
و فہم ثاقب حاصل ہے ایسے شخص کی تصنیف قوت تبصرہ و نفاذ فکر و سداد رای سے ہوتی ہے
جیسے ائمۂ حنابلہ و ائمۂ حدیث و علماء دین وغیرہم مثل شیخ الاسلام ابن تیمیہ و ابن قیم و ابن الجوزی
و ابن رجب اور انکے امثال یا جیسے حافظ ابن حجر عسقلانی اور اونکے امثال یا جیسے بیہقی وغیرہ
ائمۂ حدیث یا جیسے غزالی وغیرہ یا جیسے سید اسمعیل امیر اور قاضی محمد بن علی شوکانی و ہو کا ع
احسنوا الی الناس کما احسن اللہ تعالی الیھم وھذہ لا یستغنی عنہما احد دوسرا
وہ شخص جو ذہن ثاقب و عبارت طلقہ رکھتا ہے مطالعہ کتب کرکے استخراج فوائد کرتا ہے اور اون
جواہر زواہر کو حسن نظم مین لاتا ہے ایسی تصانیف سے مبتدی و متوسط منتفع ہوتے ہین بہر بعض
انمین ایسے ہین جو جمع و تالیف واسطے استفادہ کے کرتے ہین نہ واسطے افادہ کے اس قسم کی
تالیف پر بھی کچھ حرج لوگ نہین ہے بلکہ مرغوب الیہ ہے جبکہ مولف متاہل اوسکا ہو کیونکہ علماء نے
کہا ہے طالب علم کو چاہیے کہ تخریج و تصنیف مین مشغول ہو جو کچھ سمجھا ہے اوسکو لکھے جبکہ لوگون
کو اوسکی حاجت ہو پھر صاف واضح عبارت مین تبیین مشکل اظہار ملتبس کرے کہ یکسب جمیل الذکر
و تخلید الی آخر الدھر لیکن آفت عجب و ریا سے بچے ف ۲۰ بعض لوگ انکار تصنیف کا اس
زمانہ مین مطلقاً کرتے ہین حالانکہ کوئی وجہ انکار کی اہل لیاقت سے نہین ہے باعث اس انکار کا
تنافس و حسد ہے جو درمیان اہل اعصار کے جاری ساری ہے آن جو شخص کہ تصنیف ملا ہے ادد

اوسکو علوم کا اتقان یا کتب معتمدہ پر عبور حاصل نہین ہے اور تمیز قوی وضعیف قول کا نہین رکھتا ہے صاحب رای مجرب ہے اور دلائل وبراہین مسائل واحکام پر مطلع نہین ہے اور بلائے عجب وریا وجاہ وعلو مین گرفتار ہے اوسکی تالیف البتہ لائق رد وانکار ہوتی ہے اور اوسکا حال مخفی بہی نہین رہتا ہے اور ایسی تالیف برکت سے محروم اور نظر اہل اخلاص سے مہجور ہوتی ہے **حکایت** جب امام مالک نے موطا لکہی ایک اور جماعت معاصرین نے سو مؤطاءات تصنیف کرکے کسینے امام سے کہا تم اس کتاب پر کیون اتنی محنت کرتے ہو بہت لوگون نے موطا لکہی ہین فرمایا عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ کس کا عمل واسطے اللہ کے تہا اور کسکا نہ تہا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ امام کی موطا ابتک مروج ومقبول ہے اور ان لوگون کی جنہون نے براہ حسد وتنافس موطاءات بنائی تہی ایک کتاب کا بہی وجود نہین ہے انما یتقبل اللہ من المتقین ولا یقبل اللہ الا ما یراد وما کان لہ خالصا **ف ۲۱** نتائج افکار کسی حد پر نہین ٹہیرتے ہین اور نہ تصرفات انظار کسی غایت تک منتہی ہوتے ہین بلکہ ہر عالم ومتعلم کے لئے ایک اونمین سے حصہ ہے جسکو وہ اپنے وقت مقدر مین فراہم کرتا ہے دوسرے کو اوسمین مزاحمت کرنا نہین پہونچتا کیونکہ تمام معنوی ایک بحر زاخر ناپیدا کنار ہے اور اللہ پاک کے فیض کے لئے انقطاع واقع نہین ہوتا ہے یہ علوم منح الہیہ ومواہب صمدانیہ ہین کیا بعید ہے کہ واسطے بعض متاخرین کے وہ چیز ذخیرہ رکہہ چہوڑی ہو جو کہ متقدمین کو نہین دی ہے کم ترک الاول للاخر ۞

	هنوز آن ابر رحمت درفشان است		مى وخمخانه با مهر ونشان است	

جودت وذوالت ہر شئے کی اوسکی ذات سے ہوتی ہے نہ بسبب قدم وحدوث کے حضرت نے فرمایا ہے امتی کالمطر لا یدری اولہا خیر ام آخرہا **ف ۲۲** وہ علوم جو امصار مین متداول ہین دو طرح کے ہین ایک طبیعی جو کہ فکر سے انسان تک آتے ہین اونکو علوم حکمیہ کہتے ہین دوسرے وہ علوم جو واضع شریعت سے حاصل ہوتے ہین وہ علوم نقلیہ ہین عقل کو اونمین کچہ مجال نہین ہے بجز اسکے کہ فروع مسائل کو لاحق باصول کرے اسکے پیچہے علوم لسان ہین اسلئے کہ زبان عربی زبان ملت ہے قرآن پاک

اسی زبان مین اور اسباب اقسام ان علوم نقلیہ کے بہت ہین جیسے علم تفسیر و علم حدیث و علم فقہ
و اصول فقہ پھر نظر کرنا قرآن و حدیث مین موقوف ہے تقدم علوم عربیہ پر جیسے نحو و بیان و لغت
پھر اختصاص ان علوم نقلیہ کا ساتھ ملت اسلامیہ کے ہے اگرچہ ہر ملت مین مثل اسکے ہونا ضرور
ہے سو باعتبار علوم شرعیہ کے یہ علت مشارک ہر ملت ہے لیکن علی الخصوص ایمان سب جمیع
اہل ہے کیونکہ ناسخ ہے سارے ادیان کی اور جتنے علوم اہل پہلے اس ملت کے تھے وہ سب
مہجور ہو گئے اور نظر کرنا اونمین محظور ہے اگرچہ وہ سب کتب شرایع کے کیون نہون جیسے توریت
و انجیل ثم ان ہذہ العلوم الشرعیۃ قد نفقت اسواقہا فی ہذہ الملۃ بما لا مزید
علیہ وانتہت فیہا مدارک الناظرین الی التی لا فوقہا وہذبت الاصطلاحات ورتبت
الفنون وکان لکل فن رجال یرجع الیہم فیہ واوضاع یستفاد منہا التعلیم واختص
المشرق من ذلک والمغرب بما ہو مشہور منہا ف ۲۳ اکثر حاملان علم اس ملت اسلام مین
یعنی عجم ہین مگر قلیل نادر پھر اگر کوئی اونمین نسباً عربی ہے تو لغۃً عجمی ہے سیبویہ و فارسی و زجاج
سب عجم تھے مع الغت عرب سے اکتساب زبان عربی کا کر کے قوانین بنائے اسی طرح حاملان حدیث
و حفاظ سنت اکثر عجم یا مستعجم باللغۃ ہین سارے علماء اصول فقہ عجمی گذرے ہین ایسے ہی
علماء کلام و اکثر مفسرین بھی عجمی تھے قیام بحفظ و تدوین علم نکیا مگر اعاجم نے رہے عرب سو
وہ جب بداوت سے طرف حضارت کے نکلے تو زمانہ دولت عباسیہ مین مشغول شغل ریاست و دولت
رہے انکا قیام ساتھ ملک کے تھا عوض قیام بالعلم کے یہ لوگ انتحال علوم سے عار رکھتے تھے اسلئے
کہ علم منجملہ صنائع کے ہے اور رؤسا کو صنائع سے ایک طرحکا عار و استنکار ہوتا ہے پھر جب اہل حالت
و سلطان علم ممیز ہو گئے اور علم ایک صناعت ٹھیر تو علوم علوم عقلیہ کا ملت اسلام مین ہوا ان علوم
کے ساتھ عجم مختص ہوئے اور عرب نے اونکو چھوڑ دیا مگر کچھ مستعرب ہین عجم نے لیا ف ۲۴ علم منجملہ
منجملہ صنائع کے ہے لیکن اشرف صنائع ہے پھر سفر کرنا طلب علم مین مفید ہوتا ہے اور بقدر کثرت
شیوخ حصول در سوخ ملکہ کا بڑھتا ہے علم کے بہت سے موانع ہین جیسے وحش مستقبل پیدا کرنا

و مشاغل ہوتے ہین مثل کے الّذیئے کسی شخص کے اندر دو دل نہین رکھے ہین فکر حبیب پریشان
ہوتی ہے تو درگ حقائق سے قاصر رہتی ہے قیل العلم لا یعطیک بعضہ حتی تعطیہ
کلک فاذا اعطیتہ کلک فانت علی خطر من الوصول الی بعضہ تیسرے یہ کسل کرے
ساتوان کو جاگے سیخنو اسباب کسل کے ایک ذکر موت و خوف موت ہے بلکہ یہ چاہیے کہ یہ ذکر و خوف
سیخنو اسباب تحصیل علم کے ہو اسلئے کہ کوئی عمل جس سے استعداد واسطے موت کے ہاتھ آسکے
علم دین سے بڑھکر نہین ہے اور یہ حدیث اکثروا ذکر ہاذم اللذات الموت دلیل ہے
اس بات پر کہ یہ ذکر سبب انقطاع لذات فانیہ سے ہو نہ باقیہ سے چوتھے عزم و ثبات ہے تعلم
پہا آخر تک کما قیل اطلب العلم من المھد الی اللحد وقال تعالیٰ لرسولہ صلعم
قل رب زدنی علما وقال تعالیٰ وفوق کل ذی علم علیم حیلہ صرف اوقات کا یہ
ہین یہ ہے کہ جب ایک علم سے ملول ہو تو دوسرے علم مین مشغول ہو جائے **حکایت** ابن عباس
جب کلام کرتے بیچ ساتھ متعلمین کے ملول ہوتے کہتے دواوین شعرا لاؤ پانچوین یہ کہ معلم ناصح
نعتی المذہب کبیر السن اختیار کرے جو لابس دنیا نہو اور دنیا اوسکو دین سے مشغول نکرتی ہو سب
پہلے ذکر اوستاد ہی کا آتا ہے اگر اوستاد جلیل القدر ہے تو شاگرد بھی گرامی قدر سمجھا جاتا ہے جب
ایسا استاد ملے تو مثیر مالکل اوسکا سلیم بجا لائے اوسکی نصیحت کو مانے اور اپنے نفس پر براہ
ذکاوت تکیہ نکرے جس شخص سے استاد کو ایذا پہنچتی ہے وہ برکت سے محروم رہتا ہے چھٹے
تعظیم علم کے تعظیم کتب و تکرار و تفسیر اولاد استاد بھی ہے چھٹے یہ کہ کتاب پوری پڑھے ناتمام
نہ چھوڑے مبادی سے نہایت تک سمجھ کر استیعاب و استثنات جمع کرے اور کتب جدید کا تتبع
لے اور کسی علم مین جب کہ وہ حاصل ہو جائے یا اعتقاد نرکت کا اب اس سے زیادہ ممکن نہین
ہے کیونکہ یہ لیس موجب حرمان ہوتا ہے ساتوین یہ کہ جمیع فنون علم مین بطور مطالعہ نظر کرے
اور اوسکی غایت و مقصد پر مطلع ہو اور جب تک ایک علم کو محکم نکر لے تب تک دوسرے علم مین
راغب نہو ورنہ مذبذب ہو کر کل سے محروم رہجائیگا طلب الکل فوت الکل کا مصداق ہو گا

اور یہ بھی نہ کرے کہ بعض علم کی طرف مائل اور بعض علم کا دشمن ہو کہ یہ جہل عظیم ہے نظر کرنا علوم
فلاسفہ میں دو شرط سے جائز ہے ایک یہ کہ عقائد اسلامیہ سے خالی الذہن نہ ہو بلکہ ذہن میں شریعت حقہ
پر راسخ ہو دوسرے یہ کہ جو مسائل اوسکی مخالف شریعت ہوں اونسے تجاوز نہ کرے اور اگر کرے
تو واسطے رد کے کرے آٹھویں یہ کہ ہمراہ اقران کے مذاکرہ و مناظرہ رکھے کہ ہے التعلم غرس
و ماوہ درس لکن یہ بحث واسطے طلب ثواب و اظہار صواب کے ہو نہ واسطے مباہات و مجادلات
کے مطارحۃ ساعۃ خیر من تکرار شہر مگر اس مذاکرہ کا ہمراہ منصف سلیم الطبع کے ہونا
مناسب ہے نویں یہ کہ طالب صاحب جد و ہمت ہو انسان انہیں دو پرون سے کمالات کے
اونچے پہاڑون پر اوڑتا ہے آج کا شغل کل پر نہ ڈالے کیونکہ ہر دن کے مشاغل جدا ہوتے
ہین کار امروز بفردا مگذار ہر وقت اپنے پاس قلم دوات رکھے جو فوائد سنے وہ لکھ لے العلم
صید و الکتابۃ قید اور جانتا ہے کہ علم مکتوب کو سینہ میں محفوظ رکھے اسلئے کہ علم وہ ہی
ہو ثابت ہے خواطر میں نہ وہ جو ودیعت ہے دفاتر میں یعنے علم در سینہ باید نہ در سفینہ دسوین
یہ کہ مراعات مراتب علوم کے قرب و بعد میں مقصد سے کرے کیونکہ ہر علم کے لئے ایک رتبہ ہے ترتیب
ضروری کا مطابق رعایت تحصیل کے اور ایک حد ہے جس سے وہ متجاوز نہیں کرتا اوسکا پہچاننا
واجب ہے مثلاً علم نحو میں اقامت برہان مطلوب و مقصود نہیں ہے اسی طرح حد علم سے قاصر
بھی نہ ہو مثلاً علم ہیئت میں فقط جبل پر قناعت نہ کرے ۲۷ افادہ افضل عبادت ہے اسلئے
اسمین نیت کا ہونا ضرور ہے تاکہ فائدہ بخشے اور بغرض رضای الٰہی ہو نہ زیادت جاہ و حرمت مراد
ہو افادہ پر اجرت نہ لے اقتدا باصحاب الشرع معلم مہربان ہو یا مع مشفق ہو غایت علوم پر
خبردار کرے اتفاق ردیہ سے روکے اور تشوق سے طرف رتبہ فوق الاستحقاق کے مانع ہو
اور طاقت سے زیادہ مشغول ہونے نہ دے اور جس چیز سے زجر کرے وہ بطور تعریض کے ہو نہ تصریح
اور جو امر حق میں متعلم کے فی الحال اہم ہو اوسی سے آغاز کرے خواہ امر معاد ہو یا معاش ترتیب
احسن کی رعایت رکھے تعلیم بمقتضای قدر استعداد کرے جب وہ علم میں رشید ہو جائے تب

حقائق علوم کو اوسپر سپرد کرے ورنہ نااہل سے روکنا علم کا بہتر ہے پھر جو بات معلوم مفید کی سنے قید کرے
سمجھ مین نہ آئے کوئی قول خفی ہو یا حال غریب تو اوسپر تعجب سے انکار نکرے کیونکہ کل میسر
لما خلق له شیخ علی بن ابی سینا نے کتاب اشارات مین لکھا ہے کل ما قرع سمعک من
الغرائب فذره فی بقعة الامکان ما لم یذدک عنه قائم البرہان انتہی پھر صاحب
انکار کو چاہیے کہ قول اوسکا مخالف عقل کے ہو کیونکہ اگر بہتان تکذیب حال حق کا ہوگا تو لوگ اوس سے
نفرت کرینگے اور طالب رشد ہونگے اکثر متعلمین نظر طرف حال قائل کے کرتے ہین محقق وہ ہے
جو طرف قائل کے نہ دیکھے قول کو دیکھے سو یہ نادر ہے اسلئے عنایت مفید کی طرف اپنے تزکیہ النفس
کی بہ نسبت تحسین عمل کے زیادہ تر ہونا چاہیے عالم کو پرہیزگار ہونا ضروری ہے تاکہ اوسکا علم نفع اورا دے
فوائد اکثر جون وقت تعلیم کے کلام غیر کلام کرے حد سے آلودہ ہزل نہ فرمائے ضحک ولعب سے بچے عدم
قبول قول کی کچھ پرواہ نکیجے امتحان فہم متعلم کا سے علم مین مجادلہ ومماراۃ فی الحق سے بچے کہ اس سے
دروازہ گمراہی کا کھلتا ہے اور ایک علم کو دوسرے علم مین داخل نکرے نہ تعلیم مین نہ مناظرہ مین
کہ یہ تشویش طالب علم ومتعلم ہوتا ہے اسی سبب سے جالینوس نے بہت سی غلطیان کی ہین پھر چاہیے
کو وہی سکھائے جسکا احتمال اوسکا فہم کر سکتا ہے طلاب مبتدیین پر القاء مشکلات نکرے اور اگر
منتسبین ہون تو پھر کلام واضحات مین نکرے اور متعنت فی السوال وملقی اغلوطات کو کچھ جواب ندے
پھر جس طالب علم کو ذکی الفہم پائے امید وار حل مشکلات وکشف معضلات پر دیکھے اوسکی تعلیم
مین مزید اہتمام کرے ورنہ اتنا سکھا دے جس سے وہ فرائض وسنن کو پہچان لے پھر اوسکو
اشتغال کا امر نوافل طاعات کے اذکار کرے اور تین برس تک امتحان مین اوسکے ذہن کے
رہے اور اگر اس سے کوئی ایسی بات پوچھی جائے جسمین شک ہے تو لا ادری کہے کیونکہ لا ادری
کہنا نصف علم ہے ف ۲۸ مر اوائل علم سے دس چیزین ہوتی ہین خشیت نصیحت شفقت احتمال
صبر وحلم وتواضع وعفت مال مردم سے دوام نظر کتب مین قلت حجاب پھر چاہیے کہ کسی سے
نزاع وخصومت نکرے اپنے مصالح النفس مین مشغول رہے قدر صدر سے کام نکرے کہا ہے جو کوئی

ہم

یہ چاہیے کہ دشمن کو ذلیل کرے وہ علم حاصل کرے طعام و لباس میں ترفہ نکرے اثاث و مسکن
میں متجمل نہو بلکہ جملہ امور میں میانہ روی اختیار کرے مشابہ سلف صالح بنے جتنا میل خاطر اوسکا
طرف قلت کے ہوگا اوتنا ہی وہ قرب من اللہ میں زیادہ ہوتا جائیگا کیونکہ تزین بمباح ہر چند
حرام نہیں ہے لیکن خوض کرنا اوس میں موجب انس کا ساتھ اوسکے ہوتا ہے یہانتک کہ پھر ترک
کرنا شاق گذرتا ہے اسلئے ہوشیاری یہ ہے کہ اوس سے بچے کیونکہ جو کوئی دنیا میں خوض کرتا ہے
اور اس دنیا میں گھستا ہے وہ البتہ سلامت نہیں رہتا حالانکہ دنیا مزرعۂ آخرت ہے اوسکے
اندر خیر نافع سم ناقع دونون موجود ہیں اول کو ثانی سے تمیز کرنا چاہیے مثلاً رتبۂ مال کو سمجھنا چاہیے
نعم المال الصالح للرجل الصالح یہ جب ہے کہ مال کو خادم بنائے نہ مخدوم کیونکہ مال اس لئے
مطلوب ہے کہ قوت بدن مطاعم و ملابس سے حاصل ہو کر واسطے کسب علوم و معارف کے جو کہ مقصد
اقصی و مطلب اعلی ہیں تقویت حاصل ہو پھر رعایت جہت دخل کی کرے کہ مال کدہر سے آتا ہے
جسکو کسب طیب حلال پر قدرت ہے وہ مشتبہ کو ترک کرے اور اگر قادر نہیں ہے تو بقدر حاجت لے
اور اگر قدرت رکہتا ہے لیکن سامان کسب و مشقت و استغراق وقت کے تو عالم عامی پر واجب
ہے کہ تعب اختیار کرے اور اگر عالم و مجمع اہل علم کے ہے اور جو علم و حال اوس سے فوت ہوتا ہے وہ
بہ نسبت اوس ثواب کے جو طلب حلال سے حاصل ہوگا زیادہ تر ہے تو اوسکو چاہیے کہ حلال غیر
طیب کو اختیار کرے لیکن اس حال کو جاہل سے جہانتک ممکن ہو مخفی رکھے تاکہ محرک سلسلہ ضلال نہو
بہر مقدار ماخوذ کو دیکھے مسکن و مطعم و ملبس و منکح میں قدر حاجت پر اکتفا کرے اگر اوس سے تجاوز کرے تو
دخلت کسیطرح متجاوز نہو پھر خرچ و انفاق میں تامل کرے محمود یہ ہے کہ صدقہ دے عیال پر خرچ
کرے اہل خویش بعدہ درویش حدیث میں فرمایا ہے ابدأ بمن تعول پھر اوس انفاق میں بھی
اختلاف ہے جو کہ بر وجہ مشروع ہو کہ اوسکا ترک کرنا سرے سے اولی ہے یا خرچ کرنا کیونکہ بالکل دنیا
پر اقبال کرنا مذموم ہے اصح یہ ہے کہ جو لوگ متبتل الی الآخرہ اور معارف دنیا کے محل اہیں وہ افضل ہیں
تارک سے کہ انبیاء علیہم السلام ایسے ہی تھے انفاق و اتفاق میں نیت صالحہ ہونا چاہیے یعنی لینا

اسلئے ہے کہ عبادت پروردگار اکمل سے قوت پرستش خدا کی بااستقامت دینا اسلئے ہے کہ آخرت
مین ثواب ملے محبت اہل دنیا کی دلمین جمی نہ رہے ف ۲۹ تکمیل نفوس بشریہ کی قوای نظریہ وعملیہ مین
تمام نہین ہوتی ہے مگر علم ساتھ حقائق اشیاء کے یا جو کہ شامل وسائل کے ہے طرف اوسکے اور اسی
قصد فضائل واجتناب عن الرذائل کا ہوتا ہے کیونکہ یہ وسائل ہین طرف سعادت ابدیہ کے کہ انسان
کے لئے اس سے بہتر واشنع واقبح ترک کوئی چیز نہین ہے کہ وہ اپنے نفس کو مہمل چھوڑ دے حالانکہ اللہ
نے اوسکو نطق وقبول علم وادب دیا ہے پھر نکما رکھنا جان کا نقصان ہے یعنی جو حدیث مین
آیا ہے طلب العلم فریضۃ اور اہل علم نے کہا ہے اطلبوا العلم من المھد الی اللحد اللہ
نے انسان کو تعلم پر مطبوع کیا ہے کیونکہ یہی اسکی ذکر سبب امتیاز کا ہے سارے حیوانات سے یہ تعلیم وتعلم
کبھی بالطبع ہوتا ہے استفادہ اوسکا وقائع زمان سے بتدریج حاصل ہوتا ہے اسکو علم تجربی کہتے ہین اور
کبھی بحث واعمال فکر سے ہوتا ہے اسکو علم قیاسی کہتے ہین اور کبھی محض افاضہ الہی سے اسکو علم وہبی
کہتے ہین عادت قدماء کی تعلیم مین مشافہت تھی نہ کتاب تاکہ علم کسی غیر مستحق کو نہ پہنچے لیکن جب ہمت
ضعیف ہو گئی تو تدوین کتب کا اتفاق پڑا ف ۳۰ شناخت ساری معلومات کی تین چیزون سے ہوتی
ہے اشارہ لفظ خط اشارہ موقوف مشاہدہ پر ہے لفظ موقوف حضور وسماع مخاطب پر ایک خط ایسی چیز
ہے کہ وہ کسی شئے پر موقوف نہین ہے اسی لئے نفع خط کا اعم واشرف ہے اور خامہ نوع انسانی سفیر ہے
لہذا متعلم پر واجب ہے کہ اپنے خط کو درست کرے اور اپنے قلم کو خوشنویس بنائے گو کوئی سا خط کیون
نہو عربی یا فارسی ظہور خاصیہ انسانی کا قوت سے فعل مین اور امتیاز اوسکا سائر حیوانات سے اور حفظ
اصول وضبط علوم وانتقال اخبار کا ایک زمان سے دوسرے زمان تک بدولت اسی کتابت کے
ہے صور حروف خطیہ سے انتقال طرف کلمات لفظیہ کے ہوتا ہے پھر اوس سے طرف معانی کے
غرضکہ ایک دلیل سے دوسری دلیل کی طرف نقل ہوا کرتا ہے اور نفس اسکا عادی ہو کر ایک ملکہ
انتقال کا اوس سے طرف مدلولات کے حاصل کر لیتا ہے یہی معنی ہین نظر عقلی کے جس سے کسب
علوم مجہولہ کا کیا جاتا ہے اس نظر عقلی سے زیادت عقل ومزید فطنت حاصل ہوتی ہے وھذا ھو

ثمرة التعلم فی الدنیا ۳۱ منقول ہے کہ علم تعلیم سے شناخت اللہ عزوجل کی ہے یہی ہمہ وقت
غایۃ الغایات و راس انواع سعادات و نہایۃ النہایات کمال نفس ناطقہ انسانی ہے اسی کو علم الیقین
کہتے ہیں جو کہ ناس ہے ساتھ صوفیہ اصحاب کرامات کے اور یہی وہ کمال ہے جو علم ثابت ہا ولا
مطلوب ہے متعلم کو چاہیے کہ وہ شغل علم کو ایک صفت شہیر کر کے تا دل پر غالب کرے کہ مرتے
دم بھی اوسیکی تکرار ہو **حکایت** ابو طاہر زیادی حالت نزع میں مسئلہ ضمان درک کی تکرار
کرتے تھے اور ایک نحوی نے مرتے وقت کہا انا اموت و فی نفسی من حتی شی و جسطرح کہ ایک
بقال نے وقت نزع کے دہ و وازدہ کہا کہ جان دی بلکہ اولی حال یہ ہے کہ علم کو ایک راہ نجات
کی ٹھیرالے اسی جگہ سے یہ بات ہے کہ بعض مشائخ نے اپنی ساری کتابیں آگ میں جلادین جیسے
احمد بن ابی الحواری ابو نعیم نے حلیہ میں ذکر کیا ہے لما فرغ من التعلم جلس للناس فخطر بقلبه
یوما خاطر من قبل الحق فحمل کتبه الی شط الفرات فجلس یبکی ساعة ثم قال نعم الدلیل کنت
لی علی ربی ولکن ظفرت بالمدلول فالاشتغال بالدلیل محال فغسل کتبه انتهى ابن ملقن نے
طبقات الاولیاء میں کہا ہے وقد روی نحو هذا عن سفیان الثوری انه اوصی بدفن
کتبه وکان ندم علی اشیاء کتبها عن الضعفاء و ابن عساکر نے کئی میں کتاب التاریخ سے
نقل کیا ہے ان ابا عمرو بن العلاء کان اعلم الناس بالقرآن والعربیة وکانت دفاتره
ملء بیت الی السقف ثم تنسك واحرقها القاعی نے حاشیہ شرح الفیہ زین عراقی میں لکھا ہے
سألت شیخنا یعنی ابن حجر العسقلانی عن فعل داؤد الطائی وامثاله من اعدام
کتبهم ما سببه فقال لم یکونوا یرون انه یجوز لاحد روایتها لا بالاجازة ولا
بالوجادة بل یرون انه اذا رواها احد بالوجادة یضعف فرأوا ان مفسدة اتلافها
اخف من مفسدة تضعیف بسببهم انتهى **اقول** وجوابه بالنظر الی فن الحدیث
لا یتم جوابا عن اعدام ابن ابی الحواری وامثاله لان الاول بسبب ضعف الاسناد
والثانی بسبب الزهد والتبتل الی الله سبحانه ولعل الجواب عن اعدامهم انه ان

اخرجه من ملكه بالهبة والبيع ونحوه لانحسم مادة العلاقة القلبية بالكلية
ولا يامن من ان يخطر بباله الرجوع اليه ويختلج في صدره النظر والمطالعة في وقت
ما فذالك مشغلة بما سوى الله انتهى ف ۳۲ سعادت ابدیہ تمام نہین ہوتی ہے مگر علم
وعمل سے اور ایک امر بغیر دوسرے کے قابل اعتداد کے نہین ہوتا ہے لیکن ان دونون مین کا ثمرہ ہے
دوسرے کا آدمی جب علم مین ماہر ہوگا تو بے اسکے نہ رہیگا کہ وہ بموجب اپنے علم کے عمل کرے اگر
عمل مین قاصر رہیگا تو اوسکے علم مین کمال نہوگا اور جب عامل کامل ہوگا تو اوسکے دل پر علوم نظری
بکمال انہمار نازل ہونگے سو یہ دو طریقہ ہوئے ایک طریقہ استدلال کا دوسرا طریقہ مشاہدہ کا پہر کبھی
ہر ایک طریقہ انہین کا دوسرے طریقہ تک پہنچا دیتا ہے اوسوقت صاحب اوس طریقہ کا
مجمع البحرین ومطلع النیرین ہو جاتا ہے ولہذا سالک طریق حق دو طرح پر ہین ایک وہ شخص جو
طریق علم سے ابتدا طرف عرفان کے کرتا ہے اوسکا طریقہ مشابہ طریقہ خلیل جلیل ابراہیم علیہ السلام
کے ہے کیونکہ ہدایت اونکی استدلال سے ہوئی تہی دوسرا وہ شخص جسکی ہدایت طرف سے غیب کے
ہو اور پہر کشف عالم شہادت کا کر دیا جائے یہ طریقہ حبیب محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ
ابتدا اونکی شرح صدر سے ہوئی تہی ساری سماوات وجہات اون پر مکشوف ہو گئی تہی پہر کسی نے کہا کہ طریقہ
نظر کا افضل ہے اور کسی نے کہا کہ طریقہ کشف کا تیسرے نے محاکمہ کیا کہ علیہ تقدیم طریقة النظر
ثم الاقبال بعد اتمامه الى قرع باب الملكوت ليكون ناشرا اجنحته باقية لا تفنى ابدا
یعنی اول مرحلہ علم کو طے کرے پہر طریقہ کشف مین پڑے سو یہ محاکمہ بہت درست ہے اسلئے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انما بعثت معلما طریقہ اولی کو علم معاملہ کہتے
ہین اور طریقہ آخری کو علم مکاشفہ کتاب احیاء العلوم مین بیان اس تفرقہ کا بہت خوب کیا ہے
جزاہ اللہ خیرا کمال انسان کا انہین دو طریقون پر موقوف ہے لیکن اکثر لوگ استعداد علم مکاشفہ
کی نہین رکہتے ہین وہ اگر علم معاملہ پر قصر کرین اور کما حقہ اوسکے عالم وعامل ہون تو بہی بہت
غنیمت ہے ف ۳۳ جب مملکت ملت اسلامیہ کی دور دراز ہو گئی اور علوم اولین بسبب نبوت

وکتاب اسلام کی میرا فی پڑگئی تو علوم شرعیہ کو ایک صناعت شہیر الیا گیا ورنہ پہلی نقل محض تھی
پھر جب ملکات پیدا ہوئی اور رسوم امم کا شوق ہوا تو اونکو ترجمہ کرکے اپنے علوم مین لے لیا اور وہ
دفاتر جو لغت اعجمیہ مین تھے بیکار ہوکر نسیاً منسیاً ہو گئے اور سارے علوم لغت عرب مین آگئے اور
تو اُنمین اہل علم محتاج معرفت دلالات لفظیہ و خطیہ کی زبان عرب مین ہوئی کیونکہ اگلے نشانات بسبب
بے توجہی کے غائب ملّہ ہو چکے تھے لغت ایک ملکہ ہے زبان مین اور خط ایک ملکہ ہے ہاتھ مین
جب زبان مین ملکہ عجمہ متقدم ہوجاتا ہے تو آدمی لغت عربیہ مین قاصر رہجاتا ہے کیونکہ وقت
تقدم ایک ملکہ کے کسی صناعت مین پھر جودت دوسرے ملکہ کی کم ہوتی ہے مگر یہ کہ ملکہ عجمیہ ساتھ ابتک
ہنوز بخوبی مستحکم نہوا ہو جسطرح کہ اصاغر ابناء عجم کا حال ہے ف ۳۴ ارکان علوم لسان
عربی کے چار ہین لغت نحو بیان ادب انکی شناخت اہل شریعت پر ضرور ہے کیونکہ ماخذ سارے
احکام اسلام کا لغت عرب ہے سو ان علوم کو علاقہ اس زبان تازی سے ہے معرفت ان میں
کی ضروری ہے رہا تفاوت انکا تاکید مین سو وہ مطابق توفیہ مقصود کلام کے متفاوت ہوتا ہے
ظاہر ہے کہ اہم علم نحو ہے پھر لغت پھر بیان پھر ادب مطلب علم ادب سے یہ ہے کہ فن نثر و نظم
مین اسالیب عرب پر جودت حاصل ہو اسلئے وہ اشیاء جمع کئے جاتے ہین جنسے ملکہ شعر و سجع
وغیرہا کا حاصل ہو جیسے حفظ کلام عرب و ایام عرب و انساب و اخبار عرب و مباحثہ کہ جودت
فن نثر و فن نظم مین یکسان نہین ہوتی ہے مگر اقل قلیل کو یہ ہے کہ یہ ایک ملکہ لسانی ہے جب
اوس محل مین کسی اور ملکہ نے پیشقدمی کی ہے تو اب ضرور تمام ملکہ لاحقہ سے قاصر رہیگا کیونکہ
قبول و حصول ملکات کا فطرت اولی پر سہل تر ہوتا ہے اور جب دوسری ملکات کا تقدم ہو چکا
تو اب باہم انکے جھگڑا پڑتا ہے اور منافات ہوتی ہے اور تمام ہونا ملکہ لاحقہ کا مشکل ہوجاتا ہے
وھذا موجود فی الملکات الصناعیۃ کلھا علی الاطلاق ف ۳۵ تعیین مین اوس علم
کے جو ہر مکلف پر فرض عین ہے اور جسکے باب مین یہ حدیث آئی ہے طلب العلم فریضۃ
علی کل مسلم و مسلمۃ اہل علم کا اختلاف ہے غزالی نے قریب بیس قول کے گنائے ہین

جو شخص جس علم کا ماہر عالم تھا اوسنے اپنے ہی علم کا نام لیا اور اوسی علم کو موجب مغفرت آخرت
ٹھیرا دیا مثلاً فقہا نے کہا وہ علم معرفت حلال و حرام ہے اور متکلمین نے کہا یہ وہ علم ہے
جس سے ادراک توحید کا ہو سکے کیونکہ توحید اساس شریعت ہے صوفیہ نے کہا علم قلب و معرفت
خواطر ہے اسلئے کہ نیت شرط اعمال ہے بے نیت کی کوئی عمل صحیح نہین ہوتا اہل حق نے کہا
علم مکاشفہ ہے ابو طالب مکی نے کہا اقرب الی التحقیق یہ ہے کہ یہ وہ علم ہے جسکا ذکر حدیث
بنی الاسلام علی خمس الحدیث مین آیا ہے کیونکہ یہ معرفت واسطے مسلمین پر فرض عین ہے
پھر سیکھنے کمالکہ وجوب ان مبانی خمسہ کا بقدر حاجت کے ہے مثلاً جو شخص وقت چاشت کے
بالغ ہوا اوسپر واجب ہے کہ وہ اللہ کو پہچانے اور اوسکی صفات کو جانے کلمۂ شہادت مع معنی
کے سیکھے پھر اگر وقت ظہر تک جی گیا تو اب سیکھنا احکام طہارت و نماز کا اوسپر واجب ہوا پھر
اگر رمضان تک زندہ رہا تو اب احکام صوم سیکھے اور اگر مالدار ہو جائے تو احکام زکوۃ معلوم
کرے اور جب استطاعت حج کی ہو تو احکام مناسک معلوم کرے مفسرین محدثین نے کہا وہ
علم جو فرض عین ہے علم کتاب و سنت ہے فقط یہ ہی المذاہب المشہورۃ فی ہذا الباب
مین کتابون اقرب بتحقیق اوسکا وہی قول ابو طالب مکی کا ہے پھر قول اہل تفسیر و حدیث کا
کیونکہ جو شخص عالم کتاب و سنت ہوگا وہ عارف جملہ علوم مذکورہ کا ہو جائیگا اور علم امور
فرض عین کا سوا کتاب و سنت کے کسی دوسری کتاب سے معلوم نہین ہو سکتا ہے واللہ اعلم

حرف الالف

علم الآثار اس فن مین بحث اقوال علما اور تابعین سے ہوتی ہے جیسے صحابہ و تابعین
و سائر سلف اور انکے افعال و سیرت سے امر دین و دنیا مین و مبادی اس فن کے وہ امور ہوتے ہین جو
زبان ثقات سے سنے گئے ہین غرض اس فن سے شناخت اون امور کی ہے تاکہ اون امور مین
اون بزرگون کی اقتدا کیجائے اور جس رتبہ کو وہ پہنچے ہین اوس رتبہ کو ہم بھی پہنچین علم

سو خلقت طرف اس فن کے نہایت مشتاق ہو گئی ہے پس فن مین بہت کتابین ہین از آنجملہ تاریخ
روض الریاحین امام یافعی کی عربی مین طبع ہوئی ہے وہ مشتمل ہے حکایات صالحین پر اوسکا
ترجمہ محاسن المسنین اردو مین چھپا ہے اسی کی رنگ کی اور کتابین ہین جو حالات اولیا و اتقیا
و تذکرۂ اہل ولایت مین لکھی گئی ہین جیسے طبقات کبریٰ شعرانی اور ارشاد ترجمہ نفحات
اسعد زبان جامی مین ہے اور کتاب اخبار الاخیار شیخ عبدالحق دہلوی اسکا با اقتضا فارسی مین اور
تکملہ مکمل عرب مین ہے یہ سب کتب متداولہ مشتمل ہین آثار سلف امت اسلامیہ پر انکے
سوا اور بہت کتب ہین لیکن ہم نہیں بضرورت کے اونھین کتابون کا نام لینگے جو فی الحال ہمارے
اس بلاد مین میسر آتی ہین اور اپنے باب مین جید و معتبر ہین یہ اسلئے کہ اگر اس رسالہ کو دیکھکر
کوئی طالب اون کتب کا ہو تو وہ کتابین اوسکو ادنیٰ تردد سے ہاتھ آجائینگی اس فن کی کتابین
دیکھنے سے بہت حرص کرنیکی پیدا ہوتی ہے اور شوق اقتدا سلف کا دل مین مسلمان کیفیت
طالب آخرت کے اوٹھتا ہے بلکہ ایک طرح کی صحبت معنوی صاحب اثر کی حاصل ہوتی ہے کیونکہ
اگر وہ لوگ زندہ ہوتے اور یہ شخص اونکی صحبت مین پہنچتا تو اسی قسم کے آثار و اقوال و افعال
و احوال اونسے مشاہدہ کرتا جو اب مسموع ہو کر ان کتابون مین لکھے گئے ہین کتاب ایک جلیس
مرتب و مرغوب ہوتی ہے اس سے بہتر کسیکی صحبت نہین ہے ٭

علم الاحتساب

مقصود اس علم سے امر بمعروف و نہی عن المنکر ہے جسکو شرع نے مقرر کیا ہے یہ ایک خدمت
ہے جو زمانۂ سلاطین اسلام مین سپرد اہل علم و تقوی ہوتی تھی اس علم کے احکام و مسائل مستقل
طور پر کتب دین مین منضبط کئے گئے ہین یہ فن ایک نوع ہے سیاست مدنیہ کا بادشاہ و ملک
بمنزلہ سر کے بدن پر ہوتا ہے سر منبع ہے رائی و تدبیر کا اور وزیر بمنزلہ زبان کے ہوتا ہے جس سے
اظہار مافی الضمیر کا کیا جاتا ہے اور اہل احتساب بمنزلہ ہاتھ پاؤن کے ہوتے ہین کار و بار

ملک کا بغیر ان تین امر کے تمام نہین ہوتا بعض نے کہا ہے اس علم مین بحث ہوتی ہے سیاست عباد
سے بطور امر و نہی کے مبادی اس فن کے بعض فقہی ہوتے ہین اور بعض استحسانی جنکا منشا رای
سلطان ہوتا ہے غرض اوس سے حاصل کرنا ملک کا ہے ان امور مین اور فائدہ اوسکا اجرا ہے امور
مدن کا وجہ اتم پر اور یہ علم ادق علوم سے ہے اسکا ادراک وہی شخص کر سکتا ہے جو فہم ثاقب و حدس صائب
رکھتا ہو کیونکہ اشخاص و ازمان و احوال ایک طرح پر نہین ہوتے ہین اس لئے واسطے ہر زمان و
شخص و حال کے ایک سیاست خاصہ کا ہونا ضرور ہوتا ہے وذالک من اصعب الامور ولہذا
یہ منصب احتساب اوسی شخص کو لائق ہے جو قوت قدسیہ حاصل رکھتا ہے اور ہوای نفس سے مجرد ہے
جیسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہ اونکو اس علم مین بڑی دستگاہ تھی کتاب نصاب الاحتساب
خاص اسی باب مین ہے لیکن بسبب انقراض دولت اسلام کے رواج اوسکا نہ رہا ان کچھ مراتب
احتساب کے کتاب احیاء العلوم مین بھی ہین اور اونکا ترجمہ اردو بھی کتاب مذاق العارفین مین طبع ہو چکا
حسبہ شرع شریف مین شامل ہر شروع ہے جیسے اذان و اقامت و اداء شہادت ولہذا قضا کو ایک
باب حسبہ کا کہا ہے اور عرف مین مخصوص ہے ساتھ بجا اموری کے جنکو نصاب الاحتساب مین لکھا ہے

علم احوال رواۃ الحدیث

اس علم مین ذکر زمانہ وفیات و قبائل و اوطان و جرح و تعدیل رواۃ کا بھی داخل ہے یہ علم ایک
شاخ ہے علم تاریخ کی من وجہ اور دوسری وجہ سے ایک شاخ ہے علم حدیث کی اس علم مین بہت
کتابین ہین یہ علم در حقیقت بحسب اصطلاح اہل حدیث علم اسماء الرجال ہے +

علم اخبار الانبیا

یہ علم ایک فرع ہے علم تاریخ کی علمانے اسکی طرف توجہ کی ہے اور یہ علم اسی لائق ہے ابن الجوزی نے
قصص انبیا کے لکھے ہین اور ایک جماعت نے اسکی تدوین کی ہے کسی قدر اخبار انبیا کی

کتاب طوالع تنقد و رمصریث افاشیہ مین بہی لکہی گئی ہین یہ دونون کتابین اردو زبان مین طبع ہو چکی ہین ماحوال انبیاء پر اطلاع حاصل ہونیسے دل کو صحت ایمان و اسلام و احسان پر تقویت حاصل ہوتی ہے تو اللہ نے قرآن پاک مین قصص انبیاء کا ذکر کیا ہے اور انکو موجب تثبیت قلب [illegible]

علم الاخلاق

اس علم مین بحث کیجاتی ہے فضائل و رذائل سے مطلب یہ ہے کہ فضائل کے ساتھ آراستہ اور رذائل سے پیراستہ ہونا چاہئے سو اس علم مین طریقہ اس تحلی و تخلی کا بتایا گیا ہے موضوع اس علم کا اخلاق و ملکات و نفس ناطقہ ہے بحیثیت اتصاف اس فن مین بہت کتابین مین حکماء اسلام وغیرہم کی لکن اسجگہ اونسے کچھ غرض نہین ہے بلکہ غرض ہماری اون اخلاق و عادات سے ہے جسپر شریعت حقہ اسلام مشتمل ہے گو وہ اخلاق ملت اسلامیہ کے سوا کے بعض اقوام حکماء کے ہون کیونکہ لیس وراء عبادان قریۃ حدیث مین آیا ہے بعثت لاتمم مکارم الاخلاق اور اہل علم نے کہا ہے ان الشریعۃ المصطفویۃ قد قضت الوطر عن اقسام الحکمۃ العملیۃ علی اکمل وجہ واتم تفصیل امام نووی رح کی کتاب ریاض الصالحین جو مشتمل ہے آیات و احادیث صحیحہ پر و دوسی باب مین ہے اور ایک حصہ عظیم اس فن کا کتاب احیاء العلوم مین بہی مذکور ہے نی الحال ہمنے ترجمہ ریاض مذکور کا بطور شرح اردو مین لکہا ہے اوس کا نام مکارم الخلق رکہا ہے اوسکے سوا رسالہ محاسن الاعمال بہی اکثر اخلاق حسنہ پر مشتمل ہے بلکہ اوس سے پہلے رسالہ عاقبۃ المتقین و رسالہ بشارۃ الفساق بیان ترغیب و ترہیب مین تالیف ہو کر طبع ہو چکا ہے یہ سب کتابین حقیقت مین اخلاق حسنہ و اخلاق ذمیمہ کو بتاتی ہین اور کتب مطولہ مین کتاب ترغیب و ترہیب منذری رح بڑی دہلی مین طبع ہو چکی ہے بہرحال قد قضت الشریعۃ المحمدیۃ حق ہذا العلم بما لا مزید علیہ و لم تدع لاحد فیہ مقالا یتولہ و کلاما یتکلم بہ فالکتاب و السنۃ یکفیان لمن یرید ادراک ہذا العلم و التحلی بہ

والتعلی من جلاءه وحاجته معهما الی غیرهما من الکتب فان الصیام بعض من المصباح

علم آداب الاکل

اس علم مین یہ بحث ہوتی ہے کہ طعام حلال کسب کرے جو شرعًا پاک ہو اور طعام حرام سے بچے اور
آداب اکل کو بجا لائے جیسے ہاتھ دہونا بسم اللہ کہکر کھانا یہ علم کتب حدیث مین مدون ہے ایک حصہ
عظیم اس علم کا غزالی نے احیاء العلوم مین ذکر کیا ہے اور ہمارا رسالہ سعة المجال نام خاص اسی
بیان مین ہے کہ مال حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے اور مشتبہ کیا ہے کیونکہ تحصیل مال کی اسی غرض
کے لئے ہوتی ہے کہ کھانے مین آئے چندین شکل ازبرای اکل یہ علم ایک شاخ ہے علم اخلاق
کی اسی لئے کچھ ذکر اسکا کتاب مکارم الاخلاق مین بھی کیا گیا ہے +

علم آداب البحث

اسکو علم مناظرہ بھی کہتے ہین غرض اس سے اظہار صواب ہوتا ہے اگر یہ بات نہوگی تو وہ مکابرہ
و مجادلہ مذمومہ ہوگا حدیث شریف مین جدل سے منع آئی ہے اور قرآن پاک مشتمل ہے آداب بحث
و مناظرہ پر اہل کتاب و مشرکین سے جابجا اسمین مناظرہ کیا ہے دلیس [illegible] بیان اللہ بیان

علم آداب التوبة

اسکی حقیقت یہ ہے کہ فی الحال گناہ ترک کرے اور زمان آئندہ مین عزم ترک کا کرے اور گزشتہ
پر نادم ہو یہ علم علوم اخلاق منجیات مین معدود ہے غزالی رح نے احیاء العلوم مین کتاب التوبة
مستقل لکھی ہے اور اس باب مین ہمارا رسالہ تفریج الکروب بالتوبة عن الذنوب نہایت
جامع ہے اور قبل اسکے فضائل توبہ مین رسالہ محو الحوبة لکھا گیا تھا +

علم آداب المحتسب

یہ شاخ ہے علم الاحتساب کی اور یہ منجملہ واجبات شرعیہ کے ہے محتسب کے لئے ضرور ہے کہ مواقع حسبہ
سے آگاہ ہو اور پرہیزگار خوش خلق صاحب علم و ورع ہو یہاں پر اطلاعت ور رفق کفایت نہیں کرتا
ہے بلکہ صاحب حسن اخلاق ہونا ضرور ہے ایک ادب یہ بھی ہے کہ قلیل العلائق ہو تاکہ لوگوں
سے نذور و ہدیہ اور قطع طمع کرے اور مداہنت سے بچے +

علم آداب الدرس

اس علم کا تعلق اون آداب سے ہے جنکو علاقہ شاگرد سے ہوتا ہے اور شاگرد کو استاد سے تعلق
رہتا ہے اسکی منفعت وغایت وغرض ظاہر ہے کتاب تعلیم المتعلمین ان آداب کا سفینہ
کیا ہے یہ کتاب مصر میں فی الحال طبع ہو چکی ہے عربی زبان میں ہے +

علم آداب کتابۃ المصحف

یہ شاخ ہے علم تفسیر کی لیکن اشبہ یہ ہے کہ فرع ہے علم الخط کی اس علم سے کیفیت کتابت مصحف
کی پہچانی جاتی ہے تاکہ موافق آداب معتبرہ شرعیہ کے ہو جسکو سلف مستحسن کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ جب کوئی مصحف مکتوب بقلم باریک دیکھتے تھے کاتب کو درہ سے تادیب کرتے یعنی جمال
لکھنا مکروہ دیکھتے تھے اور جب کوئی مصحف بخط جلی دیکھتے تھے تو خوش ہوتے اسی طرح علی مرتضیٰ
چھوٹا ہونا مصحف کا مکروہ جانتے تھے مسئلہ شافعیہ نے کہا ہے لکھنا قرآن کا دیوار و
در و سقف پر سخت مکروہ ہے اسلئے کہ پامال ہوتا ہے اور بے ادبی ہوتی ہے میں کہتا ہوں
اس سے زیادہ مکروہ لکھنا قرآن کا ہے قبور و جنازہ پر حدیث میں نہی آئی ہے کتابت سے
قبر پر اسیطرح جو بے ادبی وقت طبع کے ہوتی ہے وہ بھی سخت مکروہ ہے +

علم آداب السفر

یہ آداب دو طرح کے ہین ایک ظاہر ایک باطن غزالی نے کتاب احیاء العلوم مین استیفا ان آداب کا
کیا ہے یہ ماخوذ ہین سیرت نبوی سے کتب حدیث متکفل ہین واسطے بیان ان آداب کے
تعلق سفر ظاہر کا ہر مسلمان سے ہے اور تعلق سفر باطن کا خاص ہے ساتھ علماء صوفیہ کے
منجملہ آداب ظاہر کے یہ ہے کہ سفر بہ نیت علم و عبادت کے کرے یا کسی امر مشوش فی الدین
کے سبب سے یا کسی دفع مرض کے لئے یا بسبب گرانی غلہ کے کہ یہان مہنگا دوسری جگہ
سستا ہے پھر جب ارادہ سفر کا کرے تو مظالم و دیون کو واپس کرے اور واسطے اہل و
عیال کے نفقہ حلال بقدر حاجت و کفایت کے چھوڑ جائے پھر ایسے شخص کو ہمراہ لے جو معین
علی الدین ہو قبل سفر کے استخارہ کرے پھر گھر مین دو یا چار رکعت پڑھے اور جمعرات کے دن گھر
سے باہر نکلے اور قافلہ سے علیحدہ نہ چلے اور دابہ پر رفق کرے اور اوسکی طاقت سے زیادہ اوسپر بوجھ
نہ لادے اور یہ چیزین ہمراہ رکھے شیشہ مسواک سرمہ دانی کنگھی لوٹا قینچی بلکہ استرہ بھی بلکہ اور
چیز بھی جسپر قدرت اور اوسکی طرف حاجت ہو پھر جب سفر سے پھرے تو رات کو گھر مین نہ آوے
بلکہ قبل آنیکے اونکو خبر کرے اور پہلے مسجد مین جا کر نماز پڑھے پھر گھر مین آئے اور واسطے
اہل و اقارب کے کوئی تحفہ مطعوم یا ملبوس وغیرہ کا لیتا آئے کہ سنت مطہرہ مین اسیطرح
آیا ہے۔ سفر باطن سو منجملہ اوسکے آداب کے ایک یہ ہے کہ سفر نکرے مگر واسطے زیارت
امر دینی کے اور ہر شہر کے مشائخ سے استفادہ ادب کا یا کسی کلمہ نافعہ کا کرے تاکہ اوسنے
اوس کلمہ کا حاکی ہو اور ہر شہر مین بقدر حاجت کے ٹھیرے نہ زیادہ اور ہمنشین نہو کسیکا
سوای علما و صلحا و صادقین متبعین کتاب و سنت کے اور راہ مین ذکر و تلاوت قرآن و
شغل علم و کتابت و عمل صالح جاری رکھے اور گاہ خدمت قوم صالحین کی بیسر آئے فبہا ورنہ
واپس آئے اسلئے کہ اگر یہ سفر حق سے ہوتا تو ضرور کچھ اثر اوسکا ظاہر ہوتا ✣

وملکوت ارض وسماء مین استکشافات امر اعدا کا کے عزلت سے تخلص مرالسامی چاہیے جس سے کہ اکثر
لوگ سلامت نہین رہتے مین فتن وخصومات سے ۔ بائی پلٹ اپنے دین ونفس کی صیانت کرے
لوگون کی غیبت واطلاع کا ذیہ واعتراضات وبدگمانی وحسرت وشر وفساد سے خلاص ہوتا ہے
طمع سے انقطاع حاصل ہو اور لوگ بھی اس سے کسی طرح کی طمع نکرین اور دیکھنے سے ثقلاء
وسفہاء کے اور مقاسات سے اونکے اخلاق کے نجات ملتی ہے آفات سو پنجاہ اونکے ایک فوت
ہوتا ہے تعلیم وتعلم کا حالانکہ یہ اعظم عبادات ہین دوسرے فوت ہوتا ہے نفع وانتفاع کا
اسلئے کہ دار مدار اسکا کمی الفت پر ہے تیسرا فوت ہوتا ہے تادب وتادیب کا ساتھ کسر نفس
وقہر شہوت کے بسبب تحمل اذی کے چوتھے فوت ہونا استیناس وایناس کا ساتھ صلحاء
واتقیاء کے پانچوین فوت ہونا نیل ونالت ثواب کا بحضور جنازہ جماعات وجنائز وعیادت مریض
وحضور عیدین یہی نالت سو عزلت مین بند کرنا ہے دروازہ تعزیت وتہنیت وعیادت و
زیارت کا اگر شخص عالم تقی صالح نقی ہے ان صورتون مین موازنہ ان امور کے ثواب کا آفات
سے کرے پہر جو راجح ہو اوسکو ترجیح دے چھٹے فوت ہونا تجارب کا ہے کیونکہ عقل واسطے حصول
تجربہ کے کافی نہین ہوتی ہے ربے آداب سو وہ یہ ہین کہ نیت عزلت مین یہ ہو کہ لوگون کو اسکا
ترشر سے بچے اور اونکے شرور سے طالب سلامت ہو اور آفات اختلاط سے بچے اور گنہ ہست
کے ساتھ متجرد واسطے عبادت کے ہو اور خلوت مین ہو امنیت علم وعمل وفکر وذکر پر کرے
استماع اخبار اراجیف بلد سے رہائی پا لے اسلئے کہ یہ دونون مشوش قلب ہوتے ہین خصوصا
متنازعین سے

مرا بیگانگی از خلق با حق آشنا کرد ست	لطیع من بکس کم ساختن بسیار میسازد

اختلاط ہر چند موجب مزید اجر ہے بسبب تحمل اذی وشرکت امور خیر کے لیکن وقت ظہور فتن
و آفات دینی و دنیاوی کے بنص حدیث جائز ہے علیک بخاصۃ نفسک ودع امر العوام

علم آداب الکسب والمعاش

یعنی لین دین مین مغبون نہوا اور اگر کسی ضعیف یا فقیر سے اشترا کیا ہے تو تحمل غبن کرے
اور طلب ثمن مین مسامحت کرے اور کچھ دام کم کر دے اور قرضدار سے سخت تقاضا نکرے
اور اوسکی ایذا دہی پر متحمل ہو اور جو مستقیل ہو اوسکو اقالہ کرے اور مراتب حلال و حرام و مشتبہات
کو سیکھے پہلے مرتبہ حرام کے چار ہوتے ہین ایک ورع عدل کہ جسکو فتوی فقہا نے حرام کہا
ہے اوسکو چھوڑ دے ورع صالحین کہ جس شے مین تطرق تحریم ہو اوس سے باز رہے تیسرے
چونکہ ما لا باس بہ کو ڈر سے ما فیہ باس کے ترک کر دے چوتھے ورع صدیقین کہ بالکل تارک ما لا باس
ہو لیکن اسکا ذریعہ ہے کہ واسطے غیر اللہ کے یا بنیت تقوی و عبادت خدا کے نہو یا اوسکے
اسباب سے ملکی طرف کوئی کراہت یا معصیت جا لگے رہے مراتب شبہات کے سو انکا
پہچاننا موقوف ہے معرفت مراتب حلال و حرام پر حلال مطلق وہ مال ہے جسکی طرف اسباب
تحریم و کراہت کی راہ نہ پاوین اسکے مقابل مین حرام محض ہوتا ہے ان دونون مین کچھ شبہہ
نہین ہے منار شبہ کے پانچ ہین ایک شک سبب محلل و محرم مین یہ چار طرح پر ہین ایک یہ کہ
پہلے سے حلال کو معلوم کر لیا ہے پھر اوسکی تحریم مین شک آ گئے دوسرے یہ کہ پہلے حل معلوم تھا پھر
تحریم مین شک واقع ہوا تیسرے یہ کہ اصل مین حرام تھا پھر اوس پر سبب تحلیل کا طاری ہوا چوتھے
یہ کہ حل معلوم تھا لیکن ظن پر طریان محرم کا کسی سبب معتبر سے غالب ہوا دوسرا منشا وہ شک ہے
جسکا منشا اختلاط بین الحلال و الحرام ہے تیسرا منشا یہ ہے کہ سبب محلل کے ساتھ اتصال
کسی معصیت کا ہو چوتھا منشا اختلاف فی الادلہ ہے مثل اختلاف فی السبب کے پھر جسکے ہاتھ مین کوئی
مال حرام آیا ہے وہ اگر اوسکے مالک کو پاوے تو مالک کو ورنہ اوسکے وارث کو واپس کر دے اور
اگر صاحب حق غائب ہو تو اوسکا انتظار کرے اور اگر امید منقطع ہو جاوے اور کوئی وارث
بھی نہو یا اوس مال کا واپس کرنا ممکن نہو بسبب کثرت مالکین کے جیسے غلول کرنا مال غنیمت

مین ہے تو حکم ایسے مال کا ہے کہ اوسکو طرف مالک اوس کے صدقہ کر دے اصل اس علم کی حدیث صحیح ہے
جسمین ذکر حلال بیّن و حرام بیّن اور مشتبہات کا آیا ہے جیسے شرح اوس حدیث کی کتاب دلیل الطالب
مین بعبارت فارسی لکھی ہے اور شوکانی رحمہ نے فتح ربانی مین اوسپر کلام بسیط کیا ہے اور بسط اس علم
کا غزالی نے بھی احیاء العلوم مین فرمایا ہے یہ سب کتب بحمدہ تعالیٰ میسر ہین رسالہ السعۃ المجال بھی خاص
اسی ذکر مین ہے ❁

علم آداب النبوۃ

اس علم کی شناخت حاصل کرنا واسطے اقتدا کے بہت ضرورت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم اور حضرت ہمیشہ اللہ سے
سوال تزین کا ساتھ مکارم اخلاق کے کرتے تھے اور فرماتے مین واسطے تمام کرنے مکارم اخلاق کے
آیا ہون کسی نے عائشہ سے پوچھا تھا کہ حضرت کا خلق کیا تھا کہا قرآن معلوم ہوا کہ جو کوئی شخص
متخلق باخلاق وآداب نبوت ہونا چاہے وہ اخلاق قرآنیہ کو اخذ کرے سب سے بہتر اس باب مین
کتاب زاد المعاد ابن القیم ہے وہ اور کتاب سفر السعادۃ ہیں ترجمہ اردو کے ہند مین چھپ چکی ہے
ابن زاد المعاد کا ترجمہ اردو مین اب تک نہین دیکھا ہے یہ دونون کتابین جامع ہر ادب وعادت و
سیرت نبوی ہین جتنے ابواب دین و دنیا کے ہین سب کا ذکر انمین طریقہ سنت صحیحہ پر کیا گیا ہے بلکہ
ایسی کتابین اسلام مین غیر مسبوق ہین ❁

علم آداب النکاح

مراد اس سے حسن خلق ہے ساتھ منکوحہ کے وقت کرنے ادنیٰ بلکہ احتمال ادنیٰ بی بی سے ملاعبت
ومزاح کرنا چاہیے تاکہ اوسکا جی خوش رہے لیکن اتنی [illegible] بھی نکرے کہ بالکل ہیبت
ساقط ہو جاوے نے غیرت مین حدِ اعتدال پر رہے نہ نفقہ اچھی طرح دے تنگی نکرے احکام طہارت

وصلوٰۃ وغیرہا کے سکھائے اور درمیان بی بیون کے عدل وبرابری رکھے یہ نکرے کہ ایک کی طرف
جھک پڑے اس باب مین ہمارا رسالہ اصلاح ذات البین طبع ہو چکا ہے وہ واسطے معلوم کرنے
حقوق زوجین وآداب نکاح کے زبان اردو مین کفایت کرتا ہے +

علم آداب الملوک

مراد اس سے اس جگہ وہ آداب ہین جو رعایا کو ساتھ ولاۃ امر کے ملحوظ رکھنا چاہئین اس فن مین تالیفات
مفردہ ہین لکن تعلق اسکا شرع سے یون ہے کہ کتب حدیث مین حقوق رعایا وبرایا وائمہ وملوک
کے آئے ہین سو اس باب مین کتب سنت ورسائل فقہ سنت کفایت کرتے ہین رسالہ الحجج المغیث
مین مہات اس علم کے ذکر کئے گئے ہین اور تفصیل اونکی کتاب نیل الاوطار ودراری مضیہ وسیل جرار وغیرہ مین
موجود ہے بعنوان مرصوص ونظم مقبول بہی اور سب بقدر ضرورت مشتمل ہین +

علم آداب الوزراء

یہ ایک شاخ ہے حکمت عملیہ کی اسمین کیفیت صحبت سلاطین ونصیحت رعایا وغیرہ کی مذکور ہوتی ہے
کچھ مقاصد اس فن کے ہماری کتاب اکلیل الکرامہ مین بہی مذکور ہین اور رسالہ حسن الاسوۃ
مین مسطور ہین عمدہ کتاب جامع اس علم کی درر فاخرہ تالیف علی بن محمد شوکانی سرخ کی ہے لکن
متداول نہین ایک نسخہ اوسکا فقط ہمارے پاس ہے +

علم الادعیۃ والاوراد

اس علم مین بحث دعوات ماثورہ واوراد مسنونہ سے کیجاتی ہے خواص ادعیہ وعدد تکرار دعا واوقات
خاصہ قرأت وورود وشرائط اونکے مذکور ہوتے ہین مبادی اسکے علوم شرعیہ ہین غرض اوسکے
پہچاننا ان ادعیہ واوراد کا بروجہ مذکور ہے تاکہ اونکے استعمال سے فوائد دینیہ ودنیویہ حاصل

ہوئن۔ یہ علم ایک شاخ ہے علم حدیث کی اس فن مین بہت کتب تالیف ہوئی ہین منجملہ اونکے حصن حصین
اذکار نووی حزب اعظم متداول ہین حصن حصین کا ترجمہ اردو مین ہو چکا ہے سب سے زیادہ جامع اس باب
مین ہماری کتاب عربی نزل الابرار نام مطبوع قسطنطنیہ ہے اور منجملہ کتب معتمدہ کے ایک سلاح المومن ہے
دوسری عمل الیوم واللیلۃ تیسری تحفۃ الذاکرین شرح عدۃ الحصن الحصین لکن یہ سب قلیل التداول عزیز الوجود ہین

علم اسباب النزول

یہ ایک شاخ ہے علم تفسیر کی اسمین سبب نزول کسی آیت یا سورت اور اوسکے وقت و مکان سے بحث کیجاتی
ہے مبادی اسکے وہی مقدمات منقولہ من السلف ہین غرض اوس سے ضبط کرنا ان امور کا ہے فائدہ
اوسکا معرفت ہے اوس حکمت کی جو باعث تشریع اوس حکم کے اور موجب اوسکی تخصیص کے
ہوئی ہے اگرچہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا اور منجملہ فوائد اس علم کے ایک فہم ہے
معانی قرآن کا اور استنباط کرنا احکام کا اوس کتاب سے کیونکہ کبھی شناخت تفسیر آیت کی بدون
وقوف کے سبب نزول پر ممکن نہین ہوتی ہے جیسے یہ آیت فاینما تولوا فثم وجہ اللہ کہ مقتضا
اسکا عدم وجوب استقبال قبلہ ہے حالانکہ یہ خلاف اجماع ہے اور یہ بات معلوم نہین ہو سکتی مگر
اسی طرح کہ یہ آیت حق مین نافلہ مسافر کے اوتری ہے اور اوس شخص کے بارہ مین آئی ہے جو تحری
کرکے نماز پڑھتا ہے اور اسمین کچھ کلام درست نہین مگر بواسطہ روایت و سماع کے اوس شخص
سے جو وقت تنزیل کے حاضر تھا کما قال الواحدی سبب نزول مین یہ بھی شرط ہے
کہ ایام وقوع حادثہ مین نزول ہوا ہو ورنہ باب اخبار وقائع ماضیہ سے شمار ہوگا جیسے قصہ فیل کا اس
علم مین بہت کتابین ہین عربی حاوی تحریرات لباب النقول سیوطی مصر مین طبع ہوکر متداول ہوئی
ہے ہمنے رسالہ اکسیر فی اصول التفسیر مین کچھ تکلم اسباب نزول پر بھی کیا ہے

علم اسباب ورود الاحادیث و ازمنتہ و امکنتہ

سو شیوع اس علم کا خود اسکے نام سے ظاہر ہے اسی طرح منفعت اس علم کی مخفی نہین یہ ایک شاخ ہے
علوم حدیث کی اسمین مولفات کثیرہ ہین +

علم اسرار الطہارۃ

اسکے چار مرتبے ہین ایک طہارت ظاہر حدث و خبث سے مطابق بیان شرع مطہر کے دوسرے تطہیر جوارح
کے آثام سے کیونکہ گناہ بہ نسبت دل کے مثل خبث کے بہ نسبت بدن کے ہوتا ہے تیسرے پاک کرنا
دل کا ذمیم اخلاق سے کیونکہ یہ بہ نسبت روح کے مثل آثام کے بہ نسبت دل کے ہوتے ہین چوتھے
تطہیر سر کے ماسوی سے کیونکہ التفات طرف غیر حق کے بہ نسبت سر کے بمنزلہ ذمائم اخلاق
کے بہ نسبت روح کے ہے و ہذہ طہارۃ الانبیاء و الصدیقین

علم اسرار الصلوۃ

اسکے دو مرتبے ہین ایک وہ کہ نماز ہے اور سکے متحقق ہو اس مرتبہ کی طرف نظر فقیہ کی ہوتی ہے دوسرا
مرتبہ وہ ہے جس سے تکمیل و تحسین نماز ہوتی ہے غرض نماز شروط باطنہ مین اعمال قلب سے جیسے خشوع
و حضور قلب اور [illegible] ہے یہ قید مرکب امر سوای خشوع کے ہے کیونکہ ہیبت سے حاضر القلب متوجہ
الی اللہ ہوتا ہے [illegible] تعظیم نہین ہوتی یہ تعظیم اللہ کی معرفت و عظمت اور شناخت حقارت
نفس اور سمجھ ہونے دل سے واسطے اپنے رب کے پیدا ہوتی ہے اور جیسی ہیبت کہ یہ ایک امر
زائد ہے تعظیم سے [illegible] خوف ہوتا ہے جو اللہ کے اجلال سے پیدا ہوتا ہے اور جیسے رجا کہ
اوسکا سبب معرفت لطف و کرم و عمیم انعام و لطائف صنع و معرفت صدق خدا و عدہ جنت مین
واسطے مصلی کے ہے اور جیسے حیا و سبب اوسکا سمجھنا ہے اپنی تقصیر کا عبادت الٰہی مین اور جاننا

اپنے عجز کا قیام تعظیم حق اللہ تعالی امین +

علم اسرار الزکوۃ

اسکے لئے آٹھ آداب ہین ایک ادب یہ کہ یون جانے کہ غرض زکوۃ سے امتحان ہے اس بات کا کہ کون
محبوب ہے اسکا سوا اور مدحق کے سوا اسکے کئی مرتبے ہین ایک وہ لوگ ہین جنہون نے سارے اموال
سے ہاتھ اوٹھالیا جیسے صدیق رضی اللہ عنہ دوسرے وہ لوگ ہین جو بقدر حاجت ذخیرہ کرکے باقی
اموال زائد کو وجوہ خیر مین صرف کرتے ہین تیسرے وہ لوگ ہین جو ادائے واجب پر قصر کرتے ہین
یہ مرتبہ ادنی تر ہے اس مرتبہ کے کئی فائدہ ہین ایک پاک کرنا مال کا اوساخ سے دوسرے پاک کرنا
نفس کا صفت بخل سے تیسرے ادائے شکر نعمت مالیہ کا دوسرا ادب جلدی کرنا ہے وقت حلول وقت کے
ادائے زکوۃ مین واسطے اظہار رغبت کے امتثال امر مین و شتابی کرنا ہے واسطے مسرت قلوب فقرا
کے تیسرا ادب اسرار ہے کیونکہ چھپکے سے دینا دور تر ہوتا ہے سمعہ وریا سے چوتھا ادب یہ ہے کہ قصد
کرے کہ لوگ اسکا اقتدا کرین وقت اظہار کے اور جہانتک ممکن ہو ریا سے محفوظ رہے مگر یہ کہ فقیر
بسبب ہتک ستر کے متاذی ہو پانچوان ادب یہ ہے کہ اپنے صدقہ کو من واذی سے فاسد نکرے
چھٹا ادب یہ ہے کہ عطا کو صغیر سمجھے ورنہ عجب آگھسیگا ساتوان ادب یہ ہے کہ مال جید و محبوب و
اطیب واحل نکالے آٹھوان ادب یہ ہے کہ واسطے صدقہ دینے کے اہل تقوی کو تلاش کرے یہ چھ قسم کے
لوگ ہوتے ہین ایک وہ جو متجرد للآخرۃ ہین دوسرے وہ جو علما ہین اور دینیات اونکے علم مین صحیح
ہین تیسرے وہ لوگ جو اپنے تقوی مین سچے پکے ہین چوتھے وہ فقرا جو اپنا فقر مستور رکھتے ہین پانچوین
وہ لوگ جو کسی مرض یا قرض مین گرفتار ہین چھٹے اقارب و ذوی ارحام +

علم اسرار الصوم

اسکے تین مرتبے ہین ایک صوم عموم کہ فرج و بطن کو قضاء شہوت سے روکے دوسرے صوم خصوص

کہ جوارح کو گناہوں سے روکے تیسرے صوم اخص الخصوص کہ نگاہ کو محارم و مکاره سے اور اوس چیز سے
جو اللہ سے غافل کرے بند رکھے اور زبان کو کذب و غیبت و نمیمہ و فحش و جفا و خصومت سے روکے
اور کان کو سمع ہر مکروه سے بچائے اور بقیہ جوارح کو مکاره سے اور شکم کو شبہات سے باز رکھے اور
استکثار حلال وقت افطار کے نکرے کہ پیٹ تن جائے اور دل بعد افطار کے متعلق مضطرب
رہے بیان خوف و رجا کے کیونکہ کیا معلوم ہے کہ روزه اوسکا قبول ہوا اور وه مقربین میں ٹھیرا یا مردود
ہوا اور ممقوتین میں گنا گیا ❊

علم اسرار الحج

اسکے اعمال ظاہره تو شریعت میں بیان ہیں اور وه دس ہیں ایک یہ کہ نفقہ حلال ہو دوسرے یہ کہ اعانت
اعداء اللہ کی ٹکس دینے سے نکرے یہ عمال ظالم راه میں بیٹھ کر حاجیوں سے ٹکس لیتے ہیں حیلہ خلاص
میں تلطف کرے تیسرے یہ کہ جی سے خوش ہو کر انفاق زاد میں توسیع کرے چوتھے تارک رفث و
فسوق و جدال ہو پانچویں یہ کہ سوار ہو یا پیاده اگر چل سکتا ہو ہر قدم پر ایک نیکی ہوگی چھٹے یہ کہ
محمل سے بچے کیونکہ شیوه آسوده لوگوں کا ہے ساتویں یہ کہ مائل بطرف تفاخر و تکاثر کے نہو بلکہ
میلا کچیلا گرد آلوده صورت ہو آٹھویں یہ کہ سواری کو آرام دے طاقت سے زیاده اوسپر نہ لادے
نویں یہ کہ تقرب کرے ساتھ اراقت دم کے اگرچہ اوسپر واجب نہو دسویں یہ کہ نفقہ و ہدی
کو دینے پر خوشدل ہو سب ہے اعمال باطنہ سو یون جاننے کہ کمال اسمین ہے کہ آدمی متجرد ہو
ماسوی اللہ سے اور یہ بات حج میں ہوتی ہے کیونکہ اہل و عیال سے تنہا ہوتا ہے اقارب و آشنا
سے غربت حاصل کرتا ہے کھانے پینے سواری و گھر میں ترک ترفہ بجالاتا ہے دوسرے یہ کہ
مشتاق زیارت خانہ ہو کہ اس شوق کی وجہ سے مستحق مشاہدۂ جمال صاحب خانہ ٹھیرے یعنے
بمقتضای وعدۂ کریم تیسرے یہ کہ سارے افعال حج میں بنیت خالص کرے مقصود ان سب
افعال سے فقط تقرب خدا ہو چوتھے یہ کہ حج سے قصد منقطع ہونا محارم الہی سے نہ سیر اہل و مال

سے پانچوین یہ کہ دل سے متوجہ الی اللہ ہو جسطرح کہ تن سے متوجہ الی البیت ہے چھٹے یہ جانے کہ
زاد آخرت یہی تقوی ہے سو جسطرح کہ حج کے لئے زاد لیتا ہے اسیطرح دل کے لئے زاد پرہیزگاری
کا ہے قال تعالی وتزودوا فان خیر الزاد التقوی وقال تعالی ان اکرمکم عند اللہ
اتقاکم ساتوین یہ کہ وقت احرام باندھنے کے کفن یاد کرے کیونکہ دونون نادوختہ ہوتے ہین
آٹھوین جب شہر سے باہر نکلے نکلنا قبر سے یاد کرے کیونکہ دونون کو انجام اپنے کام کا معلوم نہین
ہوتا ہے نوین یہ کہ جب حرم مین داخل ہو وقوف محشر کو یاد لائے کیونکہ دونون مخاوف وامول
سے غیر مامون ہوتے ہین دسوین یہ کہ جب حرم مین پہنچے اللہ کے عقاب سے یاد اسکو باوجود خوف رد
کے یاد کرے اور جب خانہ کعبہ کو دیکھے تو مشاہدہ رب العزت والعظمت کو یاد دلائے گیارہوین یہ کہ
وقت طواف بیت کے ملائکہ حافین حول عرش کو یاد دلائے اور یہ بات جانے کہ مقصود اس سے طواف
دل کا ہے فکر رب البیت مین بارہوین یہ کہ وقت استلام کے یہ اعتقاد کرے کہ گویا رب سے بیعت
کرتا ہے اور عزم وفا کا مضبوط رکھے تا کہ مقت خدا سے امن مین رہے تیرہوین یہ کہ وقت سعی کے
تردد اپنا فنا ر عبودیت مین سامنے دونون پلون ترازو کے درمیان عذاب وغفران کے یاد کرے
چودہوین یہ کہ وقت وقوف کے عرفات مین تذکرہ وقوف کا عرصات مین ہمراہ صدیقین واولیاء کے
کرے اور رب العالمین سے امید مغفرت کی رکھے جسطرح کہ عرصات والی امیدوار شفاعت انبیا
ومرسلین ہونگے پندرہوین یہ کہ رمی جمار سے قصد اظہار عبودیت کا بغیر کسی حظ عقل ونفس کے کرے
اسلئے کہ کبھی شیطان دلمین یہ خطرہ ڈالتا ہے کہ یہ بھی ایک طرح کا لعب ولہو ہے سو اس قصد مین امتثال
امر رحمن وارغام انف شیطان ہوتا ہے سولہوین وقت ذبح کے یہ دہیان کرے کہ عوض ہر جزو کے
اوس حیوان سے ایک جزو اسکے بدن کا آگ دوزخ سے آزاد ہوگا سترہوین جب نظر دیوار مسجد مطہر
رسول انور اطہر صلعم و دیوار ہا شہر مبارک مدینہ منورہ پر پڑے تو فضائل مدینہ کے یاد لائے کیونکہ
وہان تربت مقدس مطہر جناب رسول و تربت ہر دو وزیر رضی اللہ عنہما ہے بقیع مین قبور اصحاب
مہاجرین وغیرہم کے ہین یہ لوگ افضل خلق اللہ تھے انکی زیارات موجب برکات دنیا وسعادات آخرت

کے ہین آشنا ہوتے ہین یہ بات جاننے کہ سفر کرنا طرف مسجد مقدس نبوی کے ایک فضل عظیم ہے اور
زیارت حضرت کی بعد موت کے مثل زیارت زمانۂ حیات کے ہوتی ہے افسوس یہ کہ جب ان سب
اعمال سے فارغ البال ہو جاتے کہ وہ ہنوز درمیان خطر رد و بشارت قبول کے ہے اوسنے
کیونکر جانا کہ اوسکا حج قبول ہو کر وہ زمرۂ محبوبین مین جا ایا رہو کر طائفۂ مطرودین مین سے ہیں
ہیں یہ کہ جب پھر کر اپنے شہر وطن مین آئے تو اپنے دل کا امتحان لے کہ کنارہ کشی اوسکی دار غرور
سے اور میل خاطر اوسکا طرف دار الانس کے زیادہ ہوا یا دل کا جماؤ اس دار غرور مین بڑھ گیا اور دار سرور کے
طرف سے گشتہ گیا غرضکہ اس طرح پر ناپ تول اپنے اعمال کی کرے اگر شق اول ہے تو یہ دلیل ہے قبول ہو
اور نعوذ باللہ قبیل ثانی سے ہے تو پھر حصہ اوسکا ان افعال سے یہی تعب و عنا ہوا عیاذا باللہ من
الحرمان و من الانسلاک فی حزب الشیطان علم اسرار طہارت سے اس جگہ تک جتنے علوم
کا نام لیا گیا ان سب کے اسرار نہایت بسط سے غزالی رح نے کتاب احیاء العلوم میں لکھے ہیں
ہمارے نزدیک ہر مستوفی معنی مزکی ضمائر حاج پر فرض ہیں کہ ظواہر اعمال کو مطابق ارکان و شرائط فقہاء
کے درست کرے اور بواطن افعال کو موافق بیان احیاء العلوم کے بجا لاوے تا کہ مسلمان صادق مومن
محسن ٹھیرے ورنہ پھر وہی مثل ہو گی کردنی خویش آمدنی پیش قال تعالی عاملۃ ناصبۃ یہ حالت
کسی انسان کو بغیر مجاہدہ ظاہر و باطن کے حاصل نہیں ہوتی ہے اور مجاہدہ دنیا سے اوٹھ گیا ہے ہزار نیک
کہ سیانی اسلام سے صرف کہ مفاہیم و معانی سے خالی ہیں اسی طرح صور جائزہ و اشکال نقشہ سے بھی علاوہ
معاش دنیا کی محبت نے دلون کو سیاہ کر دیا فسق و فجور نے آنکھون کانون پر مہر لگا دی عقابت
مین سے طباع پر زنگ ظلمت جم گئی ہم کسی اور کو کیون کہیں خود ہمارا بھی یہی حال ہے اتنی
بات ہے کہ ہم اپنے رب سے یہ چاہتے ہین کہ ہمکو اس دلدل سے جسمین ہم لت پت ہو رہے ہین
نجات دیکر فقط اپنے دیدار کا مشتاق اپنی مرضی کے کر دے سرخروئی ہماری تمنا سے دنگو ہر مقصود ہمارے
ہاتھ مین نہین آتا جب تک کہ وہی ہمارا بیڑا پار نہ کرے اللہم غفرا و توفیقا +

علم الاسماء الحسنیٰ و اسرارہا وخواص تاثیرہا

یہ وہ علم ہے جس سے ہر مطلوب ملتا ہے ہر مرغوب ہاتھ آتا ہے انکی ملازمت سے ثمرات حسنہ وصرائح
کشف واطلاع اسرار ملک وملکوت پر ظاہر وحاصل ہوتی ہے دنیا مین فائدہ اس علم کا قبول وہیبت
وتعظیم وبرکات رزق ورجوع بطرف کلمہ وامتثال امر کے ہے ہر باتین سامنے ایسے شخص کے گونگی
ہو جاتی ہین ہر کوئی جواب اوسکی بات کا نہین دیتا ہے وھذا امر عظیم من العلوم لا ینکر شرعا ولا عقلا
قالہ البونی مین کہتا ہون یہ تو ٹھیک ہے جو کہا لیکن مراد ہماری ہے جو اس علم سے دریافت واعداد کرنا
تو وہ نہ اسامی کا ہے اور یہی نہ صفات خدا کا سر اس باب مین کتاب الاسماء والصفات للبیہقی
اور کتاب الجواہر والصلات جامع مجلد ابواب ہر آئینہ کتاب دہلی مین طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے
یہ علم اشرف علوم دین ہے اس مضمون کو غزالی رح نے احیاء مین جابجا اشارۃ وصراحۃ لکھا ہے
غرضکہ جو شخص عارف اسماء وصفات وافعال خدا ہوتا ہے وہی زمرۂ صدیقین وصادقین مین شامل
کیا جاتا ہے اور یہ بات کہ اسماء حسنیٰ کے اعداد نکال کر کوئی تعویذ مربع مثلث مخمس مسدس بنایا جائے
اور ان اسامی گرامی سے منفعت دنیا حاصل کرنے کو طریقۂ اعمال وعزیمت خواص اختیار کیا جائے سو
یہ بات بالکل خلاف شرع ہے اللہ پاک کے نامون کا رتبہ اس سے بلند تر ہے کہ اوسکو ایک ذریعہ
تحصیل معاش کا اس دار غرور مین ٹھہرائین دنیا کمانے کے لئے اور بہت سے اسباب دنیا کے
ہین یہ کام وہ لوگ کیا کرتے ہین جو نہ اللہ کو پہچانین اور نہ اوسکے اسماء وصفات کو اور نہ لقاء
آخرت وفناء دنیا کو جانین اعاذنا اللہ منہ +

علم اسماء الرجال

مراد رجال سے رواۃ حدیث ہین انکا علم نصف علم ہے عراقی نے شرح الفیہ مین علی بن المدینی
سے نقل کیا ہے کہ یہ علم عبارت ہے سند سے سند عبارت ہے رواۃ سے جسطرح کہ متن عبارت ہے

حدیث سے معرفت انکے احوال کی نہایت عمدہ ہے کتب اس فن کی کئی طرح پر ہین ایک مؤتلف مختلف
دوسرے اسماء مجردہ القاب وکنی سے تیسرے نری القاب وکنی چوتھے متشابہ ہمنے اسماء ان مؤلفات
کے اتحاف النبلاء مین ترتیب حروف معجم پر لکھے ہین کتاب تقریب دہلی مین اور کتاب
خلاصہ مصر مین طبع ہو چکی ہے ۔

علم الاسناد

اسکا نام اصول حدیث بھی ہے اس سے احوال حدیث کا از روی صحت وضعف نقل وتحمل واداء
معلوم ہوتا ہے یہ بحث کہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف یا کس قسم کی سوا انکے ہے اسلئے ہی تاکہ اوسپر عمل
کیا جائے یا اوسکو ترک کیا جائے سو بحیثیت صفات رجال وصیغہای اداء یہ بحث عمل مین آتی ہے
اس علم مین بہت سے کتب مختصر ومطول ہین ہمارا رسالہ منہج الوصول فارسی عبارت اس باب مین
طبع ہو چکا ہے نہایت درجہ اتقان مین واقع ہے ولله الحمد ۔

علم اصول الحدیث

اسکو علم روایۃ الحدیث بھی کہتے ہین لیکن نام اول مشہور تر ہے اس علم مین سنت نبویہ سے اسناداً
ومتناً ولفظاً ومعنیً بحیثیت قبول ورد وکیفیت تحمل وروایت وضبط کتابت وآداب رواۃ وغیرہا لیکن
بحث کیجاتی ہے موضوع اوسکا اسناد ومروی ہے اور غایت قبول ورد یہ علم کثیر النفع ہے جو
کوئی علم حدیث مین گئے اوسکو اس علم سے غنا نہین ہو سکتی نخبہ حافظ ابن حجر وباعث حثیث ابن کثیر
وغیرہا اس فن کے رسائل جلائل ہین مطولات علاوہ اسکے ہین جیسے تدریب الراوی اور توضیح الافکار وغیرہا

علم اصول الدین

اسکو علم کلام بھی کہتے ہین اس علم سے اقتدار اثبات عقائد دینیہ پر بایراد حجج ودفع شبہات حاصل

ہوتا ہے موضوع اسکا نزدیک قدماء کے ذات وصفات الٰہی ہین فنون حکما مین جسطرح علم منطق
ہے اوسی طرح یہ علم اسلام مین حادث ہوا ہے دونون کا ایک حکم ہے اسمین یہ شرط ہے کہ عقیدہ
کو اوّل کتاب وسنت سے لین پہر براہین عقلیہ سے اوسکو ثابت کرین لیکن ائمہ اربعہ وسلف
امت نے اسپر انکار بلیغ کیا ہے مذہب معتزلہ طفیل مین اسی علم کے نکلا ہے حق یہ ہے کہ اعتقاد
عقائد کا واضح کتاب وظاہر سنت سے کفایت کرتا ہے سلف اسی طریقہ پر گذرے ہین خواہ وہ عقائد
مطابق شیوۂ اشعریہ کے ہون یا موافق ہنجار ماتریدیہ کے ہیہ رد مین اس علم کے رسالۂ عربی
قصد السبیل لکہا ہے کتب اس فن کی جیاب مین اسعد مین رسالہ فتح الباب وسائق العباد
مطبوع ہو چکا ہے اس علم کا نام فقہ اکبر و علم النظر والاستدلال بہی ہے اور علم التوحید والصفات
بہی اسکو کہتے ہین یہ علم عقائد اشرف علوم اسلام ہے اگر بنیادات اہل کلام سے آلودہ نہو رسالہ
انتقاد رجیح وقطف الثمر مین ہمنے عقائد سلف صالح کو یکجا جمع کیا ہے اور آخر رسالہ
احتواء مین ترجمہ اونکا اُردو مین بہی لکہا ہے کتب مطولہ کا اسجگہ ذکر کرنا ضرور نہین ہے ✦

علم اصول الفقہ

اس علم سے شناخت استنباط کرنے احکام شرعیہ فرعیہ کی ادلہ اجمالیہ یقینیہ سے حاصل ہوتی ہے
موضوع اس علم کا ادلہ شرعیہ کلیہ ہین اور مبادی اسکے ماخوذ ہین عربیت وتفسیر وحدیث سے اور
بعض کلام وعقل سے غرض اوس سے حاصل کرنا ملکہ استنباط احکام فرعیہ کا ادلہ اربعہ دینیہ سے
ہے فائدہ اسکا یہ ہے کہ احکام بوجہ صحت مستنبط ہون مذاہب اربعہ کے اصول مدون ہین لیکن
رطب ویابس سے خالی نہین اور خلط النقل مع العقل سے غیر محفوظ اسلیے صاحب کتاب ارشاد
الفحول نے اس علم کو منقح کیا اور ادلہ کتاب وسنت سے ملاکر جید کو زیف سے ممتاز کر دیا یہ کام
شوکانی رحمہ سے پہلے کسی نے اس امت مین نہین کیا ہے خلاصہ کتاب مذکور کا عربی مین لکہا ہے
جسکا نام حصول المامول ہے وہ خلاصہ بلدہ اسلامبول مین طبع ہو چکا ہے دارمدار فقہ

اسلئے کہ حکم شرع مین بنص فاعتبروا منه یا اولی الابصار داخل ہے یہی وجہ ہے کہ ابن
خلدون نے اس علم کو مستحدث لکہا ہے اور کہا ہے کہ سلف اس سے عافیت مین تھے +

علم اعجاز القرآن

یہ علم ایک شاخ ہے علم تفسیر کی ایک جماعت اہل علم نے اسمین تالیفات کیے ہین جیسے خطابی
رمانی رازی وغیرہم قرآن پاک کا اعجاز کچہ ایک سورت سے نہین ہے بلکہ اقصر آیت قرآن بھی
معجز ہے لفظاً ومعنیً بلکہ اگر بنظر انصاف سے دیکہا جائے تو ہر جملہ اس کتاب مقدس کا ایک اعجاز
مستقل ہے سارے جن وانس اوسکے معارضہ سے عاجز نکلے اور رسول کی حجت تمام بنی آدم
پر نزول سے اس کتاب کے تمام وختم ہوگئی اب جو کوئی منکر ہوسکتا ہے کلاً یا بعضاً وہ کافر ہے
اور جو کوئی تاول اوسکا ہے برخلاف طریقۂ سلف امت کے وہ مبتدع ہے بدتر فرقے اسلام کے
اسیلئے گمراہ تہیرے کہ اونہوں نے قرآن مین اپنی رای وعقل سے تاویل واحتمال وغلو کیا اتفاقاً
مراتب ماولین کا بحسب تفاوت قرب وبعد تاویل کے ہوتا ہے اور ضلالت ہر اول کی بمقدار اوسکے
خطا کے ہوتی ہے اسکی تفصیل ہمارے رسالہ کشف الغمہ سے معلوم ہوسکتی ہے یہ بحث اعجاز
کی کتب معانی وبیان مین آیا کرتی ہے پہر بعض آیات بنسبت بعض کے قوت وزیادت اعجاز
مین کم وبیش ہوتی ہین آیہ یا ارض ابلعی ماءک ویاسماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر
واستوت علی الجودی وقیل بعدا للقوم الظالمین مین بائیس وجوه بلاغت وبدیع واعجاز
کی ہین فسبحانه ما اعظم شانه +

علم اعراب القرآن

اسکو ایک شاخ علم تفسیر کی کہا ہے لیکن حقیقت مین یہ ایک فرع ہے علم نحو کی اس نوع کو ایک
جماعت اہل علم نے مفرد تالیف کیا ہے جیسے سمین وغیرہ تفسیر بحر مواج فارسی وحاشیہ سلیمان جمل وغیرہ

کتب اس فن کی جنمین تفصیل اس اجمال کی ابجد العلوم سے معلوم ہوسکتی ہے اوسمین ذکر مراتب
وصول عین علم مذکور کا بسط سے کیا گیا ہے ؛

علم آفات الجاه

وجہ محبت جاہ کی یہ ہے کہ روح انسانی ایک امر ربانی ہے عالم ملکوت سے عالم ملک مین آئی ہے
علم وقدرت وحریت کو بالطبع دوست رکھتی ہے علم کی وجہ سے عجائب مصنوعات الٰہی پر مسلط
ہوتی ہے اور قدرت کی وجہ سے لوگون کے اموال واعراض پر تسلط کرنا چاہتی ہے اور حریت
کی وجہ سے خواہان استغنا ہے سائر خلق سے سو یہ ایک توہم باطل ہے کیونکہ علم حقیقی اللہ کو ہے
بندہ کا علم اوسکے فیض سے ہے اسیطرح قدرت تامہ اللہ کو ہے بندہ فقط کاسب ہے کہ محل حریت
دار آخرت ہے نہ یہ دار غرور پس بنیاد حب جاہ کی جہالت پر ہوئی اسیلئے جو لوگ اہل معرفت ہین وہ اس
ورطہ مین نہین پڑتے اور اگر سارے لوگ روے زمین کے اسکی اطاعت بھی کرین تو بھی یہ ابھی
سوچ لیوے کہ پچاس یا ساٹھ برس کے باقی رہیگا تو مرد عاقل کو کب زیبا ہے کہ ایک لذت وہمیہ زائلہ اور
عیش فانی کے لئے اپنے دین کو ضائع کرے آفات جاہ کی بہت مین غزالی رح نے احیاء العلوم
مین اونکا بیان مبسوط کیا ہے ؛

علم آفات الدنیا

یہ دنیا عبارت ہے اون امور سے جو موت سے پہلے پیش آتی ہین جسطرح کہ آخرت عبارت ہے
اون امور سے جو بعد موت کے سامنا کرتی ہین دنیا تین قسم ہے ایک وہ جسکی لذت عاجلہ ہے
فقط جیسے معاصی ومباحات دوسری وہ جسکی لذت عاجلہ وآجلہ ہے جیسے علم وطاعات حق مین
اوس شخص کے جو انسے متلذذ ہوتا ہے تیسری وہ جو متوسط ہے درمیان ان دونون کے وہ عبارت
ہے اوس شئے سے جس سے استعانت امور آخرت پر لیجاتی ہے جیسے طعام ولباس جس سے کہ پیٹ

[illegible]

مرا صد ا رسہ کیسہ باز رسنی	گر بکشی قدیم است و ناحق منی

علم آفات اللسان

زبان کی ساری آفتین تکلم یعنی متن مین لوتینی دوبات بیچ کی اگر تو اوس سے خاموش رہے تو گنہگار ہوتا ہے تکبر
کی تعریف باطل مین اوس سے پرہیز کیونکہ اگر تو نے بعض ایسی حکایات ذکر کئے جنمین تو سچا ہے تو تو نے اپنی اوقات ضائع کی
مگر تم نے اونمین کچھ کم بیشی کی تو پہر تو گنہگار ٹہیرا اسلئے اوسی پر ہوا اشعر تو نے ایک دن ذکر کیا اگر تو روزہ دار ہے اگر وہ جسے
تو بیکار اپنا سہل اور اگر اوسکو کہا نہین تو یہ جہوٹ ہوا اور اگر کہا ہان تو ہم اٹہیں اوسکا کسل گیا اوسمین یاد فضل جو غزالی نے آفات
زبان کے بیس حصہ بتائے ہین اور احیاء العلوم مین اونکو لیکے ذکر کیا ہے جنے اجمالی ذکر ان آفت کا لسان العرفان مین کیا ہے

علم آفات المال

اسکے مضار قرآن و حدیث مین کثرت سے آئے ہین غزالی نے بہت کچہ بیان مین ان آفات کے
لکہا ہے مضار اسکے منافع سے زیادہ ہین کثرت مال کی آدمی کو طرف معاصی کے کہینچ لیجاتی ہے
شہوات مین پہانستی ہے پہر کبہی مال مباح وافی بمرادات دنیاویہ نہین ہوتا ہے اسلئے اول شبہات
مین پہر شہوات مین گرفتار ہوکر حرام مین جا گرتا ہے سب سے بڑی آفت جس سے بہت کم لوگ فلاح
ہوتے ہین اور ایک واو عضال خسران عظیم ہے وہ یہ ہے کہ مال اللہ کے ذکر سے غافل کردیتا ہے ٥

بادہ نوشیدن و ہشیار نشستن سہل است	گر بدولت رسی و مست نگردی مردی

محبت مال کے دو سبب ہوتے ہین ایک حب شہوات و طول امل دوسرے حب عین مال
سو پہلی بات کا علاج یہ ہے کہ قناعت و صبر و قصر امل اختیار کرے اپنی موت اور اقران کی موت کو
بہت یاد کیا کرے ٥

قناعت توانگر کند مرد را	٥	خبر کن حریص جہان گرد را
صبر ست علاج دل بیمار تو واقف	٥	افسوس کہ کم داری و بسیار ضرور است
لیکن طول امل در قصر سازی غرض من اشنو	٥	بنا آنقدر بگو یند یعنی مختصر باید
کار دنیا کسے تمام نکرد	٥	ہر چہ گیرید مختصر گیرید

بکہ بات کی بہی قسم کہانی ہے فرمایا دعمرؓ انہم لتی سکر تہم یعمہون اسفرایا وقلیا یارب

علم امارات النبوة

یعنی معلوم کرنا ارہاصات ومعجزات قولیہ وفعلیہ وامثال ذلک کا اور کیفیت اونکی دلالت کرنیکی ثبوت نبوت پر اور یہ کہ فرق درمیان اونکے اور جادو وشعبدہ کے کیا ہے اور تمییز صادق کا کاذب سے کس طرح سے ہوتا ہے منفعت اس علم کی اعظم منافع ہے اس علم میں مصنفات کثیرہ ہیں ولیکن کتاب اعلام النبوة ماوردی انفع کتب ہے اس باب میں یہ فقیہ شافعی تہی انکا نام ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب ہے انہون سنہ [illegible] میں انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی اوسکے سوا کتاب فارسی شواہد النبوة ملا جامی اور کلام مبین زبان اردو میں بہی مطبوع ومتداول ہے اور کتاب بیہقی دلائل النبوة میسر نہین آتی

علم الانساب

اسکو بہی علوم شرعیہ میں اسلئے گنا ہے کہ حدیث میں آیا ہے تعلموا انسابکم لتصلوا ارحامکم گویا اس علم کے سیکہنے پر رغبت دلائی ہے اس علم سے شناخت لوگون کے نسب کی اور اوسکے قواعد کلیہ وجزئیہ معلوم ہوتے ہین غرض اوس سے احتراز کرنا ہے خطاے نسب مین کسی شخص کے یہ علم عظیم النفع جلیل القدر ہے اللہ نے بہی اسکی طرف اشارہ کیا ہے وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا عرب کو ضبط نسب مین توجہ تمام تہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑے نسابہ تہے یہانتک کہ اہل اسلام کی کثرت ہوکئی انساب مختلط باعجام ہوگئے ضبط اونکا بالآباء متعذر ہوگیا ہر مجہول النسب طرف اپنے شہر یا پیشہ کے منسوب ہو پیر احق غلب ہذا النوع اس علم میں بہت کتب ہین ہشام کلبی جنکی وفات سنہ [illegible] مین ہوئی تہی اونہون نے پانچ کتابین لکہی ہین بہر بعض نے خاص انساب اشراف یعنی سادات کو ضبط کیا ہے اور کسینے انساب ملوک کو اور کسینے انساب شعرا کو

اور کسینے انساب قریش کو اور کسینے انساب محدثین کو بہت کچھ کلام اس علم پر رسالہ لقطۃ العجلان
مین کیا ہے +

علم الاوراد المشہورۃ والادعیۃ الماثورۃ

اسکا ذکر پہلے بلفظ علم الادعیۃ والاوراد گزر چکا ہے کتب متاخرہ مین کوئی کتاب اس فن کی
جامع تر نزل الابرار سے نہین ہے یہ کتاب اسلامبول مین طبع ہو چکی ہے اور ہند مین بھی جا بجا
پہنچ گئی وللہ الحمد جعلہ اللہ خالصا لوجہہ الکریم اور یون تو عموماً یہ علم کتب حدیث
مین مندرج ہے ایک فرع ہے علم سنت کی اور نہایت نافع ہے جو کوئی شخص وظائف ادعیہ ماثورہ
سے محروم ہے وہ ایک خیر کثیر سے حرمان نصیب ہے +

علم الآیات المتشابہات

جیسے ظاہر کرنا ایک قصہ کا سورتوں و فواصل مختلفہ مین کہ ایک جگہہ وہ حکایت مقدم آئی ہے اور
دوسری جگہہ موخر ہے یا ایک جگہہ زیادہ اور دوسری جگہہ کم ہے یا معرف یا منکر یا جمعاً وارد ہوئی
ہے ایک حرف سے یا دوسرے حرف سے یا مدغم یا منون الی غیر ذلک من اختلافات النظم
والسیاق والسباق یہ علم ایک شاخ ہے علم تفسیر کی سب سے پہلے اسمین سخاوی نے تالیف کی ہے
سخاوی تفاسیر متداولہ سے بھی کچھ نشان اس علم کا ملتا ہے +

علم الایجاز والاطناب

اسکو فرع علم تفسیر کہا ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ منجملہ مباحث علم بلاغت کے ہے کچھ حاجت اسکی
نہین ہے کہ اسکو نوع علم تفسیر ٹھیرائین اگرچہ سیوطی نے اتقان مین اسکو انواع علوم قرآن مین شمار
کیا ہے مگر کچھ ابتنی نہین +

حرف الباء الموحدۃ

علم الباطن

یہ علم عبارت ہے معرفت احوال قلب سے پھر تخلیہ اوسکا رذائل سے پھر تحلیہ اوسکا ساتھ فضائل
کے اسکو علم طریقت و حقیقت بھی کہتے ہین مشہور نام اسکا علم تصوف ہے یہ دعوی کہ درمیان
علم ظاہر و باطن کے تقابل ہے زعم باطل ہے بشہادت عموم و خصوص بلکہ جب انسان ایمان لاکر
پابند احکام اسلام کا ہوجاتا ہے اور طاعات پر قائم جائم اور ذنوب سے محترز رہتا ہے تو مرتبہ
احسان کو پہونچکر صاحب علم باطن ہوجاتا ہے یہ باطن ثمرہ ہے درستی ظاہر کا کوئی امر منافی
و منافی و مباین ظاہر شریعت حقہ کے نہین ہے اسی لئے جنید رح نے فرمایا ہے طریقتنا
ھذہ مشیدۃ بالکتاب والسنۃ*

علم بدائع القرآن

اسکو فرع علم تفسیر کہا ہے لکن خبیر مخفی ہے کہ یہ ایک شاخ ہے علم معانی و بیان کی بانی و متبوع
اسکا کلام قدیم مین بھی ہوا ہے اسکو بیان بلاغت قرآن مین دخل ہے اور یہ دلیل ہے اعجاز قرآن

حرف التاء الفوقانیۃ

علم التاریخ

اس علم سے شناخت وقت و روز و ماہ و سال حوادث و وقائع و آثار کی حاصل ہوتی ہے
تعلق اسکا کتابیہ دست دولت سے ہے بہت تعریف اسکی کتاب لقطۃ العجلان مین لکھی ہے غرض ہر

علم سے واقف ہوتا ہے احوال ماضیہ وحالات حال پر **فائدہ** اسکا عبرت ہے اور ان احوال سے
اور نصیحت پکڑنا اون معاملات سے اور حاصل ہونا ملکہ تجارب کا تقلبات ازمان وتغیرات حدثان
سے تاکہ خود ویسے کام نکرے جس سے کہ مضرت ونقصان ہو بلکہ امور نافع کو حاصل کرے یہ علم ایک
دوسری عمر ہے واسطے ناظرین کے علوم طبقات ووفیات کو اس علم کی فرع کیا ہے اس فن کے مولفات
ایک ہزار تین سو سے زیادہ ہیں ہماری غرض اس جگہ وہ کتب ہیں جو ائمہ حدیث وعلماء سنت نے
لکھی ہیں جیسے تاریخ ابن کثیر وتاریخ ابن اثیر وتاریخ بخاری وتاریخ ذہبی وتاریخ خطیب وتاریخ ابن
جوزی وامام یافعی وغیرہم اور کتب طبقات محدثین واولیاء دین وعلماء شرع میں انہیں بعض
کتب فارسی واردو بھی ہیں طلائع المقدور ومطالع الدہور باوجود اختصار کے جامع
جوامع تاریخ عالم ہے مطبع بھوپال میں طبع ہوچکی ہے اسی طرح حدیث الغاشیہ بھی اردو زبان
ہے پھر بعض تواریخ ایسی بھی ہیں جو پچاس مجلد میں ہیں علم حدیث میں وفیات رواۃ وطبقات
اہل علم سے بہت مدد ملتی ہے اسی علم تاریخ کی بدولت زمانہ خطیب بغدادی میں جعلی ہونا ایک
خط نبوی صلعم کا سامنے خلیفہ بغداد کے ثابت ہوگیا تھا وہ جعل یہود کا بابت عفو جزیہ کے جس میں [illegible]

علم تاریخ الخلفاء

یہ شاخ ہے علم تاریخ کی اسکو بعض علما نے جداگانہ تالیف کیا ہے کسی نے فقط تاریخ خلفاء اربعہ
لکھی ہے اور کسی نے ملوک بنی امیہ وعباسیہ کو بھی اوسمیں شامل کردیا ہے کتاب تاریخ الخلفاء
تصنیف سیوطی کلکتہ میں طبع ہوچکی ہے ❊

علم التاویل

علما کا اختلاف ہے کہ تفسیر وتاویل میں کیا فرق ہے ایک گروہ نے کہا دونوں ایک ہی چیز ہیں
دوسری قوم نے کہا نہیں بلکہ تفسیر عام تر ہے تاویل سے تفسیر کا استعمال اکثر الفاظ ومفردات

علم تشبیہ القرآن و استعاراتہ

یہ شعبہ فروع علم تفسیر کے ہے تشبیہ ایک اشرف نوع علم بلاغت ہے گویا یہ ایک فن ہے علم بیان کا کما لا یخفی

علم التصرف باسم الاعظم

اسکو ایک شاخ علم تفسیر کہا ہے اس علم کی طرف سوا انبیاء و اولیاء کے کسیکو کم وصول ہوا ہے اسی وجہ سے اسمین تصنیف بھی کم ہے کیونکہ اوسکے کشف کرنے مین آحاد مردم پر خوف فساد عالم و ارتفاع نظام بنی آدم کا ہے کتاب الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم یافعی نے لکھی ہے گرچہ اس سے سلف ساکت ہے ہمکو کچھ ضرورت اوسمین خوض کرنیکی نہین ہے ✦

علم التصوف

اس علم سے معرفت ترقی اہل کمال کی نوع انسان سے مدارج سعادت مین حاصل ہوتی ہے اور جو امور اونکے درجات مین بقدر طاقت بشریہ پیش آتے ہین اونکا حال معلوم ہوتا ہے بیان کرنا اون مقامات و درجات کا کما حقہ ممکن نہین ہے کیونکہ عبارات واسطے معانی کے وضع کیے گئے ہین سو جو کوئی الفاظ تک پہنچا وہ اہل لغت ہے رہے معانی سو اون تک وہی شخص پہنچتا ہے جو اپنی ذات سے غائب ہوجاتا ہے ؎

آمد خبرے ز آمد او — من بعد خبرے نماند مرا

پھر قوای بدن کا بیان کیا ذکر ہے ؎

ذرہ از جلوہ خورشید چہ اظہار کند — رفتم از خویش ندانم بچہ آئین آمد

ان معانی کے لئے وضع کرنا الفاظ کا کب ہوسکتا ہے چہ جائیکہ اسکے کہ الفاظ اونکو اپنی عبارت مین ادا کرسکین ؎

	اخرجتنی من وطنی وان بها اغیبتنی	٥	شرقت بی غربتی فاذا تغیبت بدا	

اسی طرح ادراک معقولات کا اوہام سے نہیں ہوتا ہے اور نہ موہومات کو خیالات سے اور نہ متخیلات
کا حواس سے اسی طرح جس چیز کی یہ شان ہے کہ عین الیقین سے معاینہ ہو وہ علم الیقین سے دریافت
نہیں ہو سکتی ہے اسی لئے جو شخص اوس مقام تک پہونچ گیا ہے اوس پر واجب ہے کہ وہ دل جلیان میں
کوشش کرتا رہے تو آپ اوسکا بیان سنو کیونکہ یہ طور وراء طور عقل ہے اسکو علم مکاشفہ کہتے
ہیں سوای اشارت کے عبارت اوسکا کشف نہیں کر سکتی ہے اس علم کے چار شعبے ہیں عبادات
عادات مہلکات منجیات کتاب احیاء العلوم ان سب انواع پر مشتمل ہے خلاصہ اوسکا کتاب
کیمیاء سعادت ہے فارسی میں جسکو خود غزالی رح نے لکھا ہے سلف امت یعنی صحابہ
تابعین وتبع تابعین طریقہ حق وہدایت پر تھے اصل کام اونکا یہی عکوف تھا عبادت وانقطاع
عن الدنیا پر اسکی حرص میں رکھتے تھے زخارف وزینت میں اس دار فانی کے زاہد تھے اونکو کچھ
لذت مال وجاہ کی نہ تھی خلق سے الگ ہوکر خلوت میں عبادت کرتے تھے دوسرے قرن میں جب
لوگ ہر طرف مخالطت خلق کے ہو گئے تو جو لوگ مقبل علی العبادۃ تھے اونکا نام صوفیہ مشہور ہوا
علم شریعت میں عبادت ہوا اوسکے ضوابط وطرق وآداب نے تدوین پائی ایک بڑا طول وعرض یہانتک
پہونچا یہ لوگ خلاصہ ملت معقول امت تھے پھر جسطرح اہل علم ظاہر میں آمیزش بدع کی ہوئی اور فساد
عقیدہ وراہ کی مجبوری سے خرابی پڑ گئی اسی طرح اس علم باطن میں بھی اہل باطل گھس پڑے اور ایسے عقاید مروج
ہونے لگے جنکا کہیں پتہ دین واسلام میں نہ تھا مگر ایک جماعت جامع بین العلم والولایۃ نے تمیز حق کی
باطل سے اور جید کھوٹے سے بخوبی کر دیا اور تصوف سنی کو تصوف بدعی سے امتیاز تام بخشا سب سے
زمانہ آخر میں شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ہمارے اس دیار میں ہوئے یا اوسکے پہلے شیخ الاسلام
ابن تیمیہ وابن القیم واشباہہما نے جیسے کتاب الفرقان بین اولیاء الرحمن واولیاء الشیطان
باوجود وجازت حجم کے اس باب میں بے مثل ومثال ہے اور ہماری کتاب ریاض المرتاض

جامع مسائل سلوک طریقۂ سنت پر واقع ہے اور یہ دونون کتابین مطبوع ہوکر شائع ہو چکی
ہین والحمد للہ کتب متداولہ مین کوئی کتاب اس فن کی بہتر احیاء العلوم و عوارف المعارف
سے نہین ہے اگرچہ صدہا بلکہ ہزارہا مصنفات موجود ہین اتنی بات ضرور ہے کہ بعض احادیث اور
بعض تقریرات انکی بپایۂ صحت و قوت سے نازل ہین سب سے پہلے رسالۂ قشیری کی تالیف
ہوا اور انہین اقدم و افضل کتب ہے اور مولفات متاخرین مین کتاب منازل السائرین اور
اوسکی شرح مدارج السالکین بے مثل و مثال ہے اور رسائل متاخرہ مختصرہ مین رسالۂ قاضی
محمد بن علی شوکانی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ قطر الولی فی شرح حدیث الولی نام اس فن کل
باب ہے ہمنے ترجمہ مہلکات احیاء العلوم کا بطور اختصار لسان العرفان نام لکھا ہے والد مستطاب
ابجد العلوم مین ہمنے حال اس علم کا پانچ ورق تک لکھا ہے ایک کتاب اس فن کی فتوحات مکیہ
ہے اوسپر جو اعتراضات فقہاء نے کئے ہین اونکا جواب شعرانی رح نے کتاب یواقیت و الجواہر
مین دیا ہے بہرحال کسی مسلمان کو انکار اصل علم تصوف سے کرنا نچاہیے کیونکہ یہ علم نتیجۂ اسلام
ثمرۂ ایمان جان احسان ہے سنت صحیحہ مین اسکو بلفظ احسان تعبیر کیا ہے اصطلاح متاخرین مین
اسکا نام تصوف و سلوک و باطن و مکاشفہ ہے ولا مشاحۃ فی الاصطلاح ٭

عبارا تنا شتی و حسنک واحد	و کل الی ذاک الجمال یشیر

مراد ان سب الفاظ سے تحصیل مرتبۂ احسان ہے اور اللہ حسین کا دوستدار ہے یہان کثرت مبانی پر
نگاہ کرنا نچاہیے وحدت معانی پر نظر ڈالنا چاہیے ٭

این جا فیض سرخان بزم وحدت است	در پردہ دار دیدۂ کثرت نمائی را

علم تعبیر الرؤیا

اس علم کا ثبوت کتاب و سنت دونون سے ہے قرآن مین اسکو بلفظ تاویل الحدیث تعبیر کیا ہے اس
علم سے شناخت مناسبت کی درمیان تخیلات نفسانیہ و امور غیبیہ کی حاصل ہوتی ہے تاکہ اول

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مبادی بعض امور مدنظر ہین اور بعض خطابیات اور بعض عامیہ استمداد اسکے آداب بحث مناظرہ سے
ہے موضوع اسکا وہی طرق ہین اور غرض اس سے تحصیل ملکہ نقض وابرام وہدم واحکام ہے فائدہ
اسکا احکام علمیہ وعملیہ مین الزام مبطلین مخالفین کی دفع شکوک ہے اور اگر یون کہین کہ یہ علم مثل
علم مناظرہ ہے تو بھی کچھ دور نہین اسلئے کہ انہی امور دونون کا ایک ٹھیرتا ہے اتنی بات ہے کہ جدل
اخص ہے مناظرہ سے قال تعالی وجادلهم بالتی هی احسن مراد اس مجادلہ سے مناظرہ
ہے نہ یہ جدل مصطلح سو جدل جب واسطے اظہار صواب کے ہو یا واسطے الزام خصم کے تو وقت
مکروہ و مذموم ہوتے ہے سب سے پہلے اسمین قفال نے تصنیف کی بعض علما نے کہا ہے تو اس
جدل مین جو بعد انقراض علماء اکابر کے ظاہر ہوئی ہے ہرگز مشغول ہو کہ یہ فقہ سے دور ہے عمر
ضائع ہوتی ہے اور وحشت وعداوت پیدا کرتی ہے یہ فن اشراط ساعت مین سے ہے اس سے رفع
علم ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے گمراہ ہوئی کوئی قوم بعد ہدایت پانیکے لیکن اوسکو جدل دیگیا فالممنوع
هو الجدل الذی یضیع الاوقات ولا یحصل منه طائل وکثیرا ما لا یخلو عن التحاسد
والتباغض المذمومین فی الشرع فعلیک بالاحتیاط لئلا تقع فی المهالک من حیث لا
تشعر انتهی +

علم الجرح والتعدیل

اس علم مین بحث جرح وتعدیل رواۃ سے بالفاظ مخصوصہ کیجاتی ہے اور ان الفاظ کے مراتب
پر نظر ہوتی ہے یہ علم فروع علم رجال احادیث سے ہے اور کلام رجال مین جرحاً وتعدیلاً رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے پھر بہت سے صحابہ وتابعین وتبع تابعین سے یہ کام اسلئے جائز
نہ کہا گیا کہ اسمین تورع وصون شریعت ہے کچھ لوگون مین طعن کرنیکے لئے مباح نہین ہوا جرح
جس طرح کہ جرح شہود مین جائز ہے اسی طرح رواۃ مین بھی جائز ہے تثبت امور دین مین
اولی تر ہے تثبت سے حقوق واموال مین اسی وجہ سے اس کلام کو اپنی جان پر فرض کیا ہے

اس علم مین کتب کثیرہ ائمۂ حدیث نے لکھی ہین اسکی بحث اصول حدیث مین بھی آتی ہے +

علم الجہاد

اس علم سے شناخت احوال حروب وکیفیت ترتیب عساکر وطریق استعمال سلاح ونحو ذلک کا معلوم ہوتا ہے یہ ایک باب ہے ابواب فقہ سے اسمین ذکر احکام شرعیہ کا ہوتا ہے اس فن کے احوال عادیہ وقواعد حکمیہ کو کتب مستقلہ مین ذکر کیا ہے +

حرف الحاء المہملة

علم الحدیث

اسکو علم الروایة والاخبار بھی کہتے ہین اور علم الآثار بھی بولتے ہین لکن خبر واثر مین یہ فرق ہے کہ اطلاق خبر کا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوتا ہے اور اثر کا قول صحابہ وسلف پر وہو الحق سو خبر حجت ہوتی ہے نہ اثر اس علم سے معرفت اقوال وافعال واحوال حضرت کی حاصل ہوتی ہے موضوع اسکا ظاہر ہے یہی غایت سو وہ فوز بسعادت دارین ہے پھر یہ علم دو طرح ہے ایک علم بروایت حدیث اسمین بحث کیفیت اتصال احادیث کی ساتھ حضرت کے بحیثیت احوال رواة ضبطاً وعدالةً وبحیثیت کیفیت سند اتصالاً وانقطاعاً کیجاتی ہے اسکا نام اصول الحدیث ہے اس فن مین رسالہ منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول بعبارت فارسی بنہایت جامع ہے دوسرے علم بدرایة الحدیث اس علم مین بحث معنی مفہوم الفاظ حدیث سے ہوتی ہے کہ مراد ان الفاظ سے قواعد عربیت وضوابط شریعت پر کیا چیز ہے اور وہ مراد مطابق احوال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے یا نہین موضوع اسکا احادیث رسول ہین بحیثیت دلالت علی المعنی خواہ وہ معنی مفہوم ہون یا مراد اور غایت اوسکی تحلی بآداب نبویہ وتخلی مکروہات ومنہیات شرعیہ سے ہے منفعت

اسکی اعظم منافع ہے مبادی اسکے سارے علوم عربیہ و معرفت قصص و اخبار متعلق بہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و معرفت اصلین و فقہ وغیر ذلک ہیں ہے ابجد العلوم ہیں تفصیل اس
اجمال کی کئی ورق تک لکھی ہے اور ذکر کیا ہے کہ علوم حدیث بہت کثیر الانواع ہیں اور ہر نوع
ہیں تالیف جداگانہ عمل میں آئی ہے یہ علم مثل علم تفسیر کے دامن دراز رکھتا ہے اور فضل و شرف
ہیں ہم پہلوی علم کتاب اللہ ہے قرآن و حدیث ہیں غور کرو تو فقط اتنا ہی فرق ہے کہ قرآن بواسطہ
فرشتہ کے اترا ہے اور حدیث بواسطہ قلب کے آئی ہے وحی ہونے ہیں دونوں ہمسر قرآن برابر ہیں
ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اصول دین اسلام یہی دو علم ہیں پس اجماع
و قیاس اسکی فرع ہیں فقہ اسکا ثمرہ ہے جس عالم کو علم کتاب و سنت بخوبی حاصل نہیں ہے اسکا
علم و فتوی علم دین ہیں لائق اعتماد نہیں ہے جو حکم فقہ عربی خلاف اوس کتاب و سنت یا بلا دلیل قرآن
و حدیث کے ہوا ہے وہ رای مجرد ہے سو رای مجرد نہ لائق تدوین ہوتی ہے اور نہ لائق اخذ و تمکین
کتب علم حدیث کی بہت ہیں او نہیں رطب و یابس سب کچھ ہے گنتی اون کتابوں کی کتاب
اتحاف النبلاء ہیں حروف تہجی پر لکھی گئی ہے عمدہ کتب اس فن کے جو مشہور و مقبول و متداول
ہیں یہہ کتابیں صحاح و سنن کی ہیں اگرچہ انکے سوا اور بھی بہت کتب معتمدہ ہیں اور ائمہ حدیث
نے اونکی تنقید بھی کی ہے جیسے مستدرک وغیرہ ف شاہ عبد العزیز دہلوی نے عجالہ نافعہ
ہیں طبقات کتب حدیث کے لکھے ہیں اور شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ ہیں ذکر کیا اون طبقات
کا بہت اتقان کے ساتھہ کیا ہے اونکی طرف مراجعت کرنیسے حال انواع کتب حدیث و قوت
و ضعف کتب مذکورہ کا معلوم ہو سکتا ہے اور یہ بات دریافت ہیں آسکتی ہے کہ کون کتاب حدیث
لائق قبول و احتجاج کے ہے اور کون نہیں ہے اور جو کتب صحاح ستہ اعلی مرتبہ علم حدیث ہیں
واقع ہیں اسلئے جب سے یہ کتب متداول و متلقی بالقبول شہیری ہیں تب سے رواج اور کتب
حدیث کا کم بلکہ گم ہوگیا ہے اور حق بھی یہی ہے کہ یہ ہر شش کتاب واسطے علم و عمل کے کافی
وافی شافی صافی ہیں اگر کوئی اونکو کمال اتقان و تمام اذعان سے روایۃ و درایۃ حاصل کر لے

اور شروح وغریب اللغات پر ناظر وعابر ہو تو یہ کتب اوسکو بس کرتی ہین البتہ اگر مادیث کتب
دیگر کے اصول احکام وفروع مسائل ادنی توجہ وعنایت سے طرف ان کتابون کے برآمد
ہو سکتی ہین پہر اہل علم نے مراتب امہات ستہ بہی لکہے ہین صحیحین کو ساری کتب روی زمین پر
باتفاق مسلمین کے ترجیح وفوقیت دی ہے خصوصاً صحیح بخاری کو یہ کتاب دنیا مین اللہ کی ایک
حجت بالغہ علی العباد ہے بعد قرآن کریم کے اور قبول وشہرت مین عالی ستال ہے بہ نسبت
دیگر کتب کے پہر بعد اسکے صحیح مسلم ہے وہ تہذیب وترتیب وجمع طرق وسیاق متون مین
کسی قدر اس سے بہتر ہے پہر بعد اسکے ہر چہار کتب سنن ہین ہر ایک اپنے فن ونفع خاص
مین دوسرے سے ممتاز ہے ہمنے بیان مین صحاح ستہ کے رسالہ حطہ لکہا ہے اوس سے
حقائق حالات امہات ستہ کے مع تراجم مولفین بخوبی معلوم ہو سکتے ہین کتب مذاہب اربعہ اہل سنت
کا ماخذ یہی کتب ہین مع دیگر معاجم ومسانید وسنن وغیرہا کے اسلیئے فقہاء اربعہ مین جس کسی
کا کوئی قول یا فتوی یا اجتہاد ایسا ہے جسکی سند کوئی حدیث صحیح یا حسن نہین ہے وہ ضعیف
ہوتا ہے اور جب مقلدین اوسکے خلاف نہین کرتے نہ اعتقاداً نہ عملاً تو یہی وجہ اختلاف باہمی
کے درمیان فقہاء ومحدثین کے ہوتی ہے ائمہ اربعہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین کا تفاوت
مراتب علم حدیث مین بہی اسی جگہ سے ظاہر ہوتا ہے امام مالک صاحب موطا محدث زمان
قدیم ہین اونکی ساری کتاب بخاری وغیرہ مین آگئی ہے موطا مین تین سو حدیثین ہین علاوہ
بلاغیات کے امام احمد صاحب مسند ہین انکا مسند اصل مستند جملہ کتب حدیث ہے سلسلہ تلمذ
اصحاب صحاح ستہ وغیرہم کا انہین تک پہنچتا ہے انکا مسند مع زوائد پچاس ہزار حدیث پر مشتمل
ہے امام شافعی بہی عالم بالحدیث تہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت بحسب تصریح
ابن خلدون سترہ ۱۷ اٹہارہ حدیثین ہین اہل حجاز روایت حدیث مین ہمیشہ بہ نسبت اہل عراق
کے زیادہ تہی بہر حال چارون امام اہل سنت اور چہیون امام حدیث کے منجملہ اہل قرون
مشہود لہا بالخیر کے ہین یہ بات سوانح وسنوات ووفات ائمہ مذکورین سے بخوبی ثابت ہوتی ہے

تفاوت فقہائے کا فقہ حدیث سے اس وجہ ہوا کہ انکے وقت مین تدوین علم حدیث کی جیسے
کرنا چاہئے تھی ویسی نہین ہوئی تھی وہ ترک عمل بعض الاحادیث مین معذور تھے یہ عذرات انکے
قریب اکیس عذر کے ہین لکن بعد تدوین کے پھر کوئی محل عذر کا بوجہ اتمام حجت الہی واسطے متاخرین
متعصبین فی المذاہب کے باقی نہین رہا اب خلاف حدیث صحیح مرفوع غیر منسوخ کے کسی عمل
و قول و حال و فعل مین ہونا موجب شقاق و مصادمت بالرسول ہے خصوصاً اس صورت
مین کہ فقہ سنت بھی مدون ہو چکی ہے اور اقویا و مسائل ضعفا فروع سے الگ کر دیے گئے
ہین ائمۂ اربعہ سے اقوال انکے بابت انکار و نہی عن التقلید خود کتب فروع مقلدہ مین مروی
و نقل و منقول و ماثور ہین اور جو ائمہ نے ساری امت کو تحریص و تحضیض کی ہے عمل بالسنۃ
پر اور اس رسالت کو بڑے مدت سے ادا کرکے اپنا ذمہ پاک کر لیا ہے بنا بر علی ہذا مقام مطابق القول
انکے بھی عاملین بالحدیث ہین نہ زمرۂ مقلدین اللہم اہدنا بہدیہم وارزقنا اقتداء بہم
فی الظاہر والباطن ولا تجعل فی قلوبنا غلا لاحد منہم ربنا انک انت الرؤف
الرحیم [illegible]

سرور خاطر احباب نتائج انداز است		سن و تفریح باغ محمد شان تنہا

علم الحضری والسفری من الآیات

یہ ایک فرع ہے علم تفسیر کی اسکو علم مستقل گرداننے ضرورت ہے آیات حضری کثرت سے ہین
آیات سفری کمتر ہین قریب چالیس یا زیادہ کے ہیں اسی لئے انکو اتقان وغیرہ مین منضبط کیا ہے

علم حکایات الصالحین

یہ ایک شاخ ہے علم تاریخ کی ایک جماعت علما نے اسکو الگ تالیف کیا ہے جیسے صفوۃ الصفوۃ
ابن جوزی و روض الریاحین یافعی اسمین پانسو حکایات ہین اسکا ترجمہ اردو محاسن الحسنین طبع ہو چکا ہے

ن رکھتا ہے لکن قولاً یا فعلاً مستخف ہے کوئی صراحۃً واسطے جلالت محدثین و عاملین بالحدیث
ان درازی کرتا ہے یہ دونون فریق خدا سے ڈرکر ایسے تبریان وطعنیان سے باز رہین ورنہ کل
ولعنۃ تو ونیخ ہو جائینگے اسی طرح جو کوئی حق مین ائمہ اربعہ مجتہدین و تمام علماء اتقیاء و اولیاء
باصفا کی بے ادبی کرتا ہے یا طاعن لاعن ہے وہ درحقیقت سنی نہیں ہے رافضی شیعی خارجی
ناصبی ہے گو اپنے منہ سے اپکو مسلمان سنی کہے اور نماز روزہ بجالاوے اسی طرح طاعن فی الاعلام
کافر ہو جاتا ہے یہی حکم اوس مسلمان کا ہے جو دوسرے مسلمان پر لعنت کرتا ہے یا اوسکو کافر
کہتا ہے کیونکہ لعنت و تکفیر اسی قائل پر واپس آتی ہے اسلئے کہ جسطرح فسق سے کوئی مومن
مستحق لعن کا نہیں ہوتا ہے اور نہ کسی کبیرہ کے مرتکب ہو جانیسے مخلد فی النار ٹھیرتا ہے اسلئے
جو صاحب مذہب کسی مسئلہ مین بوجہ تاویل و توجیہ نص و دلیل برخلاف مذہب دیگر خیال اپنے
صدق فہم و اخلاص عمل سے کوئی خلاف فتوی یا حکم مین کرتا ہے تو وہ گو بقدر اپنے انحراف
کے ضال یا معتمد و بدعتی ہو جاتا ہے مگر لائق تکفیر و اخراج اسکے دائرہ ایمان سے نہیں ہوتا یہ کیسی
بڑی خوفناک چیز اور دہشت خیز شئے ہے جو اس زمانہ مین نہایت ارزان ہو گئی ہے اور
کہیل تماشا ٹھیر گئی ہے ✣

علم دفع مطاعن القرآن

اس علم مین دفع شبہات ارباب ضلال سے جو اونہون نے قرآن کریم پر وارد کئے ہین بحسب
لفظ یا معنی بحث کیجاتی ہے مبادی اسکے علوم عربیہ ہین اور علم اصلین یہ شبہات کبھی طرف سے
اہل کتاب کے ظاہر ہوتے ہین اور کبھی طرف سے ملاحدہ مسلمین کے اور کبھی طرف سے متفلسفین
اسلام کے جو گرویدہ سفرۂ حکماء یونانیین مین اور کاسہ لیس دستر خوان ابن سینا و نصیر شرک وغیرہم
ولکن اللہ کی کتاب ہر آفت و بلا سے ہر زمانہ مین محفوظ ہے اور ایک اوسکی حجت بالغہ ہے تمام بنی آدم
پر تا یوم القیام لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ومن خلفہ تنزیل من حکیم حمید ✣

حرف الراء المهملة

علم رجال الاحادیث

یہ ایک شعبہ ہے علم تاریخ کا اسمین وفیات و احوال و صفات راویان اخبار سے بحث کیجاتی ہے یہ ایک عمدہ فرع ہے علم حدیث کی اس علم مین ایک جماعت کثیر ائمہ حدیث نے مولفات منجملہ و عدیدہ تصنیف کئے ہین حاکم و سمعانی و ابن الجوزی و ذہبی وغیرہم ائمہ اس شان کے ہین ٭

علم رسم کتابة القرآن فی المصاحف

یہ علم اگرچہ اصل مین فرع علم خط ہے لیکن بوجہ اختصاص بخط مصحف اسکو علما نے علیحدہ ذکر کیا ہے موضوع اسکا رسم خط ہے جیسے حذف و زیادت و بدل و فصل و وصل یا جس لفظ مین دو قراءتین ہون اونکو کیونکر لکہے غایت اسکی حفظ مصحف امام ہے تاکہ اوسمین کسیطرح کا تغیر و تبدل آنے نپاوے جس طرح پر اب لوگ قرآن کو لکہتے ہین امام مالک اوس طرح کی کتابت کو روا رکہتے تہے اور اتباع مصحف امام کو واجب کہتے تہے امام احمد سے بہی منقول ہے کہ مخالفت مصحف امام کی حرام ہے اس بارہ مین تالیفات مفردہ جدی ہین ٭

علم الرقی

اسمین بحث مباشرت افعال مخصوصہ سے ہوتی ہے جیسے گنڈا بنانا بال باندہنا یا کلمات مخصوصہ سے جنمین کوئی سریانی کوئی قبطی کوئی ہندی لفظ ہوتا ہے یہ اعمال واسطے ابراء مرض و دفع اثر نظر و حل عقود وغیرہ کے کئے جاتے ہین یہ افعال غالباً وضع شرع شریف سے دور اور خلاف سنت و محتمل بدعت یا شرک ہین شرع شریف نے اذن رقیہ کا دیا ہے لیکن جبکہ اوسکے کلمات معلوم ہون جیسے

اسمار الہی یا آیات تنزیلیہ یا دعوات ماثورہ اس باب مین ایک فصل کتاب قول جمیل کے بہی منعقد
ہے۔ هنذا ترک کرنا رقیہ و استرقا کا افضل ہے ایسا شخص متوکل لائق اسکے ہوتا ہے کہ بےحساب جنت مین جائے

علم رموز الحدیث

یہ علم ہے ساتھ اقوال و اشارات رسول صلعم کے مدینۃ العلوم مین کہا ہے کہ هذا علم ظاہر الموضوع
ام النفع لا یخفی غایتہ و غرضہ ولا رأیت فی هذا الفن تصنیفا لطیفا انتہی +

علم الرمی

جیسے کمان لگانا بندوق چلانا توپ چھوڑنا اسکی مزاولت سے عمل بر وجہ اصابت واقع ہوتا ہے
اسکی منفعت جملہ امور مین بہت بڑی ہے و یدل لہ قولہ تعالی واعدوا لهم ما استطعتم
من قوۃ اکثر تفسیر لفظ قوت کی اس آیت مین تیراندازی آئی ہے لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا

علم رواۃ الحدیث

یہ وہی علم اسماء الرجال ہے یہ ایک فرع ہے علم تاریخ کی اسمین بحث اونکے قبائل و اوطان و وفیات
و جرح و تعدیل وغیرہا سے ہوتی ہے مصنفات اس علم کے بہت ہین +

علم روایۃ الحدیث

اسمین بحث کیفیت اتصال احادیث سے ساتھ حضرت کے بحیثیت احوال رواۃ و ضبط و
عدالت و کیفیت سند سے اتصالاً و انقطاعاً کیجاتی ہے موضوع اسکا الفاظ رسول ہین صحۃً و
نفعاً منفعت اس فن کی عظیم ہے بلکہ یہ ایک رکن ہے ارکان دین سے ابن الصلاح و ابن حجر عسقلانی
رحمہما اللہ کے مؤلفات اسمین موجود و متداول ہین +

علم ریاضۃ النفس و تہذیب الاخلاق

خلق ایک ہیئت راسخہ ہوتا ہے نفس مین جسکے سبب سے افعال محمودہ بسہولت بغیر حاجت فکر و رویت کے صادر ہوتے ہین سو اگر وہ افعال محمودہ ہین عقلاً و شرعاً تو اوسکو خلق حسن کہتے ہین اور اگر افعال ذمیمہ ہین شرعاً و عقلاً تو اوسکو خلق سیئے بولتے ہین طریقہ ریاضت نفس کے واسطے تحصیل اخلاق حسنہ و ازالۂ عادات ذمیمہ کی کتاب احیاء العلوم مین مذکور ہے اس سلوک مین اتباع کتاب و سنت واسطے صحت مجاہدات و ریاضات کے شرط ہے جو اخلاق حکما نے ذکر کیے ہین اہل اسلام اوسکے محتاج نہین ہین کیونکہ خود با قرار ان فلاسفۂ اسلام کے یہ بات مشہور ہے کہ شریعت محمدیہ نے جیسا تقدار طرز اس فن سے کیا کسی دوسرے ملت مین نہوا ○

ابواب مراعیہ حاجت شرح منو پرست		شستا رفانہ پر در ماز کہ کم ترست

حرف الزای المعجمۃ

علم الزہد و الورع

زہد یہ ہے کہ دنیا سے منہ پھیرے ورع یہ ہے کہ حلال کو خوف وقوع فی الشبہات سے ترک کرے سیاز برتر کرنا شبہات کا ہے خوف سے حرام کے غزالی نے احیاء العلوم مین کتاب الزہد مستقل علیحدہ لکھی ہے اور یون تو بیان زہد کا رسالہ قشیری و غیرہ کتب تصوف مین بہی موجود ہے یہ فن بجملہ منجیات کے ہے ○

حرف السین المہملہ

علم السلوک

یہ معرفت ہے نفع و نقصان نفس کے بطور وجدان اسکو علم اخلاق بہی کہتے ہین اور علم التصوف

مین شیء ہی استمداد کتب حدیث سے لیجاتی ہے پہر فن تاریخ سے کتاب الخمیس مصر مین طبع ہوگئی
ہے حضرت وائل قرون مشہود لہا بالخیر کی سیر کو ایک جماعت ائمہ حدیث نے لکھا ہے اور اقوال
قوی وضعیف مین تفرقہ بہی کیا ہے +

حرف الشين المعجمة

علم شرح الحدیث

یہ فرع ہے علم حدیث کی اربعین احادیث سے لیکر ساری کتب متون حدیث تک علماء اسلام
نے وقتاً فوقتاً شرح لکہی ہے یہانتک کہ کتب صحاح ستہ پر شروح متعددہ ازمنہ مختلفہ مین
لکہی گئی ہین ذکر اون شروح کا بسبب خطر واعاقت مین نام بنام مع نام مؤلفین اعلام کیا ہے
شروح بخاری مین سب سے بہتر فتح الباری لحافظ ابن حجر العسقلانی ہے جو مصر قاہرہ مین بمطبع
بولاق بہمت نواب شاہجہان بیگم رئیسہ بہوپال بصرف پنجاہ ہزار روپیہ طبع ہوکر متداول وشائع
ہوچکی ہے اسی طرح نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار بصرف ثابت ہزار روپیہ یہ شرح ہے
احادیث احکام کی اسیطرح مسک الختام شرح بلوغ المرام فارسی اور فتح العلام شرح عربی
بلوغ المرام بہی متداول وشائع ہین شرح لغت حدیث مین کتاب مجمع البحار گویا شرح صحاح
ہے یہ علم شرح حدیث کا ایک علم بسیط ہے دستگاہ کامل علم حدیث مین اوسی شخص کو حاصل ہوتی
ہے جسکو شروح کتب حدیث پر اطلاع حاصل ہے +

علم الشرع

یہ وہ علم ہے جو شارع سے صادر ہوتا ہے علوم آلیہ مثل نحو وصرف ولغت ومعانی وبیان اسکے
آلات ہین اور علم شرعی عبارت ہے تفسیر وحدیث وفقہ سنت وفرائض سے رہی فقہ مصطلح

مین مع شانی ہو دوسرا آو ضاروحیفی ہے اور اول مائدہ جو حجۃ الوداع مین اوتری الیوم اکملت لکم دینکم الخ
اور آیہ واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ہو آیت دین وسورۂ نصر و خیر و آیات تحریم غزوۂ خندق مین نازل ہوئی

حرف الضاد المعجمة

علم الضعفاء والمتروکین فی رواۃ الحدیث

اس فن مین امام بخاری وغیرہ علماء حدیث کی تالیفات ہین علم حدیث مین اسکے دریافت کی نہایت حاجت
ہے جو لوگ اس علم کو نہین جانتے وہ ہر حدیث کو حجت ٹھیرا لیتے ہین اسی قسم کے احتجاجات و استدلا
سے بہتر فرقے اسلام مین ہو گئے اور اہل بدع نے اہل سنت پر اونکے حوالے سے طعنے بے وجہ
ستہ و توبیخ کرنا شروع کیا خصوصاً شیعہ سے بڑی غفلت اس باب مین دو گروہ سے ہوئی ہے
ایک فقہاء مذاہب سے دوسری طائفۂ صوفیہ سے ان لوگون کو علم حدیث غالباً نہ تھا اور اگر بعض
کو تھا تو وہ منقح نہ تھے بلکہ عامۂ مفسرین بھی اس بلا مین پھنس گئے جیسے ثعلبی زمخشری بیضاوی
بیانک کہ اخبار موضوعہ سے کام لیا اور کچھ تکلم اونپر نکیا اب جو شیعہ وغیرہ اہل بدع اون اخبار کو
کتب اہل سنت مین دیکھتے ہین تو الزام لگانے کو محققین اہل سنت پر مستعد ہو جاتے ہین حالانکہ
دامن اونکا اس غبار و عار سے بالکل پاک صاف ہے وہ کون مذہب ہے جسمین محقق و متکلم نہین ہین
اور کم علم اور کثیر العلم نہین گزرے ہین اعتبار اونکے کلام کا ہوتا ہے جنکی امامت و فضیلت و تحقیق
و تدقیق مسلم الثبوت ہوتی ہے نہ عوام حرف شناس و جامعین رطب و یابس کے کلام کا گوارا نکیے
اقران یاد و نکی اشتغال خبر کے دفتر سیاہ کر ڈالے ہین یا ایسی کتابون مین اونکے مدائح نفس و قسم لکھین سے

مردم اندر حسرت فہم درست		ایسکہ میگویم بقدر فہم تست

حرف الطاء المهملة

علم الطب الشرعی

تکملہ کے مصادر کتابین اس فن کی بہت ہین اور مصر مین طبع ہو چکی ہین ایک کیمیائی کتاب بدیع
تالیف ہمارے مرشد والد کی نہایت خوب ہے اوسمین تخمیناً اسی ہزار علما کا ذکر کیا ہے جو ان دلیل کے تابع
دست تھی اور مقلد نہ تھی ایک عموم اجتہاد مین اور امام وقت تھی اوسی کا مذہب صحیح و اسناد کتاب
تاج مکلل ہے ایک عالم صوفیا اسی قسم کے علما کا اوسمین ذکر ہے اور جیون تو سارے مذہبین جنکی
تمدن کون ہے روایت متبع دلیل شجاعت و تقویہ مذہب خاص کرتے ہین داخل تقلید
یتیمۃ من یشاء +

	حرف الظاء المعجمة	
	علم الظاهر والباطن	

ظاہر سے مراد شرع ہے باطن سے مراد علم طریقت ہے ذکر اونکا پہلے ہو چکا ہے شوکانی نے سرح صدر
فتح ربانی مین فرمایا ہے معنی تصوف محمود لیسے علم باطن کے نہ ہونا ہے دنیا مین یہانتک کہ
نزدیک صاحب باطن کے خاک اور سونا برابر ہو جو چیز زیدہ کرتا ہے مدح و ذم مین یہانتک کہ یہ بھی
نزدیک اوسکے یکسان ہو پھر مشغول ہونا ہے ساتھہ ذکر خدا اور عبادات کے جو اوسکو اللہ سے
نزدیک کردے پس جو شخص کہ ایسا ہوگا وہی سچا صوفی ہے وہ طبیب دل سمجھا جائیگا دلون کے مرض
طاغیت باطنہ سے کریگا جیسے کبر و حسد و عجب و ریا وغیرہ امثال غرائز شیطانیہ کیونکہ یا خطر
معاصی و اقبح ذنوب ہین پہلے اللہ اوسپر اپنے ابواب مفتوح کر دیتا ہے جس سے مثل غیر کے محجوب
تہا جب اوسنے اپنے ظاہر و باطن سے اون گناہون کو دور کیا جنسے دل اندھا ہوگیا تہا تو پہر
وہ شوب کدر سے صافی اور دنس ذنوب سے مطہر ہو کر اون حواس سے دیکھتا سنتا سمجھتا ہے جو اوسکو
کوئی چیز حقائق حق سے حاجب نہین ہوتی اور درمیان اوسکے اور درک صواب کے کوئی
حائل نہین ہوتا انتہی +

حرف العین المهملة

علم عجائب القلب

مراد دل سے اس جگہ وہ لطیفۂ ربانیۂ نورانیہ ہے جو عالم قدس سے دل مین نازل ہوتا ہے نہ یہ گوشت صنوبری جو بائین طرف سینہ کے رکہا ہے غزالی نے کتاب مہلکات کو اسی علم سے شروع کیا ہے ہمنے بیان اس علم کا لسان العرفان مین لکہا ہے +

علم علل القراءت

اسمین لمیت قراءت سے بحث ہوتی ہے جسطرح کہ علم قراءت اوسکی انیت سے بحث کیجاتی ہے اول درایت ہے اور ثانی روایت +

حرف الغین المعجمة

علم غریب الحدیث والقرآن

غریب اوس کلام غامض کو کہتے ہین جو فہم سے بعید ہو اسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ بعید المعنی ہو بسبب بعد کے سمجہہ مین نہ آئے جب بہت فکر کیجائے تب مفہوم ہو دوسرے یہ کہ ایسے شخص کا کلام ہو جو قبائل عرب سے دور ہو جب اوسکی بات ہم تک پہنچی ہم اوسکو مستغرب سمجہین اس فن کے علمائے کتب مستقلہ مثل غریب اللغۃ مین لکہی ہین اسکو علم غرائب لغات الحدیث بہی کہتے ہین کتاب فائق زمخشری و نہایہ ابن اثیر و مجمع البحار اسی علم مین ہے +

باب الفاء

[illegible]

معرفت اخلاق مردم واحوال ظاہرہ کی حاصل ہوتی ہے اور خلق ظاہر سے خلق باطن پر استدلال کیا جاتا ہے امام رازی وغیرہ نے اس فن مین کتابین بنائی ہین لکن معتمد اسی قدر ہے کہ نور باطن سے یہ فراست ظاہر ہو اور مجرد ظاہر سے استدلال کرنا ایک طرح کی قیافہ شناسی ہے +

علم الفرائض

اس علم کے قواعد وجزئیات ہین جنسے کیفیت صرف ترکہ کی طرف وارث کے پہچانی جاتی ہے موضوع اسکا ترکہ ووارث ہے فرضی اسی ترکہ ومستحقین ترکہ سے بطریق ارث کے بحث کرتا ہے اس فن کو نصف علم کہا ہے صحابہ کو طرف اس فن کے بڑی توجہ تھی اور حدیث شریف مین بھی اوسپر رغبت عظیم دلائی ہے اور کہا کہ گم ہو جانا اس علم کا است مین سے منجملہ علامات قیامت کے ہے اس فن کی کتابین مذاہب اربعہ مین موجود ومتداول ہین اور بسبب تلاحق افکار وتعارض انظار کے عرض وطول اسکا بہت ہوگیا ہے لکن محقق اسی قدر ہے جو کتاب وسنت مین آچکا اوسے ہمنے رسالہ فتح المغیث وغیرہ مین لکہا ہے اور جو صورت قرآن وحدیث مین نہین آئی ہے وہان اجتہاد مجتہد وقت کفایت کرتا ہے حاجت اسکی نہین ہے کہ مجرد رای غیر پہ چلے +

علم الفروع

معروف بعلم فقہ ہے اسکا بیان آگے آئیگا +

علم فضائل القرآن

سبنت سے پہلے اسمین امام شافعی نے تالیف کی ہے اور بعض نے مجمل حدیث جمع کی یہ ایک شاخ ہے علم حدیث کی کچہہ فضائل اوسکے ہمنے اوائل کتاب اکسیر فی اصول التفسیر مین لکھے ہین قرآن کی فضیلت اگر اور کچہہ نہو تو یہ کیا کم ہے کہ تمام روی زمین کی کتابین کلام مخلوق ہے اور یہ کتاب

کلام خالق ہے اور کلام ایک صفت قدیم رب العالمین ہے مخلوق نہین لفظاً ومعنیً معجزہ ہے اور
جملہ کتب آسمانی مین ایک یہی کتاب تحریف تبدیل سے محفوظ ہے اور ناسخ جملہ ادیان ہے باقی سب
کتب محرف ومنسوخ ہین پہر وہ فضائل جو متعلق تلاوت وخواص سور وآیات ہین وہ علیحدہ ایک چیز ہے +

علم فضیلۃ کسر الشہوتین

مراد اس سے شہوت بطن و فرج ہے انکا توڑنا اسلئے واجب ہے کہ قلب دو جہتین رکھتا ہے
ایک طرف عالم غیب کے جو مبرا ہے شہوات وعیب سے دوسری طرف عالم شہادت کی جو متعلق
ہے ساتھ الف وعادت کے اسکا تعلق بدن سے ہے اسی جہت سے متعلق شہوتین ہے سو
جسپر ان شہوات کا غلبہ ہوجاتا ہے وہ ملکوت مین داخل نہین ہوتا بلکہ شمار اوسکا حیوانات مین
ہوتا ہے اور جو کوئی اونسے قدر حاجت پر مکتفی ہوتا ہے جسطرح کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کیا اور اولیاء امت واتقیاء ملت نے تو وہ سالک طریقہ ہوکر واصل مقامات علیہ
ومراتب سنیہ ہوجاتا ہے طریق انکے کسر وشکستگی کا نزدیک اہل طریق کے معروف ہے احیاء العلوم
مین اسکو خوب بسط سے لکھا ہے اور لسان العرفان بہی اس بیان پر شامل ہے +

علم الفقہ

اس سے معرفت النفس ما لہا وما علیہا حاصل ہوتی ہے امام ابوحنیفہ رح سے اسی طرح منقول
ہے مراد معرفت سے ادراک ہے جزئیات کا ساتھ دلیل کے اس قید سے تقلید خارج ہوجاتی
ہے غزالی رح نے کہا ہے لوگون نے اسم فقہ مین تصرف کر کے فقہ کو ساتھ علم فتاوی و وقوف
کے دلائل وعلل فتوی پر خاص کیا ہے حالانکہ صدر اول مین اطلاق اس نام کا علم آخرت و معرفت
دقائق آفات نفوس واطلاع علی الآخرۃ اور حقارت دنیا پر ہوتا تہا انتہی اسکے اصول چار ہین
کتاب وسنت واجماع وقیاس کہنے والوں اور احکام چار طرح پر ہین عبادات معاملات مناکحات

متوبات موضوع اسکا فعل مکلف ہے بحیثیت وجوب وندب وحل وحرمت وغیر ذالک جیسے صحت وفساد غرض اوس سے نجات ہے عذاب نار سے اور پانا ثواب کا جنت مین بعض نے کہا ہے اس علم مین بحث احکام شرعیہ فرعیہ سے من حیث الاستنباط او التفصیلہ سے کیجاتی ہے مبادی اسکے مسائل اصول فقہ ہین اور استمداد اسکے سائر علوم شرعیہ وعربیہ سے ہوتی ہے اور فائدہ اوسکا عمل ہے وجہ مشروع پر اور غرض اوس سے حاصل کرنا ملکہ اقتدار کا بنا اعمال شرعیہ پر اور چونکہ مراد علوم عملیہ کی بطریق ظن حاصل ہوتی ہے نہ بطریق یقین کیونکہ اقوی ادلہ یہی کتاب وسنت ہین اسلئے ہر چند فقہ قطعی الثبوت ہے لیکن اکثر ظنی الدلالت ہوتی ہے ولہذا اصل اجتہاد مشہور ہی ہے اور اخذ ہر مذہب کو واسطے مقلد کے جائز رکہا ہے مذاہب مشہورہ یہی چار مذہب ائمہ اربعہ ہین پہر اگرچہ ہر مقلد نے اپنے امام کے مذہب کو اولی بالاخذ کہا ہے لیکن حق یہ ہے کہ کسی مذہب کو کسی مذہب پر کچہ فوقیت نہین ہے سب برابر ہین اور ہر مذہب مین خطا وصواب محتمل بلکہ ثابت ہے یہ بات کہ ہمارا مذہب حق ہے اور مذہب مخالف خطا کلام اہل تعصب ہے نہ کلام اہل انصاف بلکہ حق مذاہب مشرب ائمہ اہل حدیث ہے جسمین دارو مدار اعتقاد وعمل کا دلیل پر ہے نہ قال وقیل پر اور بات ظاہر ہے کہ ساری امت مامور ہے باتباع کتاب وسنت نہ باتباع علماء ومشائخ ملت اس بحث کی تحقیق رسالہ جنۃ فی الاسوۃ الحسنۃ بالسنہ مین بخوبی کی گئی ہے کتب فقہ مذاہب اربعہ گنتی سے زیادہ دنیا مین موجود ومتداول ہین لیکن دواوین سنت اون سب سے مغنی ہین ابجد العلوم مین بذیل ذکر علم الفقہ بہت کچہ حقائق لکہے گئے ہین اوسکی طرف مراجعت کرنے سے حقیقت منکشف ہوتی ہے +

علم فواصل آلای

فاصلہ پچہلے کلمہ آیت کو کہتے ہین جیسے قافیہ شعر وفقرہ سجع سوس آی وفواصل آی مین فرق ہے فاصلہ وہ کلام ہے جو مابعد سے جدا ہو پہر کلام منفصل کبہی راس آیت ہوتا ہے اور کبہی غیر اوسکے

و م خالق ہے اور کلام ایک صفت قدیم رب العالمین ہے مخلوق نہین الفاظ و معنی معجز ہے اور
جملہ کتب آسمانی مین ایک یہی کتاب تحریف تبدیل سے محفوظ ہے اور ناسخ جملہ ادیان ہے باقی سب
کتب محرف و منسوخ ہین ہر سورہ فضائل جو متعلق تلاوت و خواص سور و آیات ہین وہ علیحدہ ایک چیز ہے

علم فضیلۂ کسر الشہوتین

مراد اس سے شہوت البطن و فرج ہے انکا توڑنا اسلئے واجب ہے کہ قلب دو جہتین رکھتا ہے
ایک طرف عالم غیب کے جو مبرا ہے شہوات و عیب سے دوسری طرف عالم شہادت کی جو متعلق
ہے ساتھ الف و عادت کے اسکا تعلق بدن سے ہے اسی جہت سے محتاج شہوتین ہے سو
جسپر ان شہوات کا غلبہ ہو جاتا ہے وہ ملکوت مین داخل نہین ہوتا بلکہ شمار اسکا حیوانات مین
ہوتا ہے اور جو کوئی ادنے قدر حاجت پر کفنی ہوتا ہے جسطرح کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کیا اور اولیا و است واتقیا و عت پے تو وہ سالک طریقہ ہو کر واصل مقامات عالیہ
و مراتب سنیہ ہو جاتا ہے طریق انکے کسر شکستگی کا نزدیک اہل طریق کے معروف ہے احیاء العلوم
مین اسکو خوب بسط سے لکھا ہے اور لسان العرفان بھی اس بیان پر شامل ہے

علم الفقہ

اس سے معرفت النفس ما لہا وما علیہا حاصل ہوتی ہے امام ابو حنیفہ رح سے اسی طرح منقول
ہے مراد معرفت سے ادراک ہے جزئیات کا ساتھ دلیل کے اس قید سے تقلید خارج ہو جاتی
ہے غزالی رح نے کہا ہے لوگون نے اسم فقہ مین تصرف کر کے فقہ کو ساتھ علم فتاوی و وقوف
کے دلائل و علل فتوی پر خاص کیا ہے حالانکہ صدر اول مین اطلاق اس نام کا علم آخرت و معرفت
دقائق آفات نفوس و اطلاع علی الآخرۃ اور حقارت دنیا پر ہوتا تھا انتہی اسکے اصول چار ہین
کتاب و سنت و اجماع و قیاس یکفد قالوا اور احکام چار طرح پر ہین عبادات معاملات مناکحات

اور کبھی جدا ہوتا ہے اور کبھی نہین فواصل الآی ایک کتاب ہے اس باب مین کچھ کلام
اس علم پر رسالہ فوز الکبیر مین بھی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کیا ہے +

حرف القاف

علم القراءة

اسمین بحث سور نظم کلام الہی سے بحیثیت وجوہ اختلاف متواترہ کیجاتی ہے مبادی اسکے مقدمات متواترہ
ہین استمداد اسکی علوم عربیہ سے ہے غرض اوس سے حاصل کرنا ملکہ ضبط اختلافات متواترہ کا ہے
غرض اوس سے صون ہے کلام اللہ کا تطرق تحریف وتغیر سے قصیدہ شاطبیہ وغیرہ کتب
اس فن کی معروف ومتداول ہین کتب تفاسیر مین ذکر اختلاف قراآت کا بھی بہت آتا ہے +

علم القرعة

اس علم سے معرفت استدلال کی احوال حادثہ آئندہ پر بکتابت حروف کسی شکل پر اشکال سے
کیجاتی ہے پھر اوس سے دلیل وقوع مطلوب پر لاتے مین جیسے ذکر اس علم کا اس جگہ اسلئے کیا ہے
کہ شرع مین بھی اعتبار قرعہ کا آیا ہے لیکن نہ اس وضع خاص پر جیسے دلائل ثبوت قرعہ کے کتاب
ظفر اللاضی مین لکھے ہین +

علم القضاء

اس علم مین آداب قضات سے بحث کیجاتی ہے اور فصل خصومات وقضایا کا ذکر آتا ہے ہماری کتاب
ظفر اللاضی نامی اسی باب مین مطابق ادلہ کتاب وسنت ہے +

حرف الکاف

علم کیفیۃ انزال القرآن

اسمین تین قول ہین ایک یہ کہ ایک ہی بار سارا قرآن شب قدر مین آسمان دنیا پر اترا پہ پارہ پارہ ہو کر تیئیس یا بائیس برس مین بحسب اختلاف دنیا مین نازل ہوا دوسرے یہ کہ آسمان دنیا پر بیس یا تیئیس یا پچیس برس مین شب قدر بمقدار مقدر الٰہی جتنا جس سال مین چاہا نازل ہوا پھر سال تمام تک پہنچا آیا کیا تیسرے یہ کہ ابتداء نزول کی شب قدر سے ہوئی پھر اوقات مختلفہ مین نازل ہوتا رہا اہل علم نے معنی انزال مین اختلاف کیا ہے اسکا بیان تفاسیر قرآن مین آیا ہے حاجت ذکر کی اسجگہ نہین ہے شرح صحیح بخاری اسی باب سے ہے کہ کیف کان بدء الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم +

حرف اللام

علم اللدنی

یہ وہ علم ہے جسکو بندہ اللہ سے بغیر واسطہ پیغمبر و فرشتہ کے مشافہۃً یا مشاہدۃً سیکھتا ہے قرآن پاک مین بھی فرمایا ہے وآتیناہ من لدنا علما پر کسی نے کہا کہ یہ علم عبارت ہے معرفت ذات وصفات خدا سے بطور علم الیقینی کے ساتھ مشاہدہ و ذوق کے بصیرت قلب سے +

علم اللغۃ

اس علم مین بحث مدلولات جواہر مفردات و ہیئات جزئیہ سے کیجاتی ہے غایت اوسکی احتراز ہے خطا سے فہم معانی وضعیہ مین اور قوت تفہیم کلام عرب پر اور منفعت اوسکی اعانت کرنا ہے ساتھ اون معلومات کے اور طلاقت و جزالت عبارت و تمکن تفنن کلام پر اور ایضاح معانی کا ساتھ [illegible]

علم معرفۃ اسماء القرآن و اسماء سورہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] +

علم معرفۃ آداب التلاوۃ و تالیہ

[illegible] جیسے نووی [illegible] کتاب [illegible]

[illegible] آداب [illegible]

[illegible] +

علم معرفۃ الآیات المتشابہات

ایک جماعت نے [illegible] تصنیفات کی ہیں جیسے سخاوی کرمانی [illegible]

[illegible] صفات میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] +

علم معرفۃ اعجاز القرآن

ایک گروہ نے اس میں تصنیفات کئے ہیں جیسے خطابی رمانی زملکانی امام رازی [illegible] وغیرہ [illegible]

[illegible] کتاب [illegible] ہے +

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسبب مشاہدۂ احوال وقرائن کے وقت نزول کے ایسے سو اللہ نے اونکو فہم ثاقب وعلم صائب وعمل
صالح عطا فرمایا تھا جب اونکے اقوال مین تعارض ہو تو جہانتک بن سکے جمع کرے ورنہ قول ابن
عباس کو مقدم کرے کیونکہ حضرت نے اونکو دعا سی تعلم تاویل وفقہ فی الدین کی دی تھی لیکن اوس
قول پر جو صحیح بخاری مین اونسے آیا ہے نہ اقوال ضعیفۃ الروایت پر ہرگز قول صحابہ مین نہ پاوے تو
اقوال تابعین سے اخذ کرے ورنہ پھر برعایت مدلولات لغویہ واستعمالات عربیہ اجتہاد بھی ہے
اور وہ جو ابھی ذکر ہوئی کہ ایسی تفسیر چند مین ایک تفسیر حافظ ابن کثیر جو حاشیہ تفسیر
فتح البیان پر بتمام مطبوع ہوئی ہے اوسمین تفسیر قرآن کی خود قرآن سے پھر حدیث سے کی ہے تو اقوال
سلف پر منہ بمنہ لکھا گیا ہے اردو مجرد سے بالکل پاک ہے دوسری تفسیر فتح القدیر قاضی
محمد بن علی شوکانی کی یہ بھی طریقہ سلف پر جامع روایت ودرایت ہے تیسری تفسیر فتح البیان یہ اونہا
تفسیر سے ملخص ہے اگرچہ مقدار کثیر اوسکا تفسیر شوکانی سے ماخوذ ہے اسمین بھی اقتصار طریقہ سلف الامہ
پر کیا گیا ہے چوتھی ترجمان القرآن بلطائف البیان یہ اردو زبان مین تفسیر ابن کثیر وفتح البیان سے
تلخیص ہو کر لکھی گئی ہے اب تک اوسکے نو پارہ ہو چکے مین رہے آداب مفسر سو پہلا ادب یہ ہے کہ صحیح
الاعتقاد ہو مطابق کتاب عزیز وسنت مطہرہ کے ظاہر او باطنا مرا الاعتقاد اوسکا نقل عن النبی صلعم
ہو پھر صحابہ پر دوسرے [illegible] سارے محدثات وبدعات سے مجتنب ہو اور نیت صحیح قلم واسطے لکھے تفسیر
کے اوٹھائے ریا وسمعہ کو اپنے ارد گرد آنے نہ دے یہ نیت عمل دل کا ہوتا ہے سوا اللہ کے کوئی اوسپر
آگاہی نہیں رکھتا +

علم معرفۃ الشتائی والصیفی

اسکی نہایت منفعت وموضوع سب ظاہر ہے اس طرح کی آیات کا استقصا سیوطی نے اتقان مین کیا ہے +

علم معرفۃ الشواذ وتفرقتہا من التواتر

کتاب العجائب والغرائب کرمانی اس باب میں موجود ہے ان عرائب کا قواعد عربیہ وسلوکیات علیہ پر مستنبط ہونا ضرور ہے ورنہ لائق حسرت کے ہونگے جیسے کہ بعض سفہا نے عین معرفت کیا ہے بعض مسائل اس علم کے اتقان میں بھی مرقوم ہیں +

علم معرفة الفراشی والنومی

اسکی تفصیل اتقان سیوطی میں مذکور ہے +

علم معرفة فواصل الآی

اسکا ذکر اوپر گزر چکا ہے +

علم معرفة فواتح السور

اسمیں کتاب خواطر السوانح فی اسرار الفواتح تالیف ہوئی ہے اور اسمیں لسکو دس نوع پر تقسیم کیا ہے

علم معرفة فضائل القرآن

اسمیں کتاب سیوطی حمائل الزہر فی فضائل السور معروف ہے نسائی وابن ابی شیبہ وغیرہا نے بھی اسمیں تالیفات کئے ہیں +

علم معرفة قواعد مہمہ

یعنے وہ ضوابط جنکی طرف مفسر کو حاجت ہوتی ہے اسکی تفصیل سیوطی نے اتقان میں لکھی ہے +

علم معرفة کیفیة انزال القرآن

اسکا ذکر گزر چکا ہے +

یم ستانی عربیت کی نہین ہے جیسے جناح معرب گناہ و سجیل معرب سنگ گل یا آدمہ جو اس قوم
کی ہے کہ قرآن مقیم مادی سو ما اولین و آخرین ہے اور اسمین ہر چیز کی خبر دی ہے تو ضرور ہے
کہ اشارہ طرف انواع لغات کے اسمین ہو واقع ہو تاکہ بات سب کی ہر لغت سے لغت اعذب و اخف
و اکثر الاستعمال کو زبان عرب میں اختیار کیا گیا ہے +

علم معرفۃ معانی الادوات التی یحتاج الیہا المفسر

مراد ادوات سے حروف و اسماء و افعال و ظرف ہین اسمین ایک جماعت نے تصنیفین کی ہے +

علم معرفۃ المحکم و المتشابہ

اس علم کا بیان اصول مین ہے اور عبارات علما اسکی تعریف مین مختلف ہین تحقیق تفسیر اسکی
تفسیر فتح البیان مین لکھی گئی ہے +

علم معرفۃ مقدم القرآن و مؤخرہ

یہ دو قسم ہے ایک وہ جسکے معنی ظاہر مشکل ہون اور تقدیم و تاخیر سے واضح ہون جیسے قولہ تعالی
افرأیت من اتخذ الٰہہ ہواہ اصل مین یون ہے ہواہ الٰہہ اور جیسے وہم بہا لولا ان
رای برہان ربہ اصل یہ ہے لولا ان رای برہان ربہ لہم بہا دوسری وہ جو اس طرح
پر نہین ہے اس علم مین بھی تالیف مفرد ہے حکمت ان سب صور مین اہتمام ہے ساتھ شان
مقدم کے یا اہتمام ایک امر اجمالی ہے تفصیل کہا جاتا ہے تفصیل اسکی کتاب الاتقان مین ہے +

علم معرفۃ مطلق القرآن و مقیدہ

جب کوئی دلیل تقیید مطلق پر ملے تو اوس کی طرف پایا جاتا ہے ورنہ کوئی بھی اوس سے اپنے حال پر

علم معرفۃ مبہمات القرآن

مراد مبہم سے اس جگہ وہ ہے جو موصول ہو جیسے صراط الذین انعمت علیہم بطریق عموم ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیاۃ الدنیا ونحو ذالک طریقہ تعیین مبہمات کا روایت ہے لا غیر اور اسباب ابہام کی یا تو استغناء ہے اوسکے بیان سے اسلئے کہ دوسری جگہ ذکر آچکا ہے یا تعیین میں کسی سبب اشتہار کے یا قصد ستر ہے او رنحو ذالک اسمین سہیلی وابن عساکر و سیوطی کی تالیف ہے +

علم معرفۃ مفردات القرآن

اس علم مین بحث ایک ایک آیت کی احوال سے کیجاتی ہے باعتبار احکام ومعانی کے جیسے یہ کہ اعظم آیت قرآن مین کون ہے او ر احکم آیت کون اور ارجی آیت کون اور آیت اجمع کون اور آیت اخوف کون اور آخری آیت کون اور اشکل آیت کون ونحو ذالک +

علم معرفۃ مرسوم الخط وآداب کتابتہ

یہ علم فرع علم قرات ہے اور ایک شعبہ ہے علم خط کا اسکے قواعد علم صرف مین بہی مذکور ہوتے ہین +

علم معرفۃ مشکل القرآن وموہم الاختلاف والتناقض

اس علم مین تالیف قطرب معروف ہے ہمنے ذکر ایہام اختلاف وتناقض کا اسلئے کیا کہ قرآن پاک ان دونون امر سے خالی ہے او ر ایہام قاصرون کی نسبت یہ بات کہی گئی ہے +

علم معرفۃ النہاری واللیلی

اکثر قرآن تو دن ہی مین نازل ہوا ہے اور آیات لیلی چند رہ ہین اتقان مین انکا بیان کیا ہے +

اور اونکے لئے معنی مجرد غیر متصور توہم کرتا تھا تو وہ اسوقت مین اوسپر روشن ہو جاتے مین یہانتک
کہ معرفت حقیقیہ ذات وصفات باقیات تامات وافعال الٰہی کی حاصل ہوتی ہے اور اسرار حکمت
آفرینش دنیا و آخرت مین معلوم کرلیتا ہے اسکی تفصیل بسبب طول وطویل ہے کیونکہ مقامات لوگون کے
سافی مین ان امور کے بعد تصدیق اصول کی مختلف مین غزالی نے ذکر اونکا احیاء العلوم مین کیا ہے اور
کہا ہے وھذہ العلوم ھی التی لا تسطر فی الکتب ولا یتحدث بھا من انعم اللّٰہ علیہ
بشئ منھا الا مع اھلہ بعض عارفین نے کہا ہے من لم یکن لہ نصیب من ھذا العلم
اخاف علیہ سوء الخاتمۃ وادنی نصیب منہ التصدیق بہ وتسلیمہ لاھلہ اور بعض نے
کہا ہے کہ جس شخص مین دو خصال ہونگے اوسپر کچھ بھی اس علم سے مفتوح نہوگا بدعت اور کبر اور کسی نے
کہا جو کوئی محب دنیا و مصر علی الہوی ہوگا وہ اس علم کے ساتھ متحقق نہوگا گو وہ سائر علوم کے
ساتھ متحقق ہو جائے اور اقل عقوبت اوسکی جو کہ اس علم سے منکر ہے یہ ہے کہ اوسکو ذائقہ کسی شے
کا بھی اس علم سے نصیب نہین ہوتا یہ علم صدیقین ومقربین کا ہے ✦

علم مناسبات الآیات والسور

اسکا ذکر اوپر ہو چکا ✦

علم مواقیت الصلوٰۃ

اس علم سے معرفت اوقات نماز پنجگانہ کی بروجہ وارد فی الشرع حاصل ہوتی ہے [illegible]
کا تقریبًا فرض عین ہے اور تحقیقًا فرض کفایہ ہے ہر شہر مین ایک ایسا شخص چاہیے جو اس علم کو
بروجہ تحقیق جانتا ہو اس باب مین ایک رسالہ سید محمد بن اسمعیل امیر کا ہے اوسکا نام الیواقیت
فی المواقیت رکھا ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ حضرت نے اوقات نماز روزہ کی احادیث مین فرمائے
ہین وہ ایسی علامات مین جنکو ہر فرد حضری شہری و دیہاتی پہچانتا ہے سہولت معرفت اوقات مین

عمل کرنا بدع محتجب و ساعات مستحدثہ پر بدعت قبیحہ ہے ملوک نے انکو ایجاد کیا ہے ؛

علم الموعظة

اس علم سے سبب انزجار کا منہیات سے اور انتزعاج کا طرف مامورات کے امور خطابیہ مین مناسب طبائع مردم عام معلوم ہوتا ہے مبادی اسکی احادیث حضرت و حکایات عباد و زہاد و صلحا و حکایات اشرار و فساق و فجار ہین جو بسبب اپنے سوء اعمال و فساد احوال کے مبتلای بلیات ہوئے اس باب مین ابن الجوزی نے کتابین لکھی ہین شیخ احمد ولی اللہ محدث دہلوی نے کتاب قول جمیل مین آداب تذکیر و عظ کے بیان کئے ہین ترجمہ اسکا شفاء العلیل ایک مدت دراز سے مشہور و متداول ہے

علم المیقات

مراد اس سے معرفت میقات حج و عمرہ کی ہے یہ علم ایک شاخ ہے علم حدیث کی جو کتب و رسائل مناسک حج مین تالیف ہوئی ہین انہین مین بیان مفصل ان مواقیت کا موجود ہے اس باب مین ہمارا رسالہ رحلۃ الصدیق الی البیت العتیق عربی اور رسالہ ایضاح الحجہ بیان حج مین اور رسالہ طراز الحرمہ بیان عمرہ مین بزبان اردو طبع ہو چکا ہے

حرف النون

علم النحو

اس علم کا تعلق شرع سے ظاہر ہے کہ یہ اور علم صرف و معانی و بیان خادم علم کتاب و سنت ہین بلکہ فہم احکام دین کا بدون اس علم کے نا ممکن ہے کتب عربی و فارسی علم نحو کی کثرت سے مروج ہین اتنی بات ہے کہ تعمق شدید اسمین درکار نہین ہے اسقدر معلوم کرنا اسکا جو واسطے افہام و تفہیم آیات کتاب عزیز و سنت مطہرہ کے کافی ہو لیس ہے اسکو علما نے منجملہ فروض کفایات کے کہا ہے کیونکہ استدلال ساتھ قرآن و حدیث کے محتاج اس علم اور اسکے اخوات کا ہے غزالی رحمہ اللہ نے کتاب

احیاء العلوم مین بیان اسکا بسط سے کیا ہے +

حرف الواو

علم وحدۃ الوجود

اس علم کے بعض کلمات طور عقل سے خارج ہین اور ظاہر اسکا مخالف متبادر نقل ہے اسی وجہ سے درمیان لوگون کے فتنہ برپا ہوا اور بعض نے اس مسئلہ مین ایک دوسرے کی تکفیر کی سلف خوض کرنے سے ایسے مسائل مین محترز تھے حدوث اسکا بعد زمانہ مشہود لہا بالخیر کے ہوا اور متاخرین صوفیہ متوجہ طرف اسکی تدوین کے ہوئے اور اس علم نے اور ایک بڑا عرض وطول پیدا کیا اس باب مین تالیفات ابن عربی وغیرہ معروف ہین کوئی قائل وحدت وجود ہے اور کوئی قائل طرف وحدت شہود کے نزدیک محققین کے سکوت افضل ہے کتاب حظیرۃ القدس مین ہمنے بہی کچھہ بحث اس مسئلہ کی مطابق تحقیقات علماء جامعین بین العلم الظاہر والباطن کے لکہی ہے

علم الوصایا

اس باب مین رسالہ عربی فرزند گرامی قدر میر علی حسن خان عافاہ اللہ تعالی بغایت نفیس ہے مسمی بعلم الوصایا نام یہ رسالہ مصر قاہرہ مین مطبوع ہو چکا ہے اسمین جتنے وصایا کتاب عزیز وسنت مطہرہ مین آئے ہین سب جمع کئے ہین اور خلاصہ وصایای فتوحات مکیہ کا بہی لکہا ہے اور حکم وصیت کا وجوباً واستحباباً وکراہۃً بیان کیا ہے اور ہمنے بہی رسالہ المقالۃ الفصیحہ فی الوصیۃ والنصیحۃ مین ذکر بعض احکام ومراتب وصیت کا کیا ہے یہ دونون رسائل اپنے باب مین خطیب فی المحراب ہین

علم الوعظ

اسکو علم مواعظ وعلم موعظت وعلم تذکیر بہی کہتے ہین اسکا ثبوت قرآن پاک سے ہے اللہ نے فرمایا

تو منکر انکار کا دے جب وہ اس پر بھی لگ جائیں تو تحریص ضبط لسان و قلب پر کرے اور تأثر
کرے میں ان امور کے اونکے دلون مین استعانت ذکر ایام اللہ و وقائع ماضیہ سے لے کر یہ
اللہ کے افعال و تصریفات ظاہرہ ہین جو تقدیر امم ماضیہ پر اس دنیا مین واقع ہوتے تھے پھر ہول
موت و عذاب قبر و شدت یوم الحساب و عذاب نار کا دلائے اسی طرح ذکر ترغیبات کا بحسب مراتب کرے
اور وعظ و تذکیر مین استمداد کتاب اللہ سے تاویل ظاہر پر اور سنت رسول اللہ سے جو نزدیک محدثین
کے معروف ہے اور اقوال صحابہ و تابعین وغیرہم سے لے اور سیرت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ذکر کرے قصص مجازفہ بیان مین نلاوے صحابہ اس طرح کے قصص پر شدید انکار کرتے تھے ایسے وعاظ کو مسجد
سے باہر نکال دیتے تھے اور مارتے پیٹتے یہ قصص اکثر اسرائیلیات غیر معروف الصحۃ مین ہوا کرتے
ہین یا سیرت و شان نزول مین ارکان وعظ کے ترغیب ترہیب تمثیل یا مثال مواعظ قصص
مرققہ و نکات نافعہ و حکایات صلحا ہین یہی طریقہ تذکیر کا ہے ذکر کرنا کسی مسئلہ حلال حرام
کا یا کسی باب کا آداب صوفیہ سے یا کسی باب کا دعوات یا اعتقاد اسلام سے سو قول جلی یہ ہے کہ
جب اسکو وہ مسئلہ اور طریقہ اوسکی تعلیم کا بخوبی معلوم ہو تو کہدے کہ اس جگہ صورت مسئلہ کی
اس طرح پر ہے یا آداب مستحبہ اسکے یہ ہین کہ متوجہ طرف مذکور و ملفوظ کے رہین لعب و لغط و گفتگو
باہم و تکثیر سوال کے باریک مسئلہ مین نکرین بلکہ اگر کوئی خطرہ عارض ہوا اور کسی مسئلہ سے تعلق
قوی رکھتا ہو یا دقیق ہو جسکا تحمل فہوم عامہ نکرسکین گے تو مجلس وعظ مین اوس سے خاموش
رہے پھر اگر چاہے تو خلوت مین اوسکو دریافت کرے اور اگر تعلق قوی رکھتا ہو جیسے تفصیل
اجمال و شرح غریب تو تا تشہیر کے کہ بات پوری ہو جائے مذکر اپنی بات کو تین بار کہے اور اگر
متحمات [illegible] کے لوگ جمع ہون اور مذکر کو قدرت تکلم کی اونکی زبانون پر ہو تو سب السنہ مین
وعظ کہے اور وقت و احوال کلام سے پرہیز کرے رہے وہ آفات جو وعاظ زمانہ کو پیش آتے ہین
سو اون مین سے ایک عدم تمیز ہے درمیان روایات صحیحات اور موضوعات کے بلکہ غالب کلام
اونکا بہی موضوعات و محرفات ہوتا ہے اور ذکر کرنا ایسی صلوات و دعوات کا احداث اہل بدعات

ہیں دوسرے مبالغہ ترغیب ترہیب میں تیسرے ذکر کرنا قصہ کربلا و وفات وغیرہ ذلک کا جیسے
داستان میلاد کہ اسکو شیخ احمد مجدد الف ثانی و قاضی محمد بن علی شوکانی و سید حسن بن علی بخاری
اور ایک جم غفیر اہل سنت نے خلاف سنت کہا ہے +

علم وقائع الامم و رسومهم

یہ علم ایک شاخ ہے علم تاریخ کی اسکا تعلق شرع سے اسی قدر ہے کہ علم وعظ میں صاحبت طرف
بیان وقائع و ایام اللہ کی پڑتی ہے +

علم الوقوف

یہ ایک فرع ہے علم قرأت کی وقف یہ ہے کہ آواز کو کلمہ سے بواسطے سانس لینے کے قطع کر دے
بہ نیت استیناف نہ بہ نیت اعراض یہ وقف رؤس و اوساط آیات میں ہوا کرتا ہے نہ وسط
کلمہ میں بعض نے کہا ہے کہ معرفت اس علم کی واجب ہے بدلیل **قوله تعالى** ورتل
القرآن ترتيلا علی مرتضی نے کہا ہے ترتیل کہتے ہیں تجوید حروف و معرفت وقوف کو ابن انباری
نے کہا تمام معرفت قرآن کی معرفت وقف و ابتدا فی الوقف ہے اقسام وقف کی کتب وقوف
میں مذکور ہیں حضرت کی قرأت ہر آیت پر وقف کرنا اور مفسر احرف بحرف پڑھنا تھا

حرف الهاء

علم الهيئة

اس علم سے شناخت احوال اجرام بسیطہ علویہ و سفلیہ کی حاصل ہوتی ہے اور اشکال و اوضاع و
مقادیر و ابعاد انکے معلوم ہوتے ہیں موضوع اسکا یہی اجرام مذکورہ ہیں بحیثیت مذکورہ کبھی کبھی

ہم کو ہمارے براہین ہندسیہ کے بھی ذکر کرتے ہین کتب اس فن کی مشہور ہین تعلق اسکا شرع سے
اوسی قدر ہے جتنا کہ شرع نے کتاب وسنت مین ذکر کیا ہے اور سیوطی نے اوسکو رسالہ ہیئۃ سنیہ مین
اور جیسے کتاب ہدایۃ المسائل مین لکھا ہے اسکے سوا جو کچھ ہے وہ سب مظنون ہے +

حرف الیاء

علم الیوم واللیلۃ

مراد اس علم سے اس جگہ معرفت اون اعمال وعبادات شرعیہ کی ہے جو رات دن مین بجا لائے جاتے ہین
اور علم حدیث سے ثبوت اونکا تعیین اوقات وایام ولیالی ہو چکا ہے اس علم مین کتاب عمل الیوم
واللیلۃ نسائی وابن السنی وغیرہا کی معروف ہے یہ علم کتاب نزل الابرار مین بھی مذکور
ہوا ہے اور کتاب ابن السنی کو فرزند کلان میر نور الحسن خان نے تلخیص کیا ہے مگر ہنوز بوجہ
عدم تیسر نسخہ صحیحہ مقابلہ ونظر ثانی اوسکی باقی ہے واللہ المستعان تمام ہوئے ابواب علوم کے ترتیب
حروف اعجام +

یہ رسالہ ملخص ہے ہماری کتاب ابجد العلوم سے کتاب مذکور تین حصہ ہے حصہ اول اوس کا موسوم
بالوشی المرقوم ہے اوسمین احوال علوم کا ذکر ہے دوسرا حصہ جس سے یہ رسالہ ملخص کیا گیا ہے
موسوم بالسحاب المرکوم ہے اسمین اسماء وحدود علوم کا ذکر ہے تیسرا حصہ موسوم بالرحیق المختوم
ہے اوسمین تراجم علماء علوم کا ذکر ہے یہ حصہ متوسطہ ۹۰۰ صفحہ پر ختم ہے اور یہ رسالہ ہم دو دن مین
ملخص ہوا ہے دوم شعبان روز چارشنبہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری کو اسکا لکھنا شروع کیا تھا آج ۷ شعبان
سنہ مذکور روز سہ شنبہ کو ایک ہفتہ مین ختم ہوا اب اسکے خاتمہ مین فہرست ہماری مولفات عربی
وفارسی وہندی کی لکھی جاتی ہے جو آجکی تاریخ تک دائرہ تالیف مین محاط ہو چکی ہین اکثر غالب
کتب طبع ہوکر شائع بھی ہو گئی ہین دو چار رسائل اردو جو ہنوز باقی ہین اونمین بعض زیر طبع

نمبر	نام کتاب	علم کتاب	کیفیت حال کتاب
۶	الجليل الكبير في تبيان مقاصد الكتاب	حدیث	مسئلہ امامت میں ایک مشکل تحریر ہے اوسکے مقصود کا اس کتاب میں بخوبی کیا گیا ہے
۷	بلوغ السول من أقضية الرسول	فقہ	اسمین فتاوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمع کیا ہے کتاب بحوالہ صحت ماخذ ابواب فقہ پر مرتب کر دیا ہے ہر سوال کے جواب میں وہی فتویٰ مسعود حضرت دیا ہے
۸	البلغة في أصول اللغة	لغت	اسمین اصول علم لغت جمع کیے ہیں مع رسالہ تالیف مخرج الحروف و انواع الطلب ہے
۹	التاج المكلل من جواهر مآثر الطراز الآخر والأول	طبقات	اسمین علما اور محدثین کا ذکر ہے حوالات و درجہ اجتہاد و مراتب تمام بے تقلید مذاہب مقیدہ شامل ہے
۱۰	الجنة في الأسوة الحسنة بالسنة	فقہ	اسمین اثبات تمام مسائل فقیہ کا دلیل شافی سے ایضاح کافی ہے
۱۱	الحرز المكنون من لفظ المعصوم المأمون	حدیث	یہ ایک مجلد حدیث ہے اسکی احادیث بغایت درجہ صحت و قوت میں ہیں
۱۲	الحطة بذكر الصحاح الستة	طبقات	اسمیں ترجمہ کتاب مولفان کا اور صحیح صحاح حدیث کی لکھی ہے درمیان اونکی فضیلت کا لکھا گیا ہے
۱۳	حصول المأمول من علم الأصول	اصول فقہ	یہ کتاب اصول فقہ میں ہے اسمین محققانہ درمیان مختلف فیہ مذاہب ائمہ کے
۱۴	مغفرات التجلي من نفحات التحلي والتخلي	عقائد	اسمین ذکر عقائد کا دلائل کتاب و سنت سے مذکور ہے
۱۵	حسن الأسوة بما ثبت في النسوة	حدیث	یہ کتاب تالیف غیر مسبوق ہے قرآن و حدیث سے جہاں کہیں ذکر نسوان کا آیا ہے اوسکو یکجا جمع کیا ہے مع شرح آیات کتاب عزیز

نمبر	نام کتاب	علم کتاب	کیفیت حال کتاب
۱۶	خبیئة الاکوان فی افتراق الامم علی المذاہب والادیان	تاریخ	اس رسالہ مین میان ہفتاد و دو فرقۂ اہل اسلام کا ہے جسکی خبر حدیث شریف مین دی ہے +
۱۷	ذخر المحتی من آداب المفتی	فقہ	یہ مشتمل ہے آداب افتاء پر مطابق ظاہر کتاب و سنت مطہرہ بلا آمیزش رای مجرد کے +
۱۸	رحلة الصدیق الی البیت العتیق	فقہ	احکام حج و عمرہ کا بیان مطابق سنت صحیحہ کے کیا گیا ہے فقہ رای محض سے خالی ہے +
۱۹	الروضة الندیة فی شرح الدرر البہیة	فقہ الحدیث	مختصرات کتب فقہ سنت مین یہ کتاب بے نظیر ہے ہر مسئلہ احکام مربوط بدلیل کتاب و سنت ہے دلیل بھی وہ جو بعد تنقیح کامل کے اقوی واقع ہے +
۲۰	السراج الوہاج من کشف مطالب صحیح مسلم ابن الحجاج	حدیث	اس کتاب مین شرح تجرید منذری علی صحیح مسلم کیگئی ہے اور شرح نووی پر تنقید بعض مواضع کے عمل مین آئی ہے
۲۱	ظفر اللاضی بما یجب فی القضاء علی القاضی	فقہ	اسمین احکام قضاء کے مطابق کتاب و سنت لکہی گئی ہین
۲۲	العبرة مما جاء فی الغزو والشہادة والہجرة	حدیث	اسمین بیان مسائل و احکام مذکورہ کا مطابق ظاہر کتاب و واضح حدیث کیا گیا ہے +
۲۳	العلم الخفاق من علم الاشتقاق	لغت	یہ رسالہ اپنے فن مین ایک عمدہ کتاب ہے مثل اوسکے کوئی کتاب مصنف نہین ہے +
۲۴	عون الباری لحل ادلة البخاری	حدیث	تجرید شرجی کی تجرید صحیح البخاری پر یہ شرح نہایت ضبط و ربط و اختصار کے ساتھ لکہی گئی ہے +
۲۵	غصن البان المورق بمحسنات البیان	بدیع	یہ اپنے فن مین ایک تالیف مرصع ہے دیکہنے سے تعلق رکہتی ہے +

نمبر	نام کتاب	علم کتاب	کیفیت حال کتاب
۲۶	فتح البیان فی مقاصد القرآن	تفسیر	اسمیں تفسیر مفصل ہے جامع ہے درمیان روایت و درایت صحیحہ کے تفاسیر متداولہ سے بہت امور میں ممتاز ہے مثل تحقیق معانی لغات و ترجیح اقوال وغیرہا +
۲۷	قصد السبیل الی ذم الکلام والتاویل	کلام	اسمیں انکار ہے صحت تاویل و علم کلام مصطلح سے بسبب مخالفت طریقۂ سلف کے +
۲۸	قطف الثمر فی عقیدۃ اہل الاثر	اصول دین	اسمیں عقائد سنیہ کا ذکر ہے مطابق اعتقاد سلف صالح کے نہ طرز علم کلام +
۲۹	قضاء الارب من تحقیق مسئلۃ النسب	فقہ	مطلب اسکا یہ ہے کہ نسب باپ کا ہوتا ہے نہ ماں کا جبکہ نکاح صحیح پایا جاوے +
۳۰	لقطۃ العجلان مما تمس الی معرفتہ حاجۃ الانسان	تاریخ	مطالب جلیلہ نفیسہ علم تاریخ کا ایک مجموعہ ہے جسکی رعایت ہر عالم کو ہوتی ہے اور مقدمہ کا جاننا بہت ضرور ہے +
۳۱	لف القماط	لغت	اسمیں بیان ہے لغات مولدہ و دخیل و معربہ کا اسکی قدر اسکے مطالعہ سے معلوم ہوتی ہے +
۳۲	مثیر ساکن الغرام الی روضات دار السلام	حدیث	اسمیں احوال و نعیم جنت کا بیان مفصل قرآن و حدیث سے کیا گیا ہے اپنے باب میں بے نظیر ہے یعنی باعتبار صحت و جامعیت ابواب جملہ انواع نعیم کے +
۳۳	الموعظۃ الحسنۃ بما یخطب فی شہور السنۃ	مواعظ	یہ مجموعہ سال تمام کے خطب جمعہ و عیدین و نکاح و استسقاء و خسوف و کسوف وغیرہا کا ہے بعبارات مؤثرہ مرققہ و لغات بلیغہ +
۳۴	نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام	تفسیر	متعلق بتعلم آیات احکام کلام الٰہی جو پانسو آیات کی تفسیر ہے +

نمبر	نام کتاب	علم کتاب	کیفیت حال کتاب
۲۵	نشوة السكران من صهباء تذكار الغزلان	محبت	اسمین اجمال عشق و عشاق و محسنین و محبوبین کا ذکر ہے ایک عجیب کتاب دلکش طرب انگیز مرتب ہوا ہے +
۲۶	نزل الابرار	دعوات	اپنے باب میں یہ کتاب اجمع کتب ادعیہ و اذکار ہے جو کتب معتمدہ سے لیا گیا ہے +
۲۷	يقظة اولى الاعتبار مما ورد في ذكر النار و اصحاب النار	حدیث	یہ رسالہ مجرا احوال نار و اہل نار و انواع عذاب نکال مع آیات و احادیث صحیحہ کے تمام ہے

کتب فارسیہ

نمبر	نام کتاب	علم کتاب	کیفیت حال کتاب
۱	اتحاف النبلاء المتقين	طبقات	اسمین ذکر جملہ کتب سوابق فی علم الحدیث کا مع تراجم اکابر و ائمہ محدثین ہے +
۲	افادة الشيوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ	تفسیر	یہ اپنے فن میں جامع علم مذکور اور سہل الحصول اور مغنی من الصحیح ہے دوبارہ طبع ہو چکی ہے +
۳	الاكسير في اصول التفسير	تفسیر	جتنے تفاسیر دنیا میں معروف ہیں اسمین اون سب کا ذکر ہے اور علم تفسیر کے اصول صحیحہ بیان کیے گئے ہیں +
۴	بغية الرائد في شرح العقائد	اصول الدین	یہ متن عقائد نسفی کی ایک شرح لطیف ہے بحجت دلائل عقلیہ و اقامت براہین شرعیہ +
۵	هداية السائل الى ادلة المسائل	فقہ	یہ مروج تنقیح فقہ الحدیث ہے بحوالہ ادلہ صحیحہ بعبارت سادہ و رنگین +
۶	تقصار جيود الاحرار	طبقات	جسکو ذکر اسلاف و خلف سے اولیاء عرب و عجم و صوفیا ہند کا احوال ہے +

نمبر	نام کتاب	علم کتاب	کیفیت حال کتاب
۷	ثمار التنکیت شرح ابیات التثبیت	برزخ	احوال برزخ و قبر مین نسخہ جامعہ ہے
۸	جلب المنفعۃ فی الذب عن الائمۃ المجتہدین	فقہ	اسمین طرف سے ائمہ مذاہب کے معذرت بابت ترک عمل بعض الاحادیث کی گئی ہے اور اونکے علم و فضل کا ذکر اور اونکی بدگوئی سے منع کیا ہے
۹	حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ	علم آخرہ	اسمین احوال ماقبل و مابعد قیامت کا ذکر ہے تاریخ عالم پر مشتمل ہے
۱۰	حظیرۃ القدس و ذخیرۃ الانس	کشکول	نسخہ جامع ہے اپنے باب مین ہر جنس کے منثور و فوائد و لطائف احوال و فنون پر مشتمل ہے
۱۱	دلیل الطالب علی ارجح المطالب	فتاوی	اس مجموعہ مین ۱۰۰ مسائل ہین ہر رسالہ نہایت تحقیق سے اعلی درجہ پر مشتمل ہے اور ہر ایک کا نام علیحدہ مقرر ہے
۱۲	ریاض المرتاض	سلوک سنی	سلوک کو خلاف علم ظاہر سے پاک کر کے بیان کیا گیا ہے غالب مسائل علم باطن پر محتوی ہے
۱۳	الروض الخصیب	حدیث	اسمین شعب ایمان کا بیان ہے اور عیوب النفس کا ذکر اور اوسکی علاج و ترجمہ مؤلف
۱۴	سلسلۃ العسجد فی ذکر مشائخ السند	اسناد	مشائخ اسناد و کتب مسندہ کے ذکر پر اور فہرست کتابخانہ پر حاوی ہے
۱۵	شمع انجمن	تذکرہ	اسمین تاریخ شعرا اور اونکے کلام مستطرف کا ذکر ہے اشعار منتخب نفیس کا مجموعہ ہے
۱۶	[illegible]	آخرت	احوال برزخ پر مشتمل ہے تتمہ کتاب ثمار کا

نمبر	نام کتاب	علم کتاب	کیفیت حال کتاب
۷	الفرع النامی من الاصل السامی	نسب	شجرہ خاندان مؤلف ہے تا حضرت صلعم اور مشتمل ہے تراجم ائمہ اہل بیت و آباء کرام پر +
۱۰	کشف الکربہ عن اہل الغربۃ	حدیث	اسمین حال غربا اسلام و غربت اسلام کا مذکور ہے ترجمہ ہے ایک رسالہ عربی کا +
۱۱	مسک الختام شرح بلوغ المرام	حدیث	ایک باب مین بنہایت جامع اور حاوی تحقیقات نفیسہ ہے اور مذاہب اربعہ پر مشتمل اور [illegible] کی تقریر شامل ہے +
۲	منہج الوصول	اصول حدیث	فارسی مین ایک یہی رسالہ اس علم مین لکھا گیا ہے اس سے پہلے کوئی رسالہ فارسی دیکھنے مین نہین آیا
۱۱	المقالة النصیحة فی الوصیة والنصیحة	موعظت	اسمین اولاد کو نصیحت دین و دنیا کی ہے اور وصیت صحیحہ مطابق کتاب و سنت مطہرہ ہے +
۲۲	النغم البارد للفساد والوارد +	شعر	اسمین رباعیات اکابر شعرا و صلحا و موافق ہر مذاق و مضمون جمع ہین +
۳۳	سوائد العوائد	حدیث	اسمین عیون احادیث و فوائد مذکور ہین +
۳۴	نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب	شعر	یہ ایک مختصر دیوان [illegible] محرر مین ہے +
۱۵	ہدایة السائل الی ادلة المسائل	فقہ	اسمین ایک سو سات رسائل مین بطور سوال و جواب یہ مجموعہ ہے رسائل تعداد عرب و عجم کا +

کتب اردو

نمبر	نام کتاب	علم کتاب	کیفیت حال کتاب
۱	الاحتواء علی مسئلة الاستواء	عقائد	اسمین عبارہ اثبات مسئلہ استواء علی العرش کے آ[illegible]

نمبر	نام کتاب	علم کتاب	کیفیت حال کتاب
			مفصل ہیں فقہ کے مسائل اہل حدیث بھی لکھے ہیں +
۲	ایضاح الحجہ	فقہ	اسمیں احکام حج کا ذکر کتاب و سنت سے کیا گیا ہے طریقۂ اہل حدیث پر +
۳	اعانۃ الشکر	سمعیات	یہ بیان ہیں صبر و شکر کے ہے ایسا رسالہ جامع دوسرا اس فن میں نہیں ہے +
۴	بشارۃ الفساق	حدیث	یہ رسالہ ترہیب اہل فسق میں احادیث نبویہ سے ملتقط کرکے لکھا گیا ہے ایک زاجر بلیغ ہے حق میں فاسقین کے ہداہم اللہ تعالیٰ +
۵	تہنیۃ الصبی	حدیث	یہ ترجمہ ہے چہل حدیث عربی کا یہ حدیث دو کلمے کی ہے بیسے معانی +
۶	ترجمان وہابیہ	تاریخ	اسمیں سرگذشت قوم وہابیہ کی کتب تاریخ عیسائیوں سے نقل کی گئی ہے بعد حشو و فساد سے تحریر کی گئی ہے +
۷	تقویۃ الایقان	حدیث	یہ شرح ہے حدیث حلاوۃ الایمان کی بنا پر پسند اہل اسلام و احسان +
۸	تفریج المکروب بالتوبۃ من الذنوب	علم توبہ	اس رسالہ میں احکام توبہ کے مطابق فقہا و صوفیہ و اہل حدیث کے لکھے گئے ہیں +
۹	خیرۃ الخیرہ	تصوف	یہ تذکرہ ہے اولیاء اللہ کا مع انکے ملفوظات کے ابتداء ہجرت سے سہ ہزار ہجری تک +
۱۰	دعوۃ الایمان الی توحید الرحمن	توحید	اس باب میں یہ رسالہ جامع انواع شرک ہے اردو میں نظیر اسکا موجود نہیں +

نمبر	نام کتاب	علم کتاب	کیفیت حال کتاب
۱۱	سیادۃ الاربعین	حدیث	اسمین بیان اعمال جنت و نار کا ہے اور بہت سی احادیث واذکار ہر قسم کے مذکور ہین +
۱۲	سنۃ الجبال	فقہ	یہ اس بیان مین ہے کہ کون مال حلال ہے اور کون حرام
۱۳	سبیل الرشاد	حدیث	اس رسالہ مین بیان احکام و احوال ولادت و حولی و پیری و اکل و شرب و لباس و مکان و مرکب و باغ و نکاح و موت و احتضار و معصیت و عذاب قبر و آداب و مکارم اخلاق کا ہے +
۱۴	صلاح ذات البین	فقہ حدیث	اسمین حقوق زوجین کے مطابق سنت مطہرہ کے لکھے گئے ہین +
۱۵	صدق اللجا	سمعیات	اسمین ذکر خوف و رجا اور اسکے مراتب کا ہے +
۱۶	توزیع المعاصی والطبقات	علم الآخرۃ	اس رسالہ مین تقسیم مسلمانون کی باعتبار سعادت و شقاوت آخرت کے لکھی گئی ہے +
۱۷	طراز العمرہ	فقہ	احکام عمرہ پر مشتمل ہے اور اوسکی فضیلت کا بیان ہے +
۱۸	عاقبۃ المتقین		یہ مشتمل ہے ترغیبات پر جنکا ذکر سنت مطہرہ مین آیا ہے جامع جمیع الابواب ترغیب ہے +
۱۹	غنیۃ القاری	حدیث	یہ ترجمہ ہے ثلاثیات صحیح بخاری کا اردو مین نہایت دلچسپ
۲۰	فتح المغیث	فقہ سنت	یہ ترجمہ ہے رسالہ درر بہیہ امام محمد بن علی شوکانی کا باوجود اختصار کے جملہ احکام عبادت و معاملت وغیرہ پر مجموعہ مسائل منقولہ صحیحہ کے امہات احکام پر شامل ہے
۲۱	فتح الباب	اصول الدین	یہ رسالہ بیان مین عقائد اہل سنت کے ہے اسکا نظیر بھی اردو مین ہوگا +

نمبر	نام کتاب	علم کتاب	کیفیت حال کتاب
۲۲	قوامع الانسان	سلوکات	اسمین احاطہ جملہ کبائر باطنہ کا ہے جنکی تعداد ۷۰ کبیرہ ہے +
۲۳	قوامع الستر	"	اسمین استیعاب جمیع کبائر ظاہرہ کا ہے جنکی گنتی ۷۰ جا کر ایک کبیرہ تک پہنچتی ہے +
۲۴	قصیدۃ المفقود	علم الآخرۃ	یہ احوال قبر و مابعد الموت پر مشتمل ہے ترجمہ ہے رسالہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی سرہ کا +
۲۵	کشف الغمہ	ملل و نحل	اس رسالہ مین ہفتاد و دو ملت اسلام کا بیان ہے اور اونکے مقالات کا ذکر کیا گیا ہے مع دیگر فوائد
۲۶	لسان العرفان	سلوکات	اس کتاب مین بیان اون اعمال کا ہے جو انسان کو دن قیامت کے ہلاک کرینگے +
۲۷	مکارم الاخلاق	حدیث	یہ اصل مین ترجمہ ہے کتاب ریاض الصالحین نووی کا مع زیادات نفیسہ مفیدہ ظاہر بالمعنی +
۲۸	ثمرہ توبہ	حدیث	اس رسالہ مین فضائل توبہ و استغفار کے کتاب و سنت سے یکجا لکھے گئے ہین +
۲۹	محاسن الاعمال	حدیث	کتب حدیث مین جتنے اعمال صالحہ کا ذکر آیا ہے اونکو صحاح ستہ سے منتخب کرکے یکجا لکھا گیا ہے +
۳۰	نصب العمد الی تعدید علوم الشرع	تاریخ	یہ اسی رسالہ کا نام ہے اسمین احوال علوم کا اور شمار علوم اسلامیات کا ترتیب حروف معجم پر کیا گیا ہے اور فہرست اپنی مؤلفات کی لکھی گئی ہے +
۳۱	وسیلۃ النجاۃ	حدیث	اس رسالہ مین آیات و احادیث نماز و روزہ و حج و زکوۃ کے تعبیہ کیے گئے ہین +

الی حال کتب عربی کی تعداد ۱۰۷ اور کتب فارسی کا شمار ۲۵ اور کتب اردو کی گنتی ۱۴۱ عدد ہے مجموعہ
ان سب کا ۲۷۳ کتب ہوئین اور اگر رسائل دلیل الطالب و رسائل ہدایۃ السائل کو جمع کیا جاسکے تو ۳۰۰
کتب ہوتی ہین انمین مطول و مختصر کے اور جملہ علوم جنمین یہ کتب تالیف ہوئی ہین ۳۳ عدد ہین پھر انمین سے
دس کتابین مطبع جوائب واقع قسطنطنیہ معروف باسلامبول مین طبع ہوئی ہین اور دو اک کتابین مصر مین منجملہ
انکے دو رسالہ فرزندان گرامی قدر کے اسلامبول مین مطبوع ہوئے ہین طریقہ مثلی و اقلید اور تین مصر مین چھپے
اور فتح العلام و تخریج الوصایا باقی کتب مطابع آگرہ و کانپور و بھوپال و لکھنؤ مین قالب طبع سے باہر آئی ہین
تالیف کتب و رسائل سے اہل علم کو دو چیزین ہوتی ہین ایک تفضیلت طلب علم کی جسکا وقت مہد سے لحد تک ہے
دوسری توقع اجر کی بعد الموت بدلیل حدیث او علم ینتفع بہ لکن یہ جب ہے کہ مقصود اس عمل صالح سے بیاد
سنو اور ارادہ طلب دنیا کا دل مین خطرہ نکرے ورنہ عاملة ناصبة کا مصداق ہو جاتا ہے عیوب اہل علم
کے بہت ہوتے ہین سب سے بڑا ایک عمل نکرنا ہے علم پر علم برابر پہاڑ کے ہے اور عمل ذرہ برابر نہین دوسرے
جدل و مراء ہے کو اور فرق مین ہو سو بحمدہ تعالی مجکو کبھی اتفاق اس جدل و مراء کا تحریراً و تقریراً کسی سے
آجتک نہین ہوا اور وہ کتب جو ابتداء طلب علم مین لکھی تھین اور انکو شمار تالیف سے بوجہ عدم اتقان
خارج کر دیا گیا وہ بھی قریب اٹھارہ بیس کتابون کے ہین اور بعض کتب جنکو اپنی طرف منسوب نہین کیا
یا دوسرے کی طرف نسبت کر دیا وہ بھی اسی قدر عدد مین ہونگی یہ سبب تو ہوا انکو نفع اس عمل و شغل کا
امید ہے کہ اللہ تعالی توفیق عمل کی بھی شامل حال کرے اور دنیا سے بایمان اور نہال لے اسلئے کہ اعتبار
اعمال کا خاتمہ پر ہے و لیس ذلک علی اللہ بعزیز ۵

ان ختم اللہ بغفرانہ		فذلک مالاقیتہ سہل

اب عمر پچپن سال کو پہنچی اور پیغام مرگ کا دمبدم آنے لگا اور قوی نے جواب دیا دانت گر گئے بال سفید
ہو گئے سرد و گرم زمانہ کو خوب دیکھ لیا ع بہاران دیدم و گل چیدم و خزان دیدم ؛ اب فقط یہ آرزو دامنگیر ہے کہ خاتمہ
بالخیر ہو اللہم اجعل خیر عمری آخرہ والحمد للہ علی البدء والختام ؛

تمت

فہرس رسالہ نصب الذریعہ

الدا

العلم